نموتھونم سمنسہ بھگوییے آدمہابیرسہ

نرگرنتھ پروچن

سنگراہک اور انوادک

جین دواکر پرسدھ وکتا پنڈت منی

شری چوتھ مل جی مہاراج

پرکاشک

شری جینودیہ پستک پرکاشک سمیتی رتلام (مالوہ)

مہاویر سمت ۲۴۶۳
بکرم سمت ۱۹۹۳

اول مرتبہ
جلد ۱۵۰۰

نرگرنتھ پروچن کے متعلق

بڑے بڑے عالموں کی رائے

(۱)

سری مان لالہ کنول جی - ایم - اے - سیشن جج دھولپور -
گرنتھ بڑے مہتو کا ہے - سادھو و گرہست دونوں کے کام کی چیز ہے
یہ سبھوں کے گھر میں موجود ہونا چاہیئے - بلکہ پاٹھ شالاؤں کی تعلیم
میں اسکا داخلہ نہایت ضروری ہے -

(۲)

سری مان پنڈت رام پرتاب جی شاستری - سابق پروفیسر
پالی سنسکرت موریس کالج ناگپور (سی - پی)
اس کے ذریعہ جین ساہت میں ایک قیمتی سنکلن (اقتباس) ہوا
یہ صرف جین مذہب خواہشمند عالموں کو ہی نہیں بلکہ جین ساہت
میں رغبت رکھنے والوں کے لئے سبھوں کے لئے نہایت مفید ہے

(۳)

سری مان پروفیسر سرسوتی پرشاد جی چترویدی - ایم - اے -

بھاکرن آچاریہ کا بیہ بہترین مورس کالج ناگ پور - سی - پی
اس گرنتھ رتن کی سُوکتیوں کا من سمت انز سماج کے لئے
ہتکر ہے - کیوں کہ یہ سُکتیاں کسی ایک مت یا سمپردائے بیس
کی نہ ہو کر بیدو جینن ہیں -

(۴)

سری مان پروفیسر شیام لال جی چترویدی - ایم - اے - مورس
کالج ناگپور -
سری منی مہاراج جی کا کیا ہوا ترجمہ نہایت سرل ومات اور
پرعبادت پاٹھک ہے -

(۵)

سریمان - وی - وی - میراسی پروفیسر سنسکرت بی بھاگ -
مورس کالج ناگ پور -
یہ پشتک جین شاہتا کی دھارمک اور دارشنک سرب داومم
کا انعامی کا سنگرہ ہے -

(۶)

سری مان گوپال کیشو گردے - ایم - اے - سابق پروفیسر ناگپور
اسی طرح سے ساتھ آٹھ اردو ماگدھی کے گرنتھ چھپوائے جائیں
تو اسی بھاشا کا بھی پرچیہ سرل سنسکرت کی طرح بہوجن سمدائی کو
ضرور ہو جائے گا -

(۷)

سریمان پروفیسر ہیرالال جی جین - ایم - اے - ایل - ایل بی - کنگ ایڈورڈ کالج امراوتی (برار)

اِس پستک کا اولوکن کر مجھے بڑی پرسنتا ہوئی - پستک بڑای شدہتا پوروک چھپی ہے اور جیتا آکرشک ہے - × × × ساہت اور اتہاس پریمیوں کو اس سے بڑی آسانی اور سبدہ ملے گی -

(۸)

سریمان مہامہوادپادہی رائے بہادر پنڈت گوری شنکر ہیراچند جی اوجھا اجمیر

یہ پستک صرف جینوں کے لئے ہی نہیں بلکہ جینیتر گرہستیوں کے بھی نہایت مفید ہے -

(۹)

سریمان لالہ بنارسی داس جی - ایم - اے - پی - ایچ - ڈی - اورنٹیل کالج لاہور -

سوامی چوتھ مل جی مہاراج نے نہ گرنتھ پردچن رچکر صرف جین سماج پر ہی نہیں بلکہ سمست ہندی سنسار پر اپکار کیا ہے - ایسے گرنتھ کی بہت بھاری ضرورت ہے :-

(۱۰)

سری یت پروفیسر کے۔ این۔ ابھینکر۔ ایم۔ اے۔ گجرات کالج احمدآباد۔

ہیوودالیوں میں وودالوں اور وودیارتھیوں کے ہاتھوں میں رکھی جانے یوگ ہے۔ ہیوودیالیہ کے سبق آموز گرنتھوں چناؤ کے وقت اس گرنتھ کے لئے اپنی طرف سے سفارش کروں گا۔

(۱۱)

سریمان عطر سین جی جین۔ سمپادک (ویشی بھگت) میرٹھ
یہ پشتک ہر ایک جین گھرانے میں پڑہی جانے قابل ہے۔

(۱۲)

سریمان پروفیسر ہیرالال جی رسکداس جی کاپڑیہ۔ ایم۔ اے۔ بمبئی
ایسی اپیوگی پستک سنگرہ کرنے والوں و چھپوانے والوں کو دہن باد ہے

(۱۳)

سریمان پنڈت لال چندجی بھگوان داس جی گاندھی۔ لائبریری۔ بڑودہ۔

پرسیدہ بکتا مُنی سری چوتھمل جی مہاراج کا یہ یہ ستن قابل تعریف ہے۔

(۱۴)

سریمان نندلال جی کیدارناتھ جی دکشت۔ بی۔ اے۔ ایم۔ سی۔ پی
سابق وودیادہکاری۔ بڑودا۔

نرگرنتھ پروچن کے پڑھنے پڑھانے سے جتنا بھاری لابھ اٹھا سکتی
ہے۔ ایسا سندر گرنتھ پرکاشت کر کے آپنے جین اور جینیتر منیوں پر
بھاری ادپکار کیا ہے۔

(۱۵)

سری یت گوبند لال بھٹ۔ ایم۔ سی۔ پروفیسر سنسکرت کالج
بڑودا

یہ گرنتھ نہایت ادیوگی و حفظ کرنے یوگ ہے۔

(۱۶)

سری یت پروفیسر بھادیے۔ بڑودا کالج بڑودا۔

یہ پشتک جین دھرم کا ادھین کرنے والے۔ یا رغبت رکھنے والے
مہانو بھاؤں کے لئے ادپیوگی سدھ ہوگی۔

(۱۷)

سریمان پنڈت جگل کشور جی مختار۔ سرساوا۔

آگم گرنتھوں پر سے اچھے ادپیوگی پدوں کو چن کر ایسے سنگرہوں
کے تیار کرنے کی بلاشک ضرورت تھی۔ اس کے لئے منی سری چوتھ مل جی
مہاراج کا یہ ادیوگ اور پرسیرم قابل تعریف ہے۔

(۱۸)

سریمان پنڈت پیارے کشن جی صاحب کول سابق دیوان
سیلانہ سٹیٹ و سابق ایڈوائی جبر۔ جھالاواسٹیٹ۔ حال ممبر کونسل
(اودے پور میواڑ)

اس پشتک کے بھاری پرچارسے ادشی اُدتم پرنام نکلے گا۔
اور اس کا پرچار خوب ہو ایسی میری بھاؤنہ ہے۔

(۱۹)

سریان امرتالال جی سیوچندجی۔ گوپانی۔ ایم۔ اے۔
بڑودا کالج۔ بڑودا۔

اپنے سماج کی کتنیک پشتکوں کی بہ نسبت یہ پشتک بالکل ادتم ہے
اس میں شک نہیں۔

(۲۰)

سریان پروفیسر گھاسی رام جی جین۔ ایم۔ سی۔ ایف۔ پی۔ ایس۔ لنڈن
وکٹوریہ کالج گوالیار

اس پشتک کے پاٹھ کرنے سے موکشو کی آتمہ کو سچی شانتی ہوگی۔

(۲۱)

سریان پروفیسر لوبل چند جی۔ ایم۔ اے اتہاس اور راج نیتی کے
پروفیسر ہندو کالج دہلی

آپ نے اس پشتک کے پرکاشن دوارا ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے

(۲۲)

سریان رام سروپ جی۔ ایم۔ اے۔ شاستری سنسکرت کے پروفیسر
مسلم یونیورسٹی علی گڈھ۔

یہ پشتک پالی اور پراکرت بھاشاؤں کی کمک شاؤں کے لئے پاٹھ گرنتھوں

میں رکھنے یوگ ہے۔

(۲۳)

سریمان ڈاکٹر پی۔ ایل۔ ویدیہ۔ ایم۔ اے (کلکتہ) ڈی۔ لیٹو (پیرس) پروفیسر سنسکرت اور پراکرت واڈیہ کالج پونہ

نرگرنتھ پروچن اسی طرح جینیوں کے دہرم شاستروں کے ایڈیشن کا سار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہر ایک جین یہ نیم کرے کہ اوس کا کم سے کم ایک ادہیای روزانہ پڑھے اور منن کرے۔

(۲۴)

مہامہوپادہیای ڈاکٹر گنگا ناتھ جہا۔ ایم۔ اے۔ ڈی۔ لٹو وائیس چانسلر۔ الہ آباد یونیورسٹی۔

یہ تمام جین ودہیارتیوں کے لئے بہت اپیوگی پرمانت ہوگی۔

(۲۵)

پروفیسر کیشولال ہمت رام۔ ایم۔ اے۔ بڑودا کالج۔

جین شاستروں میں سے سنگرہ کرائس یوگ ویویک کے گیان کا سار بہت ہی صاف اور ودیوتا کے ساتھ سنگرہ کیا گیا ہے۔ دہرم پر سردہا رکھنے والے۔ سبھوں کو اس کو پڑھنے کے لئے میں انرودہ کرتا ہوں۔

(۲۶)

پروفیسر شمبھودیال جی ٹیگ دہاری۔ ایم۔ اے۔ مہارانہ کالج اودیپور

نرگرنتھ پروچن کی تصنیف کر جین ساہت کی باستو سیوا کی ہے

(۲۷)

شریمان ۔ کے ۔ جے ۔ مشرو والا ۔ احمد آباد ۔

پشتک جنتا کے لئے بہت فائدہ مند ہے ۔

(۲۸)

شریمان بابو کاما پرشاد جی جین ۔ ایم ۔ آر ۔ ایس ۔ بیر سمپادک
علی گنج ۔ ضلع ایٹہ

یہ پشتک سارتھک نام ہے ۔ شیوتامبری انگ گرنتھوں سے نرگرنتھ مہا پرشوں کے دھارمک پروچنوں کا سنگرہ اِس میں کیا گیا ہے اور وہ سبھا کے لئے اُپادیہ ہے ۔

(۲۹)

شریمان دھیرج لال جی کے ٹُھکیا، آن ۔ ادھشٹاتا ۔ سری جین
گرو کل بیاور ۔

جین دھرم کے ابھیاسیوں کو اور ودیارتھیوں کو پاٹھ کرنے یوگ ہے ۔ جین سنستھاؤں کے پاٹھ کرم میں بھی رکھنے یوگ ہے ۔

(۳۰)

شریمان جوتی پرشاد جی جین ۔ سابق سمپادک جین پردیپ
دیو بند ۔ یو ۔ پی

میں اِس چھوٹے سے سنگرہ گرنتھ کو اگر جین گیتا کہدوں تو کچھ انوچت ہوگا

اس سے ہر خاص و عام لابھ اوٹھا سکتے ہیں۔

(۳۱)

سریمان پنڈت شوبھا چندجی بہارل نیای تیرتھ سمپادک بیر سری جین گروکل - بیاور

یہ سنگرہ پاٹھ شالاؤں میں پڑھانے قابل ہے۔ یہ جین گروکل میں اسے پاٹھ کرم میں نیت کیا گیا ہے۔

(۳۲)

سریمان پرمانندجی - بی۔اے - گروکل ودیالیہ سون گڈھ -

ساہت میں ایسے ہی گرنتھوں کی بہت ہی ضرورت ہے۔ آپ نے ہر خاص و عام کے لئے فائدہ اوٹھانے کا موقعہ دیا ہے جو نہایت قابلِ تعریف ہے۔

(۳۳)

سری پنڈت بھگوتی لال جی ودیا بھوشن، راج کرمیہ پشتک پرکاشکا دہکس جودہ پور۔

یہ پشتک ہر ایک دھارمک منش اپنے پاس رکھے۔ اور منن کرکے روحانی فائدہ اٹھاوے۔ اس میں دہرم کا سب سے بے حد سار دیا گیا ہے۔

(۳۴)

سریمان سورج بھان جی وکیل - شاہ پور تحصیل بُرہان پور ضلع میناڑ برار

جین سماج کو ابتدا میں یہ پشتک ضرور پڑھنا چاہیئے۔

(۳۵)

سری سیت کیرتی پرشاد جی جین۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل
ہائی کورٹ بنولی (میرٹھ)

سب دھرم پریمی بدواد خاص کر جین بھائی وبہن اس پشتک سے
پورا لابھ اوٹھا دیں۔

(۳۶)

سریمان بھو مندر سوری جی مہاراج بھین مال۔
آپ کا پورن اور یوگ سپھل ہے۔ سماج میں بے حد مفید ہے

(۳۷)

پروتک سریمان کانتی بجے جی مہاراج۔ پاٹن۔
سنگرا ہک مہاتما جی کا پرشرم اچھا ہے

(۳۸)

منی سری نمتی بجے جی گوجرانوالہ (پنجاب)
آپ کی محنت قابلِ تعریف ہے۔

(۳۹)

جینا چاریہ پوجیہ سری اموک رشی جی مہاراج
شاستر پریمی اور ودیا کھیان داتاؤں کو ضرور پڑھنے یوگیہ ہے

(۴۰)
کوی ور پنڈت منی نان چندرجی مہاراج -
ادہم رتنوں چھانٹ کر جو سنگرہ کیا گیا ہے - بہت
سندر ہے

(۴۱)
شتاودھانی پنڈت منی سری سوبھاگ چندرجی مہاراج
پرستوت گرنتھ کا سنگرہ کرتا کا احسان ماننا چاہیئے -

(۴۲)
یوگ نشٹ پنڈت منی سری ترلوک چندجی مہاراج
آپ کا یہ گرنتھ قابل قدر ہے میں اس کی تعریف کرتا ہوں - آپ
ایک ہی بھاگ لکھ کر نہ رہ جاویں

(۴۳)
ادیادھیای منی سری آتمہ رام جی مہاراج -
طالب نجات کو ضرور پڑھنی چاہیئے -

(۴۴)
بکتا سریمان سوبھاگ مل جی مہاراج
جو پراکرت کا گیان نہیں رکھتے ہیں - ان جیوں کے لئے بھاری
اپکار کیا ہے -

———

(۴۵)

(جین پہلا ودیش) سورت سال ۱۲ انک ۸ میں لکھتا ہے کہ
پستک میں گاتھا سرل اچھے ہیں۔ منن کرنے یوگ ہیں۔

(۴۶)

(دگمبر جین) سورت سال ۲۶ انک ۱۲ بیر سمت ۲۴۵۹ صفحہ ۳۹۱
جین سماج کو ہی نہیں بلکہ عوام الناس کے لئے فائدہ مند ہے۔ پستک
جی پورن گاتھائیں سنگرہ کرنے یوگ ہیں۔ پستک سنگرہنے واد یوگی ہے

(۴۷)

(جین متر سورت) تاریخ ۱۶-۱۱-۳۲ میں لکھتا ہے۔
کل گاتھائیں ۲۷۷ ہیں جو سب حفظ کرنے یوگ ہیں۔ دگمبری بھائی
بھی اوشیہ پڑھیں۔

(۴۸)

(جین جگت اجمیر) اکتوبر ۳۳ء میں لکھتا ہے۔
جین سوتر گرنتھوں کے نیتی پورن، اپدیش پرد پدوں کا یہ سندر سنگرہ ہے

(۴۹)

(بیر ملی یود) تاریخ ۱۶-۱۱-۳۲ میں
لکھتا ہے کہ سنگرہ پرشرم پوروک کیا گیا ہے۔ سیوتامبر
پاٹھ شالاؤں کے پاٹھ کرم میں رکھنے یوگ ہے۔

(۵۰)

(ارجن) دہلی تاریخ ۶-۱۱-۳۳ میں۔
لکھا ہے۔

جین دہرم سمبذہی پاٹھ گرنتھوں میں اس پستک کا استھان اونچا سمجھا جاوے گا۔

(۵۱)

(نونیت و سماچار) بمبئی تاریخ ۱۵-۱۲-۳۳ میں لکھا ہے۔
یہ ایک سمبادرشی گرنتھ ہے۔ گیانا مرت کی پیاس رکھنے والے تمام بھائی بہاؤ اس سے لابھ اٹھا سکتے ہیں۔

(۵۲)

(کرم بیر) سنکھیا ۵۰ تاریخ ۱۷ر مارچ سنہ ۱۹۳۴ء میں لکھتا ہے
بھگتی گیان بیراگ شے گیتا کے سمان اس پستک کو اپدیش گرنتھ کا روپ دینے کے لیے سنگراہک بہودیہ پرشنسا کے پاتر ہیں۔

(۵۳)

(بمبئی سماچار) تاریخ ۲۲ر جولائی سنہ ۳۳ء میں لکھتا ہے۔ کہ
جین اور دیگر سبھوں کے لئے یکساں مفید ہے۔

(۵۴)

(سری جین پتھ پردرشک) آگرہ۔ تاریخ ۶ر ستمبر سنہ ۳۳ء میں لکھا ہے
۔ پرتیک جینی کو پڑھ کر منن کرنا چاہیئے۔ اور دوسروں میں بھی اس کا

یہ مہایوگ پرچار ہو! چاہئے ہر ایک پستکالیہ میں اس کا ہونا ضروری ہے -

(۵۵)

(جین پرکاشش) بمبئی - برس ۲۰ انک ۴۲ تاریخ ۱ ستمبر ۱۹۳۲ء

میں لکھتا ہے -

منی سری نے آگم ساہت کا نونیت نکال کر گیتا کے سمان ۱۸ ادھیائے میں ہی بھگت کرکے پاٹھکوں کے سامنے رکھا ہے - بہت اپیوگی سنگرہ ہوا ہے -

(۵۶)

(جین جوتی احمد آباد) برس ۲ انک میں لکھتا ہے -

یہ سنگرہ ہمیشہ پاٹھ کرنے میں اپیوگی ہے - اس میں کوئی سنکا نہیں ہے -

(۵۷)

کراچی (سندھ) سے پرکاشک ۱۹۳۴ء کے ۲۲ ویں دسمبر کے پارسی سنسار اور لوک مت لکھتا ہے - کہ

ہندی بھاشا جاننے والی پرجا کے لئے یہ پستک نہایت اپیوگی ہے اور ہر ایک ہندی پریمی کو منن کرنے کے لئے اپنے گھر میں رکھنے یوگ ہے -

(۵۸)

(جیون جیوتی) میلانہ پرکاشک جولائی ۱۹۳۴ء میں لکھتا ہے

نرگرنتھ پروچن ادھیاتمک گیان کا امول گرنتھ ہے - اِن اپدیشوں سے کیا جین اور کیا اجین تمام سماں روپ سے لابھ اوٹھا سکتے ہیں -

(۵۹)

(بسومتر) کلکتہ - اپریل ۱۹۳۴ء کے صفحہ ۱۱۳۵ میں لکھا ہے کہ جین دھرم کے پرورتک مہاتما مہابیر کے پروچنوں کا سانوادسنگرہ کیا گیا ہے -
انوواد کی بھاشا سرل ہے -

(۶۰)

(ستھانک باسی جین احمدآباد) اردہ ماسک ۱۲ ۹/۳۵ میں لکھتا ہے منی سری کا یہ پریاس نہایت قابل قدر ہے - یکجا ئی سلوکوں کی بہت ہی سندر و پسندیدہ ہے - اِس پستک کو ادھیاتمک گیتا کہا جاوے تو بیجا نہیں ہے -

(۶۱)

(جیاجی پرتاپ) گوالیار - ۲۸ - ۱۱ - ۳۵ء لکھتا ہے کہ - نرگرنتھ پروچن ادھیاتمکوں کے لئے کرم اور اوس کے سادھنوں کی سمپورن اور سُکھم سے سُکھم واکھیا پیش کرتا ہے - جس سے سب جین اجین نرناری یکساں فائدہ اوٹھا سکتے ہیں -

(۶۲)

(جین گزٹ ہی پور) اکتوبر ۲۵ء کے گزٹ میں لکھتا ہے کہ گیتا پشتک تمام دنیا میں درشن نیتی اور ادہیاتمک ساگیان کے بھنڈار روپ میں مشہور ہے۔ کیا جینوں کے پاس بھی گیتا کہیں ایسی کوئی پشتک ہے۔ لوگ اکثر ایسا پوچھتے ہیں یہ پشتک اسی سوال کا جواب ہے

(۶۳)

(پرسنذلش) اگرہ تاریخ ۲۵-۷-۲۶ میں لکھتا ہے کہ اس پشتک کے ۱۸ ادہیای جینوں کے لئے ہی نہیں منش ماتر کیلئے اپیوگی ہے۔ اس کے اپدیش پد پد پڑھنے میں بڑا آنند آتا ہے
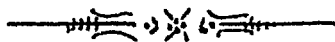
ناظرین - آج سے تقریباً ڈھائی ہزار سال کے پیشتر اسی سرزمین ہندوستان میں جو بہادر مہاپربھو یعنی اعلیٰ اوتاری اپنے محض علم کے ذریعہ سے فرمان صادر فرما گئے ہیں - اوہنیں نرگرنتھ بھگوان مہابیر کے یہ پرورچن سچے ہیں - اور سب سے مقدم یا اعلیٰ ہیں جو روشن ضمیروں کے ذریعہ فرمائے ہوئے ہیں وہ نجات کی غرض سے مکمل ہیں - انصاف سے پر ہیں - ہر سہ اقسام کے شلیوں کو ناش کرنے والے ہیں - سچے راستے کے ہمراہی ہیں - صبر کو پیدا کرنے والے ہیں - غصہ - غرور - دغابازی - لالچ - وغیرہ وغیرہ کو ایک دم سے مٹانے والے ہیں نجات کے راستے کو لگے ہوئے ہیں - اون کے فرمان میں کسی طرح کا فرق نہیں ہوتا ہے - فی الحقیقت یعنی علین الیقین ہیں - کل ہم تکلیفات کے ناش کرنے میں راستہ کے برابر - اس طرح کے فرمانوں میں حتی المقدور یقین کے ساتھ محو ہوتے ہیں - وے گویا اشرف المخلوقات کو حاصل کر لینے کا مطلب سدہ کر لیتے ہیں - پرم اوتم کے عالم نجات

ہیں۔ دُنیا کی مشکلات اور تکلیفات سے آہستہ آہستہ تسلی بخش اور نجات کے آدمی ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے روحانی و جسمانی تکلیفات کو دے آخر کر لیتے ہیں۔ کیوں کہ ان احکاموں کے فرمانے والے ہی تو خوشی و ناخوشی وغیرہ ہر قسم کے جھگڑوں سے علیحدہ اور اونسے دور رہتے ہیں۔ اور دے گنہگار ہوں یا مُخیّر خواہ برہمن ہو شودر یعنی رذیل ہو ان سبکو یکساں بناتے ہیں۔ چھوت اچھوت کا کوئی تعصب تو اوس کے قریب ہو کر بھی نہیں نکلتا خواہ کوئی ایک شہنشاہ۔ کنگال۔ مفلس۔ برہمن۔ یا شودر یعنی رذیل قوم ہو فرمان کر لینے کرانے کا ان سب ہی کے لئے شاہ راہ کھلا ہوا ہے۔ بھگوان مہابیر کی طرف سے ذرا بھی جھجک کسی کے لئے نہیں رکھا جاتا ہے۔ ہمارے اوپر مذکور بالا کی راستبازی میں کچھ بھی زیادتی نہیں۔ اس کے لئے ایک ہی ثبوت کافی ہے۔ وہ اس طرح سے ہے۔

जहा पुण्णस्स कत्थति,
नहा तुच्छस्स कत्थति।
जहा तुच्छस्स कत्थति,
नहा पुण्णस्स कत्थति॥

आ॰ १ अ॰ २ - ६

کہ ایک اعلیٰ سے اعلیٰ شہنشاہ یا اعلیٰ قوم والے کو جین دہرم کے سب ہی

ترتھنکر جس طرح کا فرمان کرتے آئے ہیں بجنسہ یعنی اوسی طرح کا
فرمان ایک خراب سے خراب کنگال کو بھی بھر جانتے وہ شودر ہی
کیوں نہ ہو - فرمان کرتے ہیں اوسے طرح کا اعلیٰ خاندان میں پیدا
ہونے والی کیفیت کو کرتے ہیں - اس میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں
رکھا جاتا ہے - اسی کے سلسلہ میں جمبو سوامی نے اپنے مرشد
دہوردہر یعنی اعلیٰ عالم سودہرما سوامی سے ایک دن سوال کیا تھا کہ -

कहं चरणं कहं दसणं से,
सीलं कहं नायसुयस्स आसी।
जाणासि णं भिक्खु! जहा तहेणं,
अहक्ष सुयं बूहि जहारिणसंतं ॥

सूत्र कृताङ्ग:

اے سودہرما سوامی جی کہ جس طرح آتم کلیان سچا اور پاک ہے
اوسی طرح مفائد روح کے اپدیشک بھی سدا چار یعنے چال چلن سے
بھرے ہوئے نہایت زیادہ ضروری ہے - کیوں کہ بغیر نیک چال چلن کے
سچا بولنے والا کبھی نہیں بن سکتا -

اے سودہرما سوامی اون عنایت فرما بھگوان مہابیر کے علم صادق
یقین صادق - عمل صادق - وغیرہ کے تعلقات میں آپ جو کچھ بھی جانتے
ہوں اپنے دل میں رحم فرما کر اوسے کہنے کی مہربانی کریں - کیوں کہ
ایک تو بھگوان کے پیدائش کے وقت سے لے کر نروان کے درجہ

تک کے سارے حالات یعنی بخوبی واقف ہیں - دوسرے آپ خود
بھی علم صادق وغیرہ سے ماہر ہیں۔ تیسرے طرح طرح کے صفت آج
تک اُنکے اپنے سننے میں آئے ہیں -- اور چوتھے اون تعریفوں کو
کانوں کے سوراخ سے محض سنا ہی نہیں بلکہ آپ نے اپنے ذہن میں
یقین بھی اچھی طرح کر لیا ہے - اوس کے جواب میں سودھرما سوامی نے
جمبو سوامی سے فرمایا-

खेयन्न से कुसले महेसी,
अणंत नाणी य अणंत दंसी।
जसंस्सिणो चक्खु पहेड्डियस्स,
जाणाहि धम्मं च धिइं च पेहा।

सूत्र-कृताङ्ग

اگر جس طرح تکلیف اپنی روح کو ناپسند ہو کر جان پڑتی ہے -
ٹھیک ویسی ہی غیر ارواح کو ناپسند ہے - اس طرح کے علم کو جو
روح اپنے دل میں خیال کرنے والی ہے وہی खेदन्न (تکالیف
کو جو محسوس کرے) مہاویر کا صاف دل اس खेयन्न سے ہمیشہ
لبالب بھرا رہتا تھا - دوسرا لوکا لوک یا ایان کو درحقیقت جاننے سے
روشن ضمیر کہلاتے تھے - اسی طرح بحیثیت روح کے جاننے سے
کہلاتے تھے - اور وے भाव कुशल سے آٹھ قسم आसन्न
کے کرموں کا ناش کرنے میں بھی کامل تھے - ریاضت کی تعمیل کرنے

میں بھی اپنے وقت کے وے ایک ہی یعنی بے مثال تھے - یہی سبب ہے کہ دُنیا اونہیں مہرشی بھی کہتی تھی -

پھر جس جگہ قیام فرمائیں وہاں سے ہی لوکالوک کی بے شمار اشکال کو ہستاملک کے برابر یعنی ہاتھ کی لکیروں کی طرح وے دیکھتے اور جان سکتے تھے - اسی سے وے روشن ضمیر تھے - اونکا یش यश یعنی تعریف تمام ملکوں میں نمایاں ہو رہی تھی - اوس وقت نہیں بلکہ آج بھی اون کی تمام دُنیا میں تعریف پھیل رہی ہے -

اسی لیئے وے यशोधनी (یشودھنی) کہلاتے تھے - سب ہی سنسار کا ذرہ ذرہ اور بڑے سے بڑی چیز کو دیکھنے میں - اونکا علم یعنی آنکھ کا نرالا کام کرتا تھا -

اور یہی اسے جمبو بھگوان مہابیر کے ذریعہ فرمایا ہوا श्रुत اور چارتر دھرم کو دُنیوی مہا سمندر سے پار لگانے والا سمجھو - اور دیکھو سنیم संयम کے راستے میں بے مثال مستقل اور بہادری متعلق وغیرہ وغیرہ کو یہی مہابیر वर्धमान श्रमण اور نرگرنتھ وغیرہ وغیرہ بہت سے پاک ناموں سے پکارے گئے ہیں - اونہیں ایسے نرگرنتھ پردچنوں سے آج سب قوموں یا سب ہی عمر والے جین اجین مرد و عورت ہمیشہ ایک سا اور نہایت آسانی سے فائدہ اوٹھا سکتے اسی وجہ کو لیکر بمبئی - پونا - احمد نگر - وغیرہ وغیرہ کے مشہور شہروں کے یا دیہات کے بہت سے شریف خاندان والوں نے سرمید جینا چاریہ

پیراشٹ سمرپیہ پوجیہ شری ٹیکی چند جی مہاراج کے پاٹانو پاٹ شاستر و شارد بال برہم چاری پوجیہ دوسری منالال جی مہاراج کے پٹا ادہکاری شاسترگیہ دہرم دان پوجیہ سری خوب چند جی مہاراج کی سمپردائے کے کوی ورسول سو بھادی پنڈت سری ہیرالال جی مہاراج کے سوشش جین دواکر پرسدہ وکتا پنڈت منی شری چوتھمل جی مہاراج سے کئی مرتبہ گذارش کی کہ اگر آپ جین آگموں میں سے چن کر کچھ گاتھاؤں کو یکجا کرکے اور آسان بھاشہ میں ترجمہ کردیں تو جین جگت پر ہی نہیں بلکہ اجین جنتا کے ساتھ ہی آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا۔ اس طرح پر اون کی دفتاً فوقتاً گذارش کرنے پر اونھیں جین دواکر پنڈت منی شری چوتھمل جی مہاراج نے جین آگموں میں سے تلاش کرکے کچھ ایسے گاتھاؤں کا اس جگہ ذخیرہ کیا ہے۔ جو جگت کے روزانہ زندگی میں دفتاً فوقتاً فائدے مند ہو۔ اس کے بعد اونہیں ذخیرہ کو ہندی بھاشا میں انواد کیا۔ جس کا ترجمہ ہندی زبان میں کئی بار شایع ہوچکا ہے۔ چونکہ محض اردو زبان جاننے والوں کو فائدے پہنچانے کی غرض سے یہ اردو ترجمہ بھی کرکے اور طبع کراکے بغرض رفاہ عام شایع کیا جاتا ہے۔ اگر اس کے چھپنے میں یا لکھنے میں کسی قسم کی غلطی رہ گئی ہو تو ناظرین براہ مہربانی عنایت فرماکر مطلع فرمادیں گے تاکہ اگلے بار اوسکی درستی کرادیجاویگی۔

اس میں منشی اودمان شنکر بھوپالیہ دوسرے ساکن کوداوسلے ضلع مین پوری
نے اور منشی کنھیالال جی کھنڈیلوال ساکن سری مادھوپور ریاست جیپور
اردو ترجمہ کرنے میں نہایت محنت اور جانفشانی یعنی دلچسپی سے انجام دیا ہے
بنگالی مل ولد کنھیالال جی جین لوہامنڈی آگرہ - اور بابو سوہن لال
جی جین لوہامنڈی آگرہ والے نے طبع کرانے میں بہت کوشش
کی ہے - اس لئے ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں -

المرقوم ۳۰ ر اکتوبر ۱۹۳۶ء
مطابق کنوار شدی پونم سمت ۱۹۹۳

آپکا خیر اندیش

سوبھاگ مل مہتا ماسٹر مصری مل
پریسیڈنٹ منتری
شری جونودے پستک پرکاشک سمیتی
رتلام (مالوہ)

تفصیل ابواب

۲۵

حالات گوتم سوامی

اِس نزگرنتھ پروچن میں ہر جگہ بھگوان مہابیر نے گوتم کو اُپدیش کیا ہے
اس نام سے ناظرین شک و شبہ میں پڑیں گے۔ کہ یہ گوتم کون سے تھے۔
اس لئے اِنکا مختصر ذکر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ یہ گوتم موضع گوبر دیس
بہار میں وسو بھوتی برہمن گوتم خاندان کے فرزند تھے۔ اِنکی والدہ کا
نام پرتھوی تھا۔ اور اِنکا نام در اصل اندر بھوتی تھا یہ چاروں وید اتہاس
نگھنٹو ترک نیای اشکار دیا کرن وغیرہ علوم کے جانکار بخوبی تھے۔ اور
اوس زمانے کے یہ اعلیٰ عالم تھے۔ جس وقت بھگوان مہابیر پاوان پوری کے
باغیچہ میں تشریف فرما ہوئے۔ اوسوقت یہ اندر بھوتی بحث مباحثہ کرنے کے
لئے بھگوان مہابیر کے پاس آئے۔ بھگوان مہابیر نے انکے تمام سوالات کو حل
کر دیا۔ تب انکا دل خوش ہو گیا۔ اور بھگوان مہابیر کے اُپدیش سنکر گیان
بیراگ پاکر شاگرد رشید بن گئے۔ انکا گوتم خاندان ہونے سے بھگوان
نے انہیں کو گوتم گوتم نام کر کے اوپدیش کئے ہیں۔

اوم

دربارہ اظہار چھہ ایشائے درویہ کے
"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— नो इंदियगोज्झ अमुत्त भावा।
अमुत्त भावा वि अ होइ निच्चो ॥
अज्झत्थ हेउं नियस्स बंधो।
संसार हेउं च वयाते बंध ॥१॥

(۱) اے گوتم ۔ مطلب یہ ہے کہ روح بلاتصویر یعنی آواز، رنگ ۔ بو ۔ ذائقہ ۔ اور چھونا ان سے علیحدہ ہے اس لئے حواس خمسہ کے ذریعہ یہ گرفت میں نہیں آسکتی ہے اور بلاشکل وشباہت ہونے سے وہ ہمیشہ بلافنا ہے ۔ ہمیشہ کے لئے

کرتی ہے۔ ویسے بڑے کام ایک دشمن بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ دشمن تو ایک ہی وقت اپنے ہتیاروں سے دوسروں کی جان لے جاتا ہے۔ لیکن یہ روح تو ایسا بڑا کام کر بیٹھتی ہے کہ جسکی وجہ سے اسکو تناسخ (اواگون) میں پڑکر موت (قضا) کا ہر بار مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ پھر بے رحم اور بدکار روح کو موت کے وقت کفِ دست ملنے پر خود کئے ہوئے کاموں کا خیال ہوتا ہے کہ ہائے افسوس اس روح نے کیسے کیسے خراب کام کرڈالے ہیں۔

मूल :— अप्पा चेव दमेयव्वो,
अप्पा हु खलु दुद्दमो ।
अप्पा दंतो सुही होइ,
अस्सिं लोए परत्थय ॥ ५॥

(۵) اے گوتم۔ غصہ وغیرہ کے قابو میں ہوکر روح اُلٹے راستہ پر چلتی ہے۔ اوسے دباکر کے اپنے قابو میں لانا مناسب ہے۔ کیونکہ اپنی روح کو دباکر یعنی خواہشات نفسانی سے اوسے علیحدہ کرنا بہت ہی دشوار ہے اور جب تک روح پر قابو نہ کیا جائے تب تک اوسے آرام نہیں ملتا۔ اس لئے ہی گوتم روح پر قابو کر۔ جس سے اس دنیا اور عاقبت میں راحت کُلی ہو۔

मूल :— वरं मे अप्पा दंतो,
संजमेण तवेण य ।
माहं परेहिं दम्मंतो,
बंधणेहिं वहेहिं य ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - ہر ایک روح کو خیال کرنا چاہیے کہ اپنی ہی روح کے ذریعے نفس کشی و ریاضت کر کے اسکو قابو میں کرنا مقدم ہے۔ یعنی خود مختار روح کو قابو میں کرنا اچھا ہے۔ نہیں تو پھر خواہشات نفسانی میں پڑنے کے بعد کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے نتیجہ پیدا ہونے پر اسی روح کو دوسروں کے ذریعے گرفتار ہو کر لکڑی۔ چابک۔ بھالا یا برچھی۔ وغیرہ وغیرہ کے زخم برداشت کرنے پڑیں۔

मूल :— जो सहस्सं सहस्साणं,
संगामे दुज्जए जिणे ।
एगं जिणेज्ज अप्पाणं,
एस से परमो जओ ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - جو شخص لڑائی میں دس لاکھ اچھے بہادروں کو جیت لے۔ اس سے بھی کہیں زیادہ وہ فتح کا گھر ہے جو اپنی روح میں قائم دنیوی کام۔ غصہ۔ غرور۔ لالچ۔ ناجائز محبت اور دغا وغیرہ بد افعال کے ساتھ لڑ لڑ کر ان سب ہی پر فتح پائے

جو کہ اپنی روح کو قابو میں کرلے۔

मूल :- अप्पाण मेव जुज्झाहि,
कि ते जुज्झेण वज्झओ।
अप्पाण मेवमप्पाणं,
जइत्ता सुह मेहए ॥ ८॥

(۸) اے گوتم۔ اپنی روح کے ساتھ لڑ لڑ کر غصہ۔ تکبر وغیرہ پر فتح حاصل کر۔ دوسروں کے ساتھ لڑائی کرنے سے سوائے عذاب کے کسی قسم کا فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اسواسطے اپنی روح کو جیت لینے پر اوسے آرام ملتا ہے۔

मूल :- पंचिं दियाणि कोहं,
माण मायं तहेव लोभंच।
दुज्जयं चेव अप्पाणं,
सव्वमप्पे जिए जियं ॥ ९ ॥

(۹) اے گوتم۔ جو بھی حواس خمسہ کے بد افعال یعنی غصہ۔ غرور۔ دغا۔ (دھوکا) طمع یا دل۔ یہ سب کے سب بمشکل قابو میں آتے ہیں تو بھی اپنی روح پر فتح حاصل کر لینے سے ان پر خود بخود ہی فتح یابی ہو سکتی ہے۔

मूल :— सरीर माहु नाव त्ति,
जीवो वुच्चइ नाविओ।
संसारो अरणवो वुत्तो,
जं तरंति महेसिणो ॥ १०॥

(۱۰) اے گوتم - دریائے زنخار کی مثال اس دنیا سے پرے پار ہونے کے لئے یہ جسم مانند کشتی کے ہے جسمیں یہ روح بیٹھ کر مثل ملاح کے اس دنیوی دریا سے پار ہوتی ہے۔

मूल :— नाणंच दंसणं चेव,
चरित्तं च तवो तहा।
वीरियं उवओगोय,
एयं जीवस्स लक्खणं ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم - علم (علم الیقین) یعنی جیسے کا تیا دیکھنا ریاضت - کام - اور ہوشیاری کام میں لانا یہ سب جاندار دمیں روح کے ہونے کی علامتیں ہیں -

मूल :— जीवा ऽ जीवा य बंधोय,
पुणणं पावासवो तहा।
संवरो निज्जरा मोक्खो,
संतेए ताहिया नव ॥ १२॥

(۱۴) اے گوتم - اب حقیقت میں خاص نو باتوں کو بتلاتا ہوں۔

(۱) जीव جیو وہ ہے جسمیں۔ جاننا۔ سمجھنا۔ تکلیف اور آرام کا علم ہونا پایا جاوے۔

(۲) अजीव جو بے روح ہو۔ جیسے کپڑے۔ کواڑ۔ کاغذ وغیرہ وغیرہ۔ جس کو تکلیف و آرام کا علم نہ ہو۔

(۳) बंध بندھ (یعنی روح اور عذاب مشترک ہوں۔

(۴) पुन्न پُن (ثواب، یعنی اچھے افعال کے ذریعے آرام کا ملنا۔

(۵) पाप پاپ (عذاب) بد افعال۔

(۶) आश्रव آشرو (ذریعہ) جس کے ذریعے گناہ یکجا ہوں۔ یعنی مارنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۷) संवर (سمور) جن افعال کے ذریعے گناہوں کا آنا رُک جائے۔

(۸) निर्जरा (نرجرا) جن افعال کے ذریعے سابقہ گناہ جُدا ہوویں۔

(۹) मोक्ष موکش یعنی گناہ اور ثواب دونوں سے چھوٹ جانا۔

मूल :— धम्मो अहम्मो आगासं,
कालो पोग्गल जंतवो ।

एस लोगुत्ति पएणत्तो
जिणेहिं वरदंसिहिं ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم- धर्मास्तिकाय[1] (دہرم استکائے)
یعنی غیر روحانی اشیائے کو حرکت کرنے میں مددگار ہونے والی شے ہے۔

(۲) अधर्मास्तिकाय ادہرم استکائے یعنی روحانی و غیر روحانی اشیاء کی حرکت روکنے کا کام کرنے والی شے ہے۔

(۳) आसमान (آسمان)[5] وقت[4]- غیر روحانی اور चेतन[6] چیتن
ان چھ اشیائے کو عالموں نے مخلوق کہکر پکارا ہے۔

मूल :— धम्मो अहम्मो आगासं,
दव्वं इक्किक्क माहियं।
अणंताणि य दव्वाणि य,
कालो पुग्गलजंतवो ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم- دہرم استکائے- ادہرم استکائے اور آکاش استکائے- یہ تینوں غیر جنس کی ایک ایک چیز ہے جس طرح آسمان کے حصے نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ ایک غیر منقسم شے ہے ایک ایک ہی غیر جنس کی چیزیں ہیں اسیطرح دہرم استکائے یا ادہرم استکائی بھی ہیں

وقت - پدگل - (شکل والی چیزیں) روح
یہ تینوں ہی بے شمار چیزیں تسلیم کی گئی ہیں -

मूल :— गइलक्खणो उ धम्मो,
अहम्मो ठाण लक्खणो।
भायणं सव्व दव्वाणं,
नह ओगाह लक्खणं ॥ १५॥

(۱۵) اے گوتم - جو جاندار اور غیر جاندار اشیاؤں کو حرکت کرنے میں مددگار ہو اوسے دہرم استکائے کہتے ہیں - اور جو ٹھہرنے میں مددگار ہو اُسے ادہرم استکائے کہتے ہیں = اور باقی پانچوں اشیائے کو جو گنجائش دے اوسے اکاش استکائے کہتے ہیں -

मूल :— वत्तणा लक्खणो कालो,
जीवो उव ओग लक्खणो।
नाणेणं दंसणेणंच,
सुहेणय दुहेणय ॥ १६॥

(۱۶) اے گوتم - جسم کے ذریعہ روح اور جملہ सुहलो (پدگلوں) کے شکل بدلنے میں جو مددگار ہوتا ہے اوسے وقت کہتے ہیں - علمیت وغیرہ کا جس میں تھوڑا یا زیادہ حصہ موجود ہو

دہم ملزوم میں تاثیر اور اثر ان دونوں کے ساتھ شناخت اور شکل وابستہ ہے جس سے पर्याय (پریائی) کہتے ہیں۔

मूल :— एगत्त च पुहत्तं च,
संखा संठाणमेव य।
संजोगा य विभागा य,
पज्जवाणं तु लक्खणं ॥ १९ ॥

(١٩) اسے گوتم۔ پریائے اوسے کہتے ہیں۔کہ یہ فلاں شئی ہے۔ یہ اُس سے علیحدہ ہے یہ اسقدر تعداد والی ہے आकार (صورت) اس کا لمبا۔چوڑا۔موٹا۔پتلا۔چھوٹا۔بڑا۔اقسام کا ہے۔یہ اتنے ذخیرہ کی صورت میں ہے۔ وغیرہ وغیرہ ایسا جو علم کرادے۔وہی پریائے شکل ہے۔یہ گھڑا اُس گھڑے سے علیحدگی کی صورت میں ہے۔ یہ گھڑا شمار کیا ہوا ہے۔ پہلے نمبر کا ہے۔ یا دوسرے نمبر کا ہے یہ گول شکل کا ہے۔یہ مربع (چوکھونٹا) شکل کا ہے۔یہ دو گھڑے کا ذخیرہ ہے۔ یہ گھڑا اوس گھڑے سے علیحدہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایسا علم جس کے ذریعہ سے ہو۔وہی پریائے ہے فقط

پہلا باب ختم ہوا

باب دوم

دربارہ تشریح اعمال

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— अट्ठ कम्माइं वोच्छामि,
आणुपुव्विंजहक्कमं ।
जेहिं बद्धो अयं जीवो,
संसारे परियत्तइ ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - جن اعمال کو کرنے سے یہ روح دُنیا کے
مثلہ تناسخ میں پڑتی ہے - اونکے وجہ سے دُنیا کا اخیر نہیں
ہوتا ہے وے اعمال آٹھ قسم کے ہوتے ہیں - میں
اُنھیں سلسلہ دار اور مفصل کہتا ہوں -

मूल :— नाणस्सावरणिज्जं,
दंसणावरणं तहा ।

वेयणिज्जं तहा मोहं
आउ कम्मं तहेव य ॥२॥
नाम कम्मं च गोयं च,
अंतरायं तहेव य।
एवमेयाइ कम्माइं,
अट्ठेव उ समासओ ॥३॥

(۲و۳) اسے گوتم - جس کے ذریعہ سے عقل اور علم
کی کمی ہو - یعنی علم کی ترقی میں رکاوٹ کی شکل ہو اوسے
(گیانا ورنی) یعنی علمیت کو کم کرنے والا کرم ज्ञानावरणीय[1]
کہتے ہیں - جو اشیائے کو پختہ کرنے میں رکاوٹ ڈالے
اوسے दर्शनावरणीय[2] (درشناورنی) کرم کہا گیا ہے -
روحانیت اور ہاشیہ کی راحت میں جو رکاوٹ کرے
اسکو वेदनीय[3] (ویدنی) کرم کہتے ہیں - یقین اور
نیک چلن کو جو خراب کرے اوسے मोहनीय[4] (موہنی)
کرم کہتے ہیں - اور خود کو بے خبر رکھے جنم برن یعنی مسئلہ تناسخ میں
جو امداد دیتا ہو وہ आयुष्कर्म[5] (آیوشس) کرم مانا گیا ہے
یعنی جو عمر کا کام دے - اور جو کئی قسم کے اجسام کو بدصورت
یا خوبصورت وغیرہ وغیرہ پیدا کرنے میں مدد دیوے اسکو
नामकर्म[6] (نام کرم) کہتے ہیں - جو روح اعلیٰ یا ادنیٰ

خاندان وغیرہ وغیرہ کے پیدا ہونے میں مدد دیوے اسکو पेत्रकर्म (گوتر کرم) کہتے ہیں۔ جو مقصد کو پورا نہ ہونے دے اسکو अन्तरायकर्म (انترائے کرم) کہتے ہیں۔

اسی طرح یہ آٹھوں ہی اعمال اس जीव (روح) کو چوراسی کے چکر میں ڈال رہے ہیں۔

मूल :— नाणावरणं पंचविहं,
सुयं आभिणी बोहियं ।
ओहिनाणंच तइयं,
मण नाणंच केवलं ॥ ४॥

(۴) اے گوتم۔ اب گیانا ورنی کرم کو ذیل کے پانچ حصوں میں دکھلاتے ہیں۔ سو سنو۔

(۱) श्रुत ज्ञानावर्णीयकर्म (شرت گیان ورنی کرم) اوسے کہتے ہیں۔ جس کے ذریعہ سے سماعت کی طاقت وغیرہ میں کمی ہو۔

(۲) मति ज्ञाना वरणीय (مت گیانا ورنی) اوسے کہتے ہیں جس میں فہم یعنی سمجھنے کی طاقت نہ ہو۔

(۳) अवधि ज्ञानावरणीय (اودھ گیانا ورنی) اوسے کہتے ہیں جس کے ذریعہ حدود میں رہے ہوئے ذرّے تک کی باتیں جاننے میں نہ آویں۔

(۴) मन. पर्यव ज्ञाना वरणीय (منہ پریو گیانا ورنی) اوسے کہتے ہیں کہ دوسروں کے دل کی بات جاننے میں حرکت پیدا کرے۔

(۵) केवल ज्ञाना वरणीय (کیول گیانا ورنی) اوسے کہتے ہیں کہ کلہم اشیائے کے واقفیت میں کمزوری پیدا کرے۔

یہ سب گیانا ورنی اعمال کے نتیجہ ہیں۔

اے گوتم۔ اب ہم گیانا ورنی اعمال میں مقید ہونے کے اسباب چند وجوہات سے بتاتے ہیں۔ سو سنو :-

(۱) عالم کے ذریعہ سے ظاہر کئے ہوئے لب لباب ذکر حقیقی کو غلط ثابت کرنا۔ یا اُنہیں غلط ثابت کرنیکی کوشش کرنا۔

(۲) جس عالم کے ذریعہ سے علم حاصل ہوا ہے اُس کا نام پوشیدہ کرنا۔ اور میں ہی خود عالم ہوں ایسی باتوں کو دنیا میں ظاہر کرنا۔

(۳) علم اور عالم کی حقارت کرنا اور بے ادبی سے پیش آنا۔

(۴) عالم سے دشمنی رکھنا ہوا اور اُسکو ناخواندہ جاننا۔ اور یہ کہنا کہ صرف بناوٹی عالم ہے وغیرہ وغیرہ ایسا کہنا۔

(۵) جو کچھ سیکھ پڑھ رہا ہو اوس کے کام میں ہر طرح سے رکاوٹ کرنے کی کوشش کرنا۔

(۶) عالم کے ساتھ ناپسندیدہ الفاظ سے پیش آنا اور لڑائی کرنا۔

متذکرہ بالا وغیرہ وغیرہ اسباب سے گیانا ورنی اعمال میں مقید ہوتا ہے۔

मूल :— निद्दा तहेव पयला,
निद्दा निद्दा य पयल पयलाय।
तत्तो अ थीणगिद्धीउ,
पंचमा होइ नायव्वा ॥५॥
चक्खुम चक्खू ओहिस्स,
दंसणे केवले अ आवरणे।
एवं तु नवविगप्पं,
नायव्वं दंसणावरणं ॥६॥

(۵ و ۶) اے گوتم۔ اب درشناورنی اعمال کی تمام بتلاتے ہیں۔ تو سنو۔

(۱) خود ہی آرام سے سونا اور آرام سے اوٹھنا۔
(۲) خود آرام سے سونا اور جاگنے میں بمشکل تمام اوٹھنا۔
(۳) بیٹھے بیٹھے اونگھائی لینا۔

(4) چلتے پھرتے ایک وقت نیند آنا اور اس نیند یعنی اونگھائی لینا۔

(5) چند ماہ میں اپنی طاقت کے باہر سا کام کر بیٹھنا۔

(6) سوتے میں آنکھوں سے بالکل نظر نہ آنا - یا کم نظر آنا یا کانا ہونا -

(7) سننے - دیکھنے - ذائقے - اور چھونے کی طاقتوں میں کمی ہونا -

(8) غیب کی حد کے اندر والی چیزوں کو دیکھنے میں رکاوٹ ہونا -

(9) تمام دنیا کو ہاتھوں کی لکیروں کے برابر دیکھنے میں رکاوٹ کا آنا -

یہ سب درشناورنی اعمال کے نتیجہ ہیں -

اے گوتم جب روح درشناورنی اعمال پیدا کر لیتی ہے تب وہ مذکورہ بالا اعمال کے سزا پانے کی مستحق ہوتی ہے -

اب ہم یہ بتلا دیں گے کہ روح کن کن وجوہات سے درشناورنی کرم پیدا کر لیتی ہے - تو سنو -

(1) جس کو بخوبی نظر آ رہا ہے - اوسکو بھی اندھا یا کانا بتلا کر مذاق اڑانا -

(2) جس کے ذریعہ سے آنکھوں کو فائدہ پہنچا ہو یعنی

جو چیزیں پہلے نظر نہیں آتی تھیں اور اب وہ نظر آنے لگی ہیں - اوس کے احسان کو فراموش کر دینا -

(۳) غیب کی حد کے اندر والی چیزوں کو خود دیکھنے والا ہو - یعنی اور دوسروں کی گذشتہ زندگی کے حالات کا دیکھنے والا جسکو (روشن ضمیر) کہتے ہیں - اس کی بے ادبی کرنا - یعنی اس نے کچھ نہیں دیکھا ایسا کہنا -

(۴) جسکی آشوب چشم یعنی دکھتی ہوئی (آنکھیں) اچھے ہونے میں یا آنکھوں کے علاوہ دوسرے ذریعہ سے معلوم ہونے میں تکلیف پہنچاوے -

(۵) کوئی ایسی تجویز کرے کہ جس کے ذریعہ سے دیکھنے والا (اندھا) ہو جائے -

(۶) جو تمام غیب کی باتوں کا دیکھنے والا (عالم الغیب) یعنی ہر شے اور ہر ذرّہ جس سے روشن ہو رہا ہے اسکو (جھوٹا) بتلانا -

मूल :— वेयणीयं पिदुविहं,
साय मसायं च आहियं ।
सायस्स उ बहू भेया,
एमेव असायस्स वि ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - تندرست رہنا اور بے فکر ہونا - یہ

جسمانی اور روحانی آرام सातावेदनीय (ساتاویدنی) اچھے اعمال کے نتیجے ہیں۔ اسیطرح۔ پھنسی۔ پھوڑہ۔ بخار آنکھوں میں کرکراہٹ وغیرہ وغیرہ جسمانی و روحانی۔ یعنی اندرونی جو یہ سب تکلیفات ہوتی ہیں۔ ان کو असातावेदनीय (اساتاویدنی) بداعمالی کا نتیجہ جاننا چاہیئے۔

اے گوتم۔ یہ روح آرام اور تکلیف کون کون سے اعمالوں سے پیدا کر لیتی ہے۔ چنانچہ اُن کی تشریح بتلاتا ہوں۔ تو سنو۔

(۱) प्राण (پران) یعنی چینٹا۔ چلیٹی۔ کیڑے مکھی مچھر وغیرہ وغیرہ

(۲) भूत (بھوت) املی۔ آم۔ امرود اور اقسام کے درختان سبزی وغیرہ وغیرہ۔

(۳) जीव (جیو) یعنی۔ چرندے۔ پرندے۔ درندے سانپ۔ اجگر۔ پانی کی مچھلی۔ کچھوا وغیرہ و اشرف المخلوقات

(۴) सत्तव (ستوَن) یعنی۔ زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ اِن چاروں میں روح ہے۔ یعنی حیوانات میں۔ حیوان مطلق۔ اور حیوان ناطق ہوتے ہیں۔

ان سب کو تکلیف۔ رنج۔ رولانا۔ پریشان یا لات گھونسہ

وغیرہ سے تکلیف نہیں پہنچانے سے یا اونکی جان نہ لینے سے
सातावेदनीय (ساتا ویدنی) کرم کا بندھ (مقید) ہوتا
ہے۔ یعنی آرام دینے والے اعمال ہیں۔ متذکرہ بالا کو
پھر بتلایا جاتا ہے کہ چیٹیا۔ چلیٹی۔ کیڑے۔ مچھر۔ مکھی وغیرہ
وغیرہ۔
چرندے۔ پرندے۔ درندے۔ سانپ۔ بچھو۔ اجگر۔ پانی
کے مچھلی کچھوا وغیرہ و اشرف المخلوقات۔ زمین۔ پانی
آگ۔ ہوا۔ ان سبوں میں روح ہے۔ ان کو کسی ذریعہ
سے ہلاک کرنے یا تکلیف دینے سے اپنے کو تکلیف ملتی ہے
یعنی اساتا ویدنی کرم کا بندھ ہوتا ہے۔

मूल :— मोहणीज्जं पि दुविहं,
दंसणे चरणे तहा ।
दंसणे तिविहं वुत्तं,
चरणे दुविहं भवे ॥ ८ ॥

(۸) اسے گوتم मोहनीय कर्म (موہنی کرم) یعنی اِس
عمل کا یہ مطلب ہے کہ آدمی روحانی اوصاف سے بیخبر
رہتا ہے۔ جس طرح شراب استعمال کرنے والے کو
کچھ بھی ہوش نہیں رہتا ہے۔ اسی طرح موہنی اعمال
کے ظہور ہونے پر روح کو حق الیقین اور نیک چلنی کی

طرف بالکل خیال نہیں رہتا۔ یہ اعمال دو قسم کے کہے گئے ہیں۔ दर्शन मोहनीय (درشن موہنی) یعنی ایمان۔ اسکی تین قسمیں ہیں۔

चारित्र मोहनीय (چارتر موہنی) یعنی چال چلن ہیں اسکی بھی دو قسمیں ہیں۔

मूल १— सम्मतं चेव मिच्छुतं,
सम्मामिच्छत्तमेवय।
एयाओ तिरिण पयडीओ,
मोहणिज्जस्स दंसणे ॥ ६ ॥

(۹) اسے گوتم۔ درشن موہنی۔ یعنی ایمان کی تین قسمیں یہ ہیں (۱) सम्यकत्त्व मोहनीय (سمکتو موہنی) اس ایمان کا نام ہے۔ جو ایشور کے اوپر یقین کرتا ہے لیکن دنیوی مال پھرتا ہے اور ریاضت عبادت کرتا ہے خواہشات کیلئے ایسی خواہشات جہاں تک بنی رہتی ہیں اصلی ایمان پر نہیں آتا ہے کہ جس ایمان کے ذریعہ سے نجات ہو جاوے۔

मिथ्यात्व मोहनीय (متھیاتو موہنی) یعنی وہ ایمان ہے کہ ایشور پر ایمان نہ لاتا ہوا۔ بلکہ جو ایشور نہیں ہے اس کو ایشور سمجھتا ہے۔ اس قسم کا ایمان کبھی نجات (موکش) نہیں ہونے دیتا ہے۔ اس لئے وہ مخلوق میں چکر لگاتا رہتا ہے

کبھی کہیں پیدا ہوا اور کبھی کہیں پیدا ہوا -

(۳) समिथ्यात्व मोहनीय (سم متھیا تو موہنی) یہ وہ ایمان ہے کہ جس کو ہمیشہ شک بنا رہتا ہے - جھوٹی باتوں سے ایمان ہٹ گیا ہے - لیکن ایشور سچا رہنما مرشد اور جس کے ذریعہ نجات ہو اُن کاموں کے اوپر اوسکا ایمان ثابت قدم نہیں ہوا -

اب ہم چارتر موہنی کی تشریح کرتے ہیں - تو سنو

मूल:— चरित्त मोहणं कम्मं,
दुविहं तं वियाहियं ।
कसाय मोहणिज्जं तु,
नो कसायं तहेवय ॥ १०॥

(۱۰) اے گوتم - یہ وہ شے ہے کہ دُنیا کے تمام عیش و آرام کو خراب تو سمجھ لیا - لیکن اونکو ترک کرنے میں روک کرتا ہے - وہ دو قسم پر منقسم ہیں -

(۱) कषाय मोहनीय (کسائے موہنی) وہ شے ہے کہ غصہ وغیرہ آنا -

(۲) नो कषाय मोहनीय (نوکشائے موہنی) یہ وہ شے ہے کہ مذاق کرنا - اور خراب باتوں میں خوش ہونا وغیرہ وغیرہ -

قطعی صاف نہیں ہوتا ہے۔
یہ چار قسم والے لوگ مرکر حیوانات مطلق میں جاتے ہیں
(پرتیاکھیان) प्रत्याख्यानी اسکی بھی چار قسمیں ہیں یعنی۔
(۱) اس کا ایسا غصہ ہے کہ زیادہ قایم نہیں رہتا ہے۔
مثلاً ریت پر لکیر کیجاوے تو وہ ہوا کے آنے سے جلد پر
ہو جاتی ہے۔
(۲) غرور اسکا ایسا ہے کہ یہ بھی زیادہ قائم نہیں رہتا
ہے۔ یعنی بیت (वेत) کی لکڑی کے مطابق ہے۔ جو
جھکانے سے جھک جاتی ہے۔
(۳) دغا بازی اسکی زیادہ دیر تک نہیں رہ سکتی ہے۔
یعنی آڑی ٹیڑھی لکڑی کے موافق ہے۔
(۴) طمع (للچ) بھی اسکا ایسا ہے کہ زیادہ قایم نہیں
رہتا ہے۔ مثلاً گاؤں کے گندے نالے کے پانی کا قطرہ
کپڑے پر پڑ جاوے اور اسکو دھو ڈالا جائے تو کم ہو جائے
یہ چار قسم والے لوگ مرکر پھر انسان میں آتے ہیں۔
(سنجل) संजल اسکی بھی چار قسمیں ہیں۔
(۱) غصہ اس کا بہت خفیف ہوتا ہے۔ مثلاً پانی میں
لکیر کیجائے تو فوراً ہی برابر ہو جاتی ہے۔
(۲) غرور اس کا بہت ہی خفیف ہوتا ہے۔ جیسے۔

گھاس کا تنکا فوراً ہی جھک جاتا ہے ۔

(۳) دغا بازی اسکی اسقدر خفیف ہے کہ بالس کے چھلکے کے برابر ہے ۔ یعنی جدہر چاہیں اُدہر ٹیڑھا سیدھا کر سکتے ہیں ۔

(۴) طمع (لالچ) اسکا اس قدر کم ہے کہ مثلاً ہلدی کا رنگ دہوپ لگتے ہی اُڑ جاتا ہے ۔

یہ چار قسم والے لوگ مر کر بہشت میں جاتے ہیں اگر متذکرہ بالا کے ۱۶ اقسام قطعاً جس شخص میں نہ ہیں تو اوس کے روح کی موکش یعنی نجات ہو جاتی ہے ۔

اوپر بیان کئے ہوئے کے علاوہ नोक षाय (نوکشائے) کی ۹ قسمیں اور ظاہر کیجاتی ہیں ۔

(۱) ہنسی مذاق کرنا ۔ (۲) دُنیوی عیش و آرام میں خوش رہنا (۳) نیک کاموں میں ناراضی رکھنا ۔
(۴) عاقبت اندیش بالکل نہ ہونا ۔ بلکہ ایسا خیال رکھنا کہ میرا دُنیوی عیش و آرام کہیں قبضہ سے نہ چلا جائے ۔
(۵) دنیوی فکر میں رہنا (۶) اچھی باتوں سے نفرت کرنا
(۷) عورت کو مرد کی خواہش ہونا (۸) مرد کو عورت کی خواہش ہونا (۹) مخنث (ہیجڑے) کو مرد عورت دونوں کی خواہش ہونا ۔

مندرجہ بالا ۲۵ اقسام کی وجہ سے اور خراب ایمان کرنے سے اور بدچلنی سے موہنی کرم کی قید ہوتی ہے۔
اے گوتم۔ اب ہم आयुष्य कर्म (آیوشِ کرم) یعنی دوزخ۔حیوانات مطلق۔حیوانات ناطق۔ دیوتا۔ (فرشتہ) اور بہشت میں جانے کا طریقہ بتلاتے ہیں

मूल :— नेरइयतिरिक्खाउं,
मणुस्साउं तहेवय।
देवाउग्रं चउत्थतु,
श्राउकम्म चउव्विहं ॥१२॥

(۱۲) اے گوتم۔ جسم میں روح کو جس وقت تک کے لئے رُکنا پڑے اُسکو عمر کہتے ہیں۔
اب سخت کی چار قسمیں دوزخ میں جانے کی بتلاتے ہیں
(۱) دنیا پر بہت ظلم کرنے والا (ظالم)
(۲) سخت لالچی (طمعیٰ)
(۳) گوشت خور
(۴) انسان حیوان کو قتل کرنے والا۔ اور شکار کھیلنے والا۔
اب حیوانات مطلق میں جانے کی چار وجوہات ذیل میں بتلاتے ہیں۔
(۱) دغا بازی کرنا۔

(۲) دغا بازی میں دغا بازی کرکے جھوٹ بولنا۔
(۳) دوسرے کا آرام پسند نہ کرکے جلنا (حسد)
(۴) ناپنے تولنے کی چیزوں میں کمی بیشی کرنا۔ اور چیز کو اچھا بتلا کر کم درجہ کی فروخت کرنا۔ اچھی چیز میں خراب چیز ملا کر دینا
اب انسان میں پیدا ہونے کے چار طریقہ بتلائے جاتے ہیں
(۱) جس شخص کے دل میں صفائی ہو یعنی دغا نہ ہو۔
(۲) عاجزی کا رکھنے والا۔
(۳) سب جانداروں پر رحم کرنے والا۔
(۴) غیروں کا آرام دیکھ کر خوش ہونے والا۔
اب بہشت میں جانے کے چار طریقے ظاہر کرتے ہیں۔
(۱) جو شخص درویش صفت یعنی دنیا کے عیش و آرام کو ترک کرکے ایشور کی یاد میں رہے۔
(۲) دنیا میں رہ کر نیک چال چلن رکھنے والا اور خراب کاموں سے گریز کرنے والا۔
(۳) بلا علم کے ریاضت (عبادت) کرنے والا۔
(۴) بلا خواہش عاقبت کے دنیا کی ہر قسم کی تکلیفات کو برداشت کرنے والا۔

نوٹ:۔ جب یہ روح جسم سے نکلتی ہے اور جہاں پر دوسرا جسم دھارن کرتی ہے اور ادھر سے ادھر کے جانے میں ایک سیکنڈ کا کروڑواں حصہ نہ لگے یعنی

اسے گوتم اب ہم نام کرم اعمال کا ذکر سناتے ہیں
وہ سنو :-

मूल :- नाम कम्म तु दुविहं,
सुहं असुहं च आहियं।
सुहस्स तु बहू भेया,
एमेव असुहस्स वि ॥ १३॥

(۱۳) اسے گوتم - جس کے ذریعہ سے جسم خوبصورت یا
بدصورت کرنے میں جو مددگار ہو - اوسکو नाम कर्म
(نام کرم) اعمال کہتے ہیں اسکی دو قسمیں ہیں -

(۱) शुभ नाम कर्म (شبھ نام کرم) یہ وہ اعمال
ہے کہ انسان اور فرشتوں کے اجسام خوبصورت ہونا -
یعنی - ناک - کان - آنکھ - ہاتھ - پاؤں - منھ وغیرہ وغیرہ
اچھے رنگ کے सुडौल (باقاعدہ) ہوں - اور جنکی زبان
شیریں کلام ہو - جو کہ ہر شخص کو پسند ہو اور ہر شخص اوسکی

درمیان میں کسی جگہ بھی قیام نہیں کرتی جیسے کمان سے تیر چھوٹتا ہے
اور جہاں وہ پیدا ہوتی ہے وہاں یہ روح
پہلے خوراک لیتی ہے - جس کے ذریعہ سے جسم تیار ہوتا ہے
اور اس کے بعد حواس خمسہ تیار ہوتے ہیں اوسکے بعد سانس
لینا ہوتا ہے پھر من اور کلام پیدا ہو جاتے ہیں -

تعریف کرے۔ یعنی اوتار (رہنما) ہونا وغیرہ وغیرہ۔

(۲) अशुभ नामकर्म (اشبہ نام کرم) یہ ہے کہ جسم بدصورت (بدنما) ہونا۔ اور جانوروں میں جانا تو بھی بدشکل ہی ہونا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب اس کی وجہ بتلاتے ہیں کہ خوبصورت کون سے اعمال سے اور بدصورت کون سے اعمال سے ہوتے ہیں۔

جو دل سے اور زبان سے اور جسم سے صاف ہو اور کسی کے ساتھ جھگڑہ فساد نہ کرتا ہو۔ یہ خوبصورتی وغیرہ وغیرہ کے اعمال ہیں۔

اسی طرح دل سے زبان سے اور جسم سے دغاباز ہو۔ اور لڑتا جھگڑتا بھی ہو۔ وہی بدصورت وغیرہ وغیرہ کے اعمال ہیں۔

اے گوتم۔ اب ہم गोत्रकर्म (گوتر کرم) کے اعمال کا ذکر کرتے ہیں۔ تو سنو۔

मूल :— गोयकम्मं तु दुविहं,
उच्चं नीअं च आहिअं।
उच्चं अ दुविहं होइ,
एवं नीअं वि आहिअ ॥१४॥

(۱۴) गोत्र कर्म (گوتر کرم) کے اعمال کی دو قسمیں ہیں

(الف) پہلی یہ ہے کہ ہر بات میں اعلیٰ ہونا۔ جیسے اعلیٰ
قوم یا خاندان۔ طاقتور۔ خوبصورت۔ مالدار۔ اچھی ریاضت
کرنے والا۔ عالم۔ سردار۔
(ب) دوسری قسم یہ ہے کہ ہر ایک بات میں ادنےٰ ہونا۔
یعنی ادنےٰ قوم و خاندان۔ کمزور۔ بدصورت۔ مفلس۔
عبادت بھی کبھی نہ کرنا۔ بے علم اور غلام ہونا۔
اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ کون سے اعمال کی وجہ سے
اعلیٰ ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا کے ماقبل کی باتوں میں جو
غرور کرے گا۔ وہ اعلیٰ سے ادنیٰ ہو جاوے گا۔ اور اگر
وہ مغرور نہ ہوگا تو پھر اعلیٰ میں ہی چلا جائے گا۔
دوسری بات یہ ہے کہ جو اپنے غرور سے ادنیٰ ہوا ہے
وہ معاوضہ پاکر اس ادنیٰ پنے میں جو ہر جاندار پر رحم
کرے گا۔ مخیر ہوگا۔ سچ بولے گا اور اپنا چال چلن نیک
رکھیگا تو پھر وہ ہر بات کا اعلیٰ رتبہ پا جائے گا۔

मूल :— दाणे लाभेय भोगेय,
उव भोगे वीरिए तहा।
पंचविहमंत रायं,
समासेण विआहियं ॥१५॥

(۱۵) اے گوتم अन्तरायकर्म (انترائے کرم) کے

اعمال وہ ہیں کہ جن کے ذریعہ جس چیز کی خواہش نہ ہو - اور وہ نہ ہونے پاوے - اسکی ذیل میں پانچ قسمیں بتلاتے ہیں -

(۱) दानान्तराय (دانانترائے) اس کا یہ مطلب ہے کہ خیرات کرنے کی ہر ایک اشیاء موجود ہے اور وہ خیرات کرنیکا اچھا نتیجہ بھی جانتا ہے لیکن نہیں کر سکتا -

(۲) लाभान्तराय (لابھانترائے) دنیا داری کے کاروبار میں وانگنے میں سب طرح سے سہولیت ہوتے ہوئے جس کی وہ خواہش کرے وہ نہیں ملتا -

(۳) भोगान्तराय (بھوگانترائے) یہ وہ شے ہے کہ خورد نوش وغیرہ کے کل اشیائے سہولیت کے ساتھ ہونے پر بھی استعمال میں نہ لاسکے اگر استعمال بھی ہو جائے تو ہضم نہیں ہو سکتا -

(۴) उपभोगान्तराय (اُپ بھوگ انترائے) وہ اشیائے ہیں - کہ کپڑا - زیور - عورت - برتن - گھوڑا ہاتھی - گاڑی - موٹر - سائیکل وغیرہ وغیرہ - ہوتے ہوئے بھی استعمال میں نہ لاسکے -

(۵) वीर्यान्तराय (ویریہ انترائے) - وہ چیز ہے کہ جوان اور طاقتور ہوتے ہوئے بھی کوئی کام اُس سے

نہ ہوسکے۔

اسے گوتم۔ اب یہ بتاتا ہوں کہ امورات متذکرہ بالا
کن کن وجوہات سے نہیں ہوسکتے ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ۔
اس پیدائش کے ماقبل جو پیدا ہوا تھا۔ وہاں پر یا
اسی زندگی میں خیرات کرنے والے کو روک دیا تھا۔ کسی
کی روزی میں لات ماری تھی دوسرے کے کھانے پینے
میں ہرج پہنچایا تھا۔ کسی شخص کو اچھی چیزیں استعمال کرتے
ہوئے منع کر دیا تھا دوسرے کی خدمت کرتے ہوئے
روکنا وغیرہ۔
ان اعمال سے مذکورہ بالا میں پیدا ہوتے ہیں۔
اسے گوتم اب ہم آٹھوں اعمال کی قدامت کا بیان
سناتے ہیں۔

मूल :-   उदही सरिस नामाणं,
तीसई कोडि कोडीओ ।
उक्कोसिया ठिई होइ,
अंतो मुहुत्तं जहरिणया ॥१६॥
आवरणिज्जाण दुण्हं पि,
वेयणिज्जे तहेव य ।
अन्तराए य कम्मंमि,

ठिई एसा वियाहिया ॥ १७ ॥

(१٦ و ١٧) اے گوتم ग्यानावरणीय (گیانا ورنی)

वेदनीय (درشناورنی) दर्शनावरणीय ویدنی

اور अन्तराय (انترائے) یہ چار اعمال زیادہ سے

زیادہ روح کے ساتھ رہیں تو

یعنی تیس کروڑ کو تیس کروڑ سے तीसक्रोड़ा क्रोड़ी

ضرب دینے پر جو حاصل ضرب ہوگا اوتنے सागरोपम*

(ساگروپم) کے عرصہ تک رہ سکتے ہیں ۔

اور کم از کم رہے تو अन्तरमुहूर्त (انترمہورت)

یعنی ۴۸ منٹ کے اندر ہی اندر اعمال رہ سکتے ہیں ۔

मूल :— उदही सरिस नामाणं,

सत्तरिं कोडि कोडीओ ।

मोहणिज्जस्सउक्कोसा,

अन्तो मुहुत्तं जहण्णिया ॥ १८ ॥

---

* نوٹ ـ ساگروپم کی تعداد کا ذکر میں مثال دیجاتی ہے کہ جیسے چار کوس کا طول طویل اور عمیق والا کنواں ہو اس میں ایک روز سے ۷ روز تک کے پیدا ہوئے بچے کے سر کے بالوں کو لیکر اس قدر باریک کاٹا جائے کہ آنکھوں میں ڈالنے پر بھی کھٹک یا کرکراہٹ معلوم نہو ۔ اُن بالوں کے بہت باریک ذرّوں سے کنواں مندرجہ بالا

तेत्तीसं सागरोवम,
उक्कोसेण वियाहिया।
ठिई उ आउकम्मस्स,
अन्तोमुहुत्तं जहन्निया॥ २४॥
उदहीसरिसनामाण
वीसई कोडिकोडिओ।
नामगोत्ताण उक्कोसा,
अट्ठ मुहुत्ता जहन्निया॥ २५॥

(موہنی) मोहनीय کرم سے ۱(۱۸ و ۱۹، ۲۰)
اعمال زیادہ سے زیادہ روح کے ساتھ رہے تو ستر کروڑا
کروڑ ساگروپم کے عرصہ تک کی مدت ہے اور کم از کم
رہے تو اوس کی مدت انترمہورت تک کی ہے۔

आयुष्य कर्म (آیوشس کرم) اعمال کی مدت ۳۳
ساگروپم تک کی ہے کم از کم اس کی یہی مدت انترمہورت

کو ایسا ٹھوس کر کے بھر دیا جائے کہ ایک بڑی آہنی گاڑی سے بھی اس میں نہ گڑ سکے
اب سو سو برس ہونے پر ایک ایک ذرہ بال کا نکالا جائے اسی طرح سے سارا کنواں
خالی ہونے پر اس مدت کو पल्योपम (پلیوپم) کہتے ہیں۔ ایسے دس کروڑا
کروڑ کنویں خالی ہونے پر ایک सागरोपम (ساگروپم) کی مدت ہوتی ہے۔ گر

کی ہے - نام کرم اور گوتر کرم اعمال کی مدت ۲۰ کروڑ در ا کروڑ ساگرویم مدت تک کی ہے - اور کم از کم مدت مہورت کی ہے -

मूल :— सगया देवलोएसु,
नर एसु वि सगया ।
सगया आसुरं कायं,
अहा कम्मेहिं गच्छइ ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم - یہ روح جب اچھے اعمال پیدا کرتی ہے تو وہ بہشت میں جا کر فرشتہ (دیوتا) بن کر رہتی ہے - اور اگر یہ روح خراب اعمال پیدا کرتی ہے تو وہ دوزخ میں جا کر وہاں کی تکلیفوں میں پڑتی ہے - اور کبھی بے علم اور بلا خواہش وغیرہ وغیرہ سے خورد و نوش کی تکالیف کو برداشت کر کے भवनपति یعنی اوسط درجہ کے فرشتوں میں جا کر پیدا ہو جاتی ہے - اِس سے ثابت ہو رہا ہے

کسی نے اُنکو آج تک آزمایا نہیں - اور نہ آزمائش میں آسکتی ہے - لیکن بھگوان مہابیر جو سبکے جاننے والے اور دیکھنے والے ہیں اُنھوں نے تمام مخلوق کو اپنے زبان مبارک سے تمثیلاً سمجھانے کے لئے فرمایا ہے -

کہ روح جیسے اعمال کرتی ہے ویسے ہی اسکو نتیجے ملتے ہیں۔

मूल :— तेणो जहा संधि मुहे गहीए,
सकम्मुणा किच्चइ पावकारी।
एवं पया पेच्च इहं च लोए,
कडाण कम्माण न मुक्ख अत्थि ॥२२॥

(۲۲) اے گوتم۔ اعمال ایسے ہیں جیسے کوئی چور* نقب کے منہ پر پکڑا جائے پھر وہ اپنے کاموں کے ذریعہ سے تکلیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح سے یہ روح اپنے کئے ہوئے اعمال کے ذریعہ سے اس دنیا یا عاقبت میں تکلیف اوٹھاتی ہے۔ کیونکہ کئے ہوئے اعمال کا بدلہ بلا پائے ہوئے نہیں چھوٹ سکتا ہے۔

---

* نوٹ :— کسی جگہ چند چور ملکر چوری کرنے جارہے تھے۔ اُن میں ایک بڑھئی بھی شامل تھا۔ تب وے ایک گاؤں کے اندر کسی مالدار کے یہاں پہنچے وہاں۔ اُن کو نقب لگانے پر درمیان میں ایک لکڑی کا تختہ آگیا تب ہمراہیوں نے بڑھئی سے کہا کہ اس تختے کو کاٹنے کا تمہارا کام آیا ہے جب بڑھئی نے اپنے اوزاروں سے

کوئی رشتہ دار - دوست - لڑکا یا بھائی - وغیرہ نہیں لیتا
جس نے گناہ کئے ہیں وہی روح خود ہی تکلیف اٹھاتی
ہے - یہاں سے مرتے وقت اعمال کرنے والے کے ساتھ
ہی جاتے ہیں - جیسے اونٹ - (شتروں) کی قطار

मूल :— चिच्चा दुपयं च चउप्पयं च,
खित्तं गिहं धणधन्नं च सव्वं ।
सकम्मबीओ अवसो पयाइ,
परं भवं सुन्दरं पावगं वा ॥२५॥

(۲۵) اے گوتم - یہ روح اپنے برے کئے ہوئے
اعمال کے قبضہ میں ہو کر - عورت - لڑکا - ہاتھی - گھوڑے
زمین - کھیت - گھر - روپئے - پیسے - غلہ - چاندی -
سونا - وغیرہ - سب ہی کو ترک کرکے اچھے برے اعمال
کے مطابق دوزخ یا بہشت میں جاتی ہے -

وہ کنگورے مثل آرے کے کام کرنے لگے - بس پھر کیا تھا - جیسا کہ تخم بویا تھا ویسا کاٹا
دیکھئے ہاتھ کے بنائے ہوئے کنگوروں ہی نے اسکی جان کو ختم کر دیا - اسیطرح یہ روح
اپنے کئے ہوئے برے اعمال سے خود ہی اس دنیا یا عاقبت میں بڑی ذلتیں
اٹھاتی ہے -

मूल :— जहा य अंडप्पभवा बलागा,
अंडं बलागप्पभवं जहा य।
एमेव मोहाययणं खु तण्हा,
मोहं च तण्हाययणं वयंति ॥२६॥

(۲۶) اے گوتم ۔ جیسے انڈے سے مرغی اور مرغی سے
انڈا پیدا ہوتا ہے ۔ اسی طرح دُنیوی خواہشات نفسانی
کے اعمال سے طمع اور طمع سے دُنیوی خواہشات نفسانی
پیدا ہوتے ہیں ۔ ایسا پیغمبران یعنی عالموں نے فرمایا ہے

मूल :- रागो य दोसो वि य कम्मवीयं,
कम्मं च मोहप्पभवं वयंति।
कम्मं च जाई मरणस्स मूलं,
दुक्खं च जाई मरणं वयंति ॥२७॥

(۲۷) اے گوتم ۔ نفرت اور موہ मोह
(خواہشات نفسانی) اعمال سے پیدا ہوتی ہیں ۔ اور
اعمال خواہش نفسانی سے پیدا ہوتی ہیں ۔ یہ خواہش
نفسانی ہی ۔ تناسخ کا سبب ہے اور تناسخ (آواگون)
ہی تکلیف کی وجہ ہے ۔ ایسا پیغمبران یعنی عالموں نے
فرمایا ہے ۔

मूल :— दुक्खं हयं जस्स न होइ मोहो,
मोहो हओ जस्स न होइ तण्हा।
तण्हा हया जस्स न होइ लोहो,
लोहो हओ जस्स न किंचणाइं॥२८॥

(۲۸) اے گوتم - دنیوی تکلیفات سمندر کو جو عبور کر گیا ہے - وہ (मोह) موہ خواہش نفسانی میں مقید نہیں ہوتا - اور جس نے خواہش نفسانی کو بالکل مٹا دیا ہے اوسکو وہ طمع نہیں رہتی ہے - اور جس سے طمع دور ہو گئی ہے - اوسمیں لالچ بھی نہیں رہ سکتا ہے - اور جو گناہوں کا باپ علیحدہ ہو گیا ہے اوسکو بیش قیمتی صبر مل جاتا ہے - پھر اوس کے واسطے موکش (نجات) کچھ دور نہیں رہتی ہے -

---
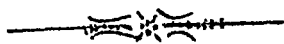
باب دوم ختم ہوا

मूल :— वेमायाहिं सिक्खाहिं,
जे नरा गिहि सुव्वया ।
उवेंति माणुसं जोणिं,
कम्म सच्चा हु पाणिणो ॥२॥

(۴) اے گوتم - جو شخص طرح طرح کے اشیا سے کو ترک کرکے دہرم (دین) قبول کرتا ہے - اور ہر ایک کے ساتھ بلا دغا اور فریب کے اپنا برتاؤ رکھتا ہے - وہی شخص دوبارہ اشرف المخلوقات میں پیدا ہوتا ہے - کیوں کہ وہ جیسے اعمال کرتا ہے اسی کے مطابق اس کی गति (گتی) یعنی حشر ہوتا ہے -

मूल :— वाला किड्डा य मंदा य,
वला पन्ना य हायणी ।
पवंच्वा पभारा य,
मुम्मुही सायणी तहा ॥३॥

(۳) اے گوتم - جس وقت انسان کی جس قدر عمر ہوتی ہے اس عمر کو دس حصہ میں تقسیم کرنے سے دس अवस्थायें (اوستھائیں) یعنی وقت ہوتے ہیں - جیسے سو سال کی عمر کو دس حصہ میں تقسیم کیا جائے تو حسب ذیل اوقات (अवस्थायें) ہوں گی -

(۱) बाल्यावस्था (بال اوستھا) یہ ہے کہ جمیں کھانا - پینا کے سوا کھانا وغیرہ کے تکلیف آرام کا اسکو کچھ بھی خیال نہیں رہتا ہے - جس کی مدت ایک سے ۱۰ سال تک ہے

(۲) क्रीड़ावस्था (کریڑا اوستھا) اسکی مدت ۱۱ سے ۲۰ تک ہے اس میں لہو لعب (کھیل کود) وغیرہ میں مشغول رہتی ہے -

(۳) मन्दावस्था (مندا وستھا) اسکی مدت ۲۱ سے ۳۰ سال تک ہے اس میں جو خانہ داری میں چیزیں عیش و آرام کی جمع کی ہوئی ہیں - اوس میں لگا رہتا ہے - اور جدید سامان کے مہیا کرنے میں عقل کو زور نہیں دیتا ہے - اس وجہ سے یہ کمزور اوستھا ہے -

(۴) बलावस्था (بلا اوستھا) اسکی مدت ۳۱ سے ۴۰ سال تک ہے طاقتور نظر آتا ہے - اسی سے یہ چوتھی اوستھا کہی گئی ہے -

(۵) प्रज्ञावस्था (پرگیا اوستھا) اسکی مدت ۴۱ سے ۵۰ تک ہوتی ہے - جس میں اپنی خواہشات کے مطابق دولت وغیرہ کو جمع کرنے کے لئے اور خاندان کی ترقی دینے کے لئے عقل کو بہت زور دیتا ہے - یعنی دور اندیش

ہوتا ہے اور عاقبت اندیشی بھی ہوتی ہے ۔

(٦) हायनी अवस्था (ہاینی اوستھا) اوسکو کہتے ہیں۔ جسکی مدت ۵۱ سے ۶۰ تک ہے۔ جسمیں حواس خمسہ کے خواہشات کے محسوس ہونے میں کچھ کمزوری ہوجاتی ہے ۔

(٧) प्रपंचा अवस्था (پرپنچ اوستھا) اسکی مدت ۶۰ سے ۷۰ تک کی ہے اس میں بار بار بلغم کی ترقی سے شکایت کھانسی تھوکنے کی زیادہ ہو جاتی ہے ۔

(٨) प्राग् भारा अवस्था (پراگبہ بہار اوستھا) اسکی مدت یا میعاد ۷۱ سے ۸۰ سال تک ہے۔ اسمیں جسم میں سلوٹیں (شکنیں) پڑجاتی ہیں - کھال ملایم ہوکر لٹک جاتی ہے اور جسم میں خمی بھی آجاتی ہے۔

(٩) मुम्मुखी अवस्था (ممکھی اوستھا) کا وقت ۸۱ سے ۹۰ سال تک ہوتا ہے۔ اس میں ضعیفی پورے طور پر اپنا زور کرلیتی ہے۔ یا تو اسی وقت میں اوسکی وفات ہوجاتی ہے - اور اگر زندہ رہا بھی تو مثل مُردے کے ہوجاتا ہے - کیونکہ اوس سے کسی قسم کا کام نہیں ہوسکتا ہے ۔

(١٠) शायनी अवस्था (شاینی اوستھا) یہ وہ ہے

کہ جسکی مدت اوسے ۱۰۰ سال تک ہے اس میں
شبانہ روز سوائے سونے کے نشست برخاست بھی
بمشکل تمام ہو جاتی ہے۔
اسی طرح زمانہ حال میں جس قدر عمر ہو اوسکو دس حصّہ
میں تقسیم کرکے مندرجہ بالا اوقات پر اونکے واقعات
تصور کرلئے جاویں۔

मूल:— माणुस्सं विग्गहं लद्धुं,
सुई धम्मस्स दुल्लहा।
जं सोच्चा पडिवज्जंते,
तवं खंति माहिंसयं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - اوّل تو روح کو انسانوں میں آنا
بہت مشکل ہے - اور اگر انسان ہو بھی گیا تو دھرم شاستر
(धर्म शास्त्र) یعنی وہ کلام سُننا مشکل ہے کہ جسکے
سُننے سے ریاضت (عبادت) خاموشی - متحمّلی - اور
رحم وغیرہ کی خواہشات پیدا ہوں -

मूल:— धम्मो मंगल मुक्किट्ठं,
अहिंसा संजमो तवो।
देवा वि तं नमंसंति,
जस्स धम्मे सया मणो ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم - دہرم وہ شے ہے کہ جس سے
پاک ہو - اور وہی سب میں اعلیٰ ہے - دہرم کی شناخت
رحم دلی ہے - جس سے کسی روح کو کسی قسم کی تکلیف
نہ پہونچے - یہی ریاضت اور عبادت ہے - ایسی باتوں
پر جو قائم رہتے ہیں یعنی سچے دل سے ثابت ایمان ہو -
اُنکی قدمبوسی انسان نہیں بلکہ فرشتہ تک کرتے ہیں

मूल :— मूलाउ खंधप्पभवो दुमस्स,
खंधाउ पच्छा समुविंति साहा।
साहुप्पसाहा विरुहंति पत्ता,
तओ से पुप्फं च फलं रसो य॥६॥

(۶) اے گوتم - پہلے درخت کی جڑ ہوتی ہے -
اسکے بعد स्कन्ध (تنا) کہڈ کے بعد شاخیں ٹہنیاں
ہوتی ہیں - پھر پتے اور پتوں کے بعد پہلدار (ثمر) ذائقہ
والا ہوتا ہے -

मूल :— एव धम्मस्स विणओ,
मूलं परमो से मुक्खो।
जेण कित्तिं सुयं सिग्घं,
नीसेसं चाभिगच्छइ॥७॥

(۷) اے گوتم - جس طرح شجر (درخت) اپنی جڑوں کے

ذریعہ سے سلسلہ وار ذائقہ والا ہوتا ہے - اوسی طرح دہرم (دین) کی بنیاد عاجزی سے ہے - اور عالم ہونے پر خراب عادتوں کو ترک کردیتا ہے یعنی خیالات اوس کے پاک (پوتر) ہو جاتی ہیں - پھر آخیر میں اوسکو نجات ملجاتی ہے جس سے اوسے کبھی رنج کا موقع نہیں ہوتا ہے جب جس شخص میں انکساری (عاجزی) نہیں ہے تو اودر آئندہ کچھ ترقی نہیں کرسکتا ہے -

मूल :— अणु सद्दं पि बहुविहं,
मिच्छदिट्ठिया जे नरा अबुद्धिया।
बद्धनिकाइय कम्मा,
सुणंति धम्मं न परं करेंति ॥८॥

(۸) اے گوتم - دہرم کی نصیحتیں مرشد کے ذریعہ سننے پر بھی جو جاہل خراب خیالات والے انسان وہیں رہجاتے ہیں - وہ نصیحتوں کے مطابق اپنے چال چلن کی درستی نہیں کرسکتے - کیوں کہ پہلے کے اعمال بہت مضبوط ہیں جنکا پردہ پڑا ہوا ہے -

मूल :— जरा जाव न पीडेइ,
वाही जाव न वड्ढइ।
जाविंदिया न हायंति,

ताव धम्मं समायरे ॥ ६ ॥

(۹) اے گوتم - دہرم کرنے کے واسطے وہی وقت مناسب ہے کہ جہاں تک اوسکے جسم پر ضعیفی کا قبضہ نہ ہو جائے جسمانی - امراض - اور دلی تفکرات یا رنجشیں اوسکے دل پر غالب نہوں - کان - آنکھ - ناک - زبان - اور چھونا ان خواہشات میں جب تک کمزوری نہ پہونچے وہیں تک عاقبت اندیشی کی درستی کرسکتا ہے -

मूल :— जा जा वच्चइ रयणी,
न सा पडिनिअत्तइ ।
अहम्मं कुणमाणस्स,
अफला जंति राइओ ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم - جو رات و دن کا وقت جارہا ہے وہ گیا ہوا وقت پھر واپس نہیں آسکتا ہے - جو لوگ اسکے اندر خراب کام کررہے ہیں وہ اپنے بیش قیمتی وقت کو رات دن ضایع کررہے ہیں -

मूल :— जा जा वच्चइ रयणी,
न सा पडिनिअत्तइ ।
धम्मं च कुणमाणस्स,
सफला जंति राइओ ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم - جو رات و دن کا وقت گذر رہا ہے وہ گیا ہوا پھر واپس نہیں آ سکتا - جو اسکے اندر دہرم اور نیک کام کرتے ہیں وے اپنے بیش قیمتی وقت کو ایسا عمدہ بنا لیتے ہیں کہ جس کے ذریعہ سے عاقبت میں آرام پاوینگے

मूल :- सोही उज्जुअभूयस्स,
धम्मो सुद्धस्स चिट्ठइ।
णिव्वाणं परमं जाइ,
घयसित्ति व्व पावए॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم - جس کا دل دغا بازی سے دور ہے وہی پاک ہے اور وہی پاک دل والا دہرم میں مضبوط رہتا ہے بلکہ وہ اپنی زندگی میں نجات والوں کے برابر ہو جاتا ہے جیسے گھی ڈالنے سے آگ بھڑک اٹھتی ہے - اسیطرح سے تمام گناہوں سے روح پاک ہوکر عالم الغیب کے درجہ تک پہونچ جاتی ہے -

मूल :- जरामरण वेगेणं,
वुज्झमाणाण पाणिणं।
धम्मो दीवो पइट्ठा य,
गई सरणमुत्तमं॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم - پیدائش ضعیفی - اور قضا یہ تیز

دریا کے مانند روانگی میں غرق ہوتے ہوئے روحوں کو دہرم ٹیلے کے برابر ہے۔ جو اس ٹیلے کے اوپر روح آجاتی ہے اوسکو آرام کی صورت ہے۔

मूल :— एस धम्मे धुवे णितिए,
सासए जिणदेसिए।
सिद्धा सिज्झंति चाणेणं,
सिज्झिसंति तहावरे ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم۔ ایسا دہرم عالم الغیب کے ذریعہ ظاہر کیا ہوا ہمیشہ کیلئے قایم ہے اور رہیگا جو روشن ضمیروں کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا ہے اسی کے ذریعہ سے سابق میں بھی روحوں نے نجات پائی ہے اور آیندہ بھی نجات پائیں گے۔

باب سویم ختم ہوا

اوم

باب چہارم

(دربارہ پاک ہونے روح)

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— जह णरगा गम्मंति,

जे णरगा जा य वेयणा णरए।

सारीर माणसाइं,
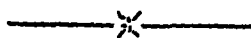
दुक्खाइं तिरिक्ख जोणीए ॥ १॥

(۱) اے گوتم - جس طرح دوزخ میں جانے والی ارواح خود کئے ہوئے اعمال کے موافق دوزخی تکالیف کو برداشت کرتی ہیں - اسی طرح حیوان مطلق میں پیدا ہونیوالی ارواح بد اعمال کے نتیجے طرح طرح کے جسمانی اور روحانی تکالیف کو وہاں بھی برداشت کرتی ہیں -

---

मूल :— माणुस्सं च अणिच्चं ,
वाहिजरामरणवेयणापउरं।
देवे य देवलोए ,
देविड्ढिं देवसोक्खाइं ॥२॥

(۲) اے گوتم - انسان کی زندگی ہمیشہ قائم رہنے والی نہیں ہے - پھر بھی تھوڑی سی زندگی میں انواع اقسام کی تکالیف کو برداشت کرتا ہے - اور جو اچھے اعمال کے ذریعے بہشت میں جاتے ہیں وے وہاں آرام کو پاتے ہیں - لیکن وہاں سے وے گذر جاتے ہیں اور پھر اعمال ختم ہونے پر وہاں سے بھی واپس آجاتے ہیں -

मूल :— णरगं तिरिक्खजोणिं ,
माणुसभावं च देवलोगं च।
सिद्धे अ सिद्धवसहिं ,
छज्जीवणियं परिकहेइ ॥३॥

(۳) اے گوتم - جو شخص گناہ کرتے ہیں وے دوزخ اور جانوروں میں پیدا ہوتے ہیں - اور جو مخیر ہیں وے انسان میں یا بہشت میں پیدا ہوتے ہیں اور جو ہر ایک پر رحم کرتے ہیں وہ نجات پاتے ہیں -

मूल :— जह जीवा वज्झंति,
मुच्चंति जहय पीरकिलिस्संति।
जह दुक्खाणं अंतं,
करेंति केई अपडिबद्धा ॥४॥

(۴) اے گوتم - یہی روح برے اعمال جمع کرلیتی ہے
اور یہی روح ریاضت کے ذریعہ سے بد اعمال کو ختم کردیتی
ہے - یہ ہی روح گناہوں کو جمع کرکے ذلت اٹھاتی ہے
اور اپنے اچھے چال چلن سے تمام گناہوں سے چھوٹ
جاتی ہے - ایسا بھگوان نرگرنتھوں کا پروچن ہے -

मूल :— अट्ट दुहट्टियचित्ता जह,
जीवा दुक्खसागर मुवेंति।
जहवेरग्गमुवगया,
कम्मस मुग्गं विहाडेंति ॥५॥

(۵) اے گوتم - جو اشخاص عاقبت اندیش نہیں
ہیں وے عیش و آرام میں غافل ہیں - جو دنیوی خواہشات
و تفکرات اور دوسروں کو تکلیف و نقصان پہنچانے کے
خیالات سے ہزاروں گناہ کو جمع کرلیتے ہیں - اوسی کے
ذریعہ سے تناسخ (آواگون) کے دریا میں غوطے لگاتے
رہتے ہیں - جن لوگوں کے رگ رگ میں عاقبت اندیشی

کا خیال پوست ہو رہا ہے۔ ویسے نیک چلنی کے ذریعہ
سے جمع کئے ہوئے گناہوں کو بات کی بات (ایک لمحہ)
میں ختم کر دیتے ہیں۔

मूल :— जह रागेण कडाणं कम्माणं,
पावगो फलविवागो ।
जह य परिहीण कम्मा,
सिद्धा सिद्धालयमुवेंति ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ جس طرح یہ روح دنیوی محبت و
ناراضگی کے ذریعہ گناہوں کا انبار لگاتی ہے۔ اور
اوس کے معاوضہ کا ذائقہ بھی لیتی ہے۔ اسیطرح سے
اپنی کی ہوئی نیکیوں کے ذریعہ سے ہزاروں گناہوں کو
ختم کر دیتی ہے۔ پھر وہ ایسی جگہ پہونچتی ہے کہ جہاں
کسی قسم کے رنج و غم کا خیال بھی نہیں ہوتا ہے۔
اے گوتم اب ہم اوّل ۳۲ نصیحتوں کا ذکر کرتے
ہیں۔ کہ جس کے ذریعہ سلسلہ وار ارواح پاک ہو جاتی
ہیں۔

मूल :— आलोयणा निरवलावे,
आवईसु दढ़धम्मया ।
अणिस्सिओ वहाणे य,

स्तिकवा निप्पाडि कम्मया ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ (۱) आलोचना سب سے پہلے واقفیت یا ناواقفیت میں کوئی اپنی غلطی ہوگئی ہو تو دہرم گرو یعنی مُرشد کے روبرو ظاہر کر دے اوسکے معاوضہ میں وہ جو کچھ سزا دیوے اوسکو بخوشی قبول کرے۔

(۲) निरपलापा (نرپ لاپا) اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اون غلطیوں کی سزا مرشد سے ملتی ہے۔ اوسکا اظہار کسی سے نہ کرنا

(۳) आपचौ सुद्दढ धम्मो (آپچو سودڑہ دہرم) یعنی جب کوئی شخص عبادت کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ تب اوسکو کئی تکالیف پیش آتی ہیں لیکن وہ اپنے ایمان سے ہرگز جنبش نہ ہووے۔

(۴) अनिश्रितोपधान (ان شرتوپ دہان) یعنی ریاضت ایسی کرے کہ جسمیں دنیوی خواہشات نہوں۔

(۵) शिक्षा (شکشا) یعنی کلام پاک کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا۔

(۶) निः प्रतिकर्मता (نہ پرت کرمتا) یعنی نفس کو پرورش کرنے کے لئے ذائقہ دار اشیاءے کو بھول کر

بھی استعمال نہ کرے۔

मूल :— अणासाथया अलोभे य,
तितिक्खा अज्जवे सुई।
सम्मदिट्ठी समाही य,
आयारे विणओवए ॥८॥

(۸) اے گوتم۔ اس اشلوک میں نو نصیحتیں حسب ذیل ہیں۔

(۷) अणासतना (انگیاتنا) یعنی ریاضت کرکے اپنی تعریف کسی سے نہ کرنا۔

(۸) अलोभा (الوبھا) بلا طمع کے رہنا۔

(۹) तितिक्षा (تتکشا) جو اپنے کو نقصانات اور تکالیف پہونچائے اوسکو معاف کردے۔

(۱۰) आर्जव (ارجوہ) اپنا کاروبار دغابازی سے صاف رکھے۔

(۱۱) शुचि: (شوچی) اپنے دل کو ہمیشہ پاک رکھے۔

(۱۲) सम्यग दृष्टि. (سمیک درشٹی) یعنی صادق ایمان میں فرق نہ آنے دے۔

(۱۳) समाधि (سمادہی) یعنی دل کو اپنے قبضہ میں رکھے۔

(۱۴) आचार (اچارہ) یعنی نیک چال چلن سے رہے۔
(۱۵) विनय (ونے) یعنی ہمیشہ عاجزانہ طریقے سے رہے
(۱۶) धृतिमति (دہرت متی) کسی بات میں پریشانی نہ ہو اور نہایت استقلال سے رہے۔

मूल :— थिई मई य संवेग,
पणिहि सुविहि संवरे।
अत्त दोसोव संहारे,
सव्व काम विरत्तया ॥ ६॥

(۹) اے گوتم۔ (۱۷) संवेग (سم ویگ) یعنی دنیا کو ہر وقت فنا سمجھتا رہے۔
(۱۸) प्रणिधि (پرندہی) یعنی جسم۔ روح۔ اور زبان ان کو خراب حرکتوں سے بچاتا رہے۔
(۱۹) सुविधि (سوبدہی) یعنی نیک کاموں میں مشغول رہے۔
(۲۰) संवर (سنورے) گناہوں سے بچا رہے۔
(۲۱) आतमदोशोपसंहार (اتم دوشوپ سنگھارہ) یعنی اپنی اندرونی خرابیوں کو تلاش کر کر کے نکالتا رہے۔
(۲۲) सर्वकामविरक्तता (سرو کام برکتتا) یعنی عیش و

گھبراہٹ نہ آنے دینا۔ جو اپنے لئے نیکیاں کی ہیں تو گھبراہٹ کی ضرورت نہیں ہے۔

मूल:— संगाणं य परिण्णाया ।
पायच्छित्त करणे विय ।
आराहणा य मरणंते ।
बत्तीसं जोग संगहा ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم۔ (۳۰) संग (سنگھ) دنیوی خرابیوں کا بد نتیجہ خیال کرکے ترک کرنا۔ یعنی مال۔ اولاد۔ وغیرہ یہ سب فنا ہیں اور فساد کی جڑ ہیں۔

(۳۱) प्रायश्चित्त (پراشچت) یعنی گناہوں سے روح کو پاک رکھنا۔

(۳۲) आराधना (آرادہنا) یعنی جس سے روح کی نجات ہو اون باتوں پر پابند ہوکر مرنا۔

اے گوتم اب ہم ترتھنکر* (तीर्थंकर) یعنی رہنما ہونے کے لئے ۲۰ قسم کے اسباب تحت میں ظاہر کرتے ہیں تو سنو۔

---

* نوٹ:۔ ترتھنکر ہونے کے بعد وہ موکش یعنی نجات ہو جاتی ہے بعد اوس کے یعنی دوبارہ وہی ترتھنکر نہیں ہوتے۔ لیکن اس مخلوق کے اندر جو بے شمار ارواح ہیں اون میں سے جو۔ روح تحت کے اسباب میں سے ایک بھی بات کو حاصل کرے گی وہ روح ترقی کرتی ہوئی ترتھنکر یعنی رہنما کے درجہ کو پہونچ جائے گی۔

मूल :— अरहंतसिद्ध पवयण

गुरुथेरबहुस्सुए तवस्सीसु ।

वच्छलया एएसिं

अभिक्खणाणोवओगे य ॥ १२॥

(۱۲) اسے گوتم (۱) अरिहंत یعنی جیون مکت جسم
ہوتے ہوئے - یہی تمام دنیا کا حال جاننے والے روشن ضمیر
کو کہتے ہیں -

(۲) सिद्ध (سدھ) جو جسم کو چھوڑ کر نجات پا جاتے
ہیں - اور وہ مثلہ تناسخ (اواگون) میں نہیں پڑتے - انہیں
سدھ کہتے ہیں -

(۳) प्रवचन (پروچن) یہ وہ شاستر ہے کہ جس میں
پانچ समिति (سمتی) ہیں اور تین गुपति (گپتی) ہیں
ان کی تشریح ذیل میں اس طرح ہے کہ (۱) ہوشیاری
سے چلنا - کوئی جاندار پاؤں سے نہ دب جائے (۲) زبان
سے سخت کلام نہ بولے (۳) جو سنساری آدمی اپنے
واسطے کھانا تیار کرے اس میں سے لے - (۴) کوئی بھی
چیز کسی قسم کی اٹھاوے یا رکھے اس میں احتیاط رکھے
کہ کسی جاندار کو تکلیف نہ پہونچے - یعنی آنکھ سے کام لیا
جائے (۵) کوئی بھی چیز زمین پر ڈالنی ہو تو زمین

پر نظر پہلے ڈال لے تاکہ جاندار نہ دب جائے۔
گپتی (गुप्ति) یہ ہیں کہ دل - زبان - جسم - یہ
اپنے قابو میں رکھے۔

(۴) गुरु (گرو) مرشد وہ ہے جو ذیل کے قاعدوں
پر قایم ہو - اوّل کسی جان کو تکلیف نہ دے - دوسرے
جھوٹ نہ بولے - تیسرے چوری نہ کرے - چوتھے ब्रह्मचर्य
(نیک چلن) رہے - پانچویں مال - اولاد - چھاتا - سواری
وغیرہ کو ترک کردے - چھٹویں قبل از غروب آفتاب کھانا
کھائے - یعنی آفتاب غروب کے بعد صبح طلوع ہونے
تک کسی قسم کی کوئی چیز کھانے پینے کی استعمال نہ کرے
یہاں تک کہ خورد و نوشش کی کوئی اشیا اپنے پاس رات
کو نہ رکھے۔

(۵) स्थविर (استھور) تین قسم کی ہوتی ہیں۔
اوّل - वयस्थविर (ویستھور) جس کی عمر ۶۰ سال
کی ہوگئی ہو۔

دویم - दीक्षास्थविर (دکشا ستھور) جس کو سادھو ہوئے
۲۰ سال گذر چکے ہوں۔

سویم - सूत्रस्थविर (سوترا ستھور) الیثوری کلام کے
مطلب کا پورا واقف کار ہو۔

(۱۲) शीलव्रत (شیل ورت) عورتوں سے اپنی شرم گاہ کو بالکل بچاتا ہوا۔

(۱۳) क्षणलव (چھن لو) ہمیشہ اپنے خیالات کو بری طرف نہ جانے دیتا ہوا۔

(۱۴) तप (تپ) ریاضت کرتا ہوا۔

(۱۵) त्याग (تیاگیہ) مرتے ہوئے جانداروں کے بچانے کی کوشش کرتا ہوا۔ اور सुपात्रों (نیک کام کرنیوالے) کو خیرات دیتا ہوا۔

(۱۶) व्यावृत (ویاورت) بزرگوں کی خدمات میں یا۔ اچھے کاموں میں دلچسپی سے لگا رہے۔

(۱۷) समाधि (سمادھی) اپنے دل کو ایک طرف لگاتا ہوا۔

मूल :— अपुव्वणाणगहणे,

सुयभत्ती पवयणे पभावणया।

एएहिं कारणेहिं,

तित्थयरत्त लहइ जीओ ॥१४॥

(۱۸) अपूर्वज्ञानग्रहण (اپورب) جدید علم کو حاصل کرتا ہوا۔

(۱۹) सूत्रभक्ति (سوتر بھگتی) بھگوان کے فرمائے پاک

کاموں کا ادب کرتا ہوا۔

(۳۰) प्रवचन प्रभावना (نرگرنتھ پروچن) کے اوصاف کو مشتہر کرتا ہوا۔

اے گوتم! اے ہم نیچے درجوں میں جانے والی ارواح کا سبب ۱۸ قسموں میں دکھاتے ہیں۔

मूल :— पाणाइवायमलियं,
चोरिक्कमेहुणं दविणमुच्छं।
कोहं माणं मायं,
लोभं पेज्जं तहा दोसं ॥ १५॥
कलहं अब्भक्खाणं,
पेसुन्नं रइअरइसमाउत्तं।
परपरिवायं माया,
मोसं मिच्छत्तसल्लं च ॥ १६॥

(۱۵ و ۱۴) اے گوتم! (۱) पाणातिपात پراناتی پات۔ وہ شے ہے کہ ارواح کو۔ سننے[۱]۔ دیکھنے[۲]۔ سونگھنے[۳] کھانے[۴]۔ چھونے[۵]۔ من[۶]۔ بولنے[۷]۔ جسم[۸]۔ دم لینے[۹] اور عمر[۱۰] کی طاقتوں میں سے کسی کو چار کسی کو چھ۔ کسی کو سات کسی کو آٹھ۔ کسی کو نو کسی کو دس طاقتیں ملی ہیں۔ اُن پائی ہوئی متذکرہ بالا طاقتوں میں سے روح کو علیحدہ

کرنا اسی کو پرانا تی پات یعنی مارنا کہتے ہیں -
یہ بتلایا جاتا ہے ۔ چھونے[1] کی - جسم کی - سانس[2] یعنی
دم لینے کی - اور عمر کی یہ چار طاقتیں ہیں -
پانی - آگ - ہوا - زمین اور اتو - رتالو - درخت وغیرہ سبزیوں کی
ارواح میں ہیں - بولنا - ذائقہ[2] پہچاننا یہ دوسابق کی چار طاقتوں
میں شامل کرکے ۶ طاقتیں کیڑے - کیچوا - وغیرہ کی ارواح میں ہیں
ان چھ[6] طاقتوں میں ایک سونگھنے کی ملا کر یعنی سات طاقتیں - چینٹی
چلیٹا - جوں - وغیرہ ارواح میں ہیں - ان میں ایک آنکھ کی -
طاقت ایزاد ہونے سے آٹھ طاقتیں - مکھی - مچھر - وغیرہ کی ارواح
میں ہیں - اسمیں سُننے کی طاقت اور اضافہ ہونے سے نو طاقتیں
جو بلا والدین کے مچھلی وغیرہ ارواح میں ہیں - اس میں ایک من
کی طاقت اور ہونے سے کل دس طاقتیں - انسان - حیوان مطلق
چرند - پرند - سانپ - اجگر - وغیرہ وغیرہ ارواح میں ہیں - مثال
یہ ہے کہ مخلوق میں یوں تو بہت سے مرتے ہیں - انہیں کسی میں
پولیس دست اندازی نہیں کرتی - لیکن قصداً - جو کسی بندوق - تلوار
چھرا - زہر وغیرہ وغیرہ کسی خاص وجہ سے مارا جاتا ہے تو اُس میں
پولیس ضرور دست اندازی کرتی ہے - اسی طرح عمر ختم ہونے پر
جو مرتا ہے - اس کا گناہ کسی پر نہیں لگتا ہے - اور جو کسی خاص وجہ
سے مارا جاتا ہے اُسی کا نام گناہ یا عذاب ہے اوس کا معاوضہ

یہاں اور عاقبت میں ضرور ملے گا۔

(۲) अलीकम (الیکم) یعنی جھوٹ بولنے سے۔

(۳) चौरी (چوری) چوری کرنے سے۔

(۴) मैथुन (میتھن) زنا وغیرہ سے۔

(۵) द्रव्य मूर्छा (دروّیہ مورچھا) مال اور اولاد میں محو ہو جانے سے۔

(۶) क्रोध (کرودھ) غصہ کرنے سے۔

(۷) मान (مان) یعنی غرور کرنے سے۔

(۸) माया (مایا) دغا بازی یا فریب کرنے سے۔

(۹) लोभ (لوبھ) طمع کرنے سے۔

(۱۰) प्रेम (پریم) ناپاک محبت کرنے سے۔

(۱۱) द्वेष (دویش) کسی سے دشمنی رکھنے یا کرنے سے۔

(۱۲) कलह (کلہ) فساد یعنی لڑائی کرنے سے۔

(۱۳) अभ्याख्यानम् (ابیاکیانم) تہمت لگانے سے۔

(۱۴) पैशुनयम (پیشونیم) غیب میں برائی کرنے سے یعنی چغلی کھانے سے۔

(۱۵) रत्यरती (رتیارتی) برے کاموں میں خوش رہنے سے اچھے میں ناراض رہنے سے۔

(۱۶) परापवाद (پراپواد) دوسروں کی بدی کرنے سے۔

(۱۷) मायामृषा (مایا مرشا) دغا بازی اور جھوٹ بولنے سے۔

(۱۸) मिथ्यात्वशल्य (متھیا توشلیہ) جو رہنما نہیں ہے اسکو رہنما ماننا۔ جو مرشد نہیں ہے اسکو مرشد مانتا ہے اور جس کے ذریعہ سے نجات یعنی موکش ہو اسکو دنیوی سمجھنے سے۔

सूत्र :— अज्झवसाणनिमित्ते,
आहारे वेयणा पराघाते।
फासे आणा पाणू,
सत्तविहं भिज्जए आऊं ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم۔ جن سات وجوہات سے عمر کم ہو جاتی ہے وہ تحت میں بتاتے ہیں۔

(۱) अध्यवसाय (ادھیہ وسائے) یعنی دنیوی باتوں میں محو ہو جانے سے۔ فکر ہونے سے یعنی زیادہ سے زیادہ رنج سے۔

(۲) निमित्त (نمت) یعنی لکڑی۔ چابک۔ ہتیار۔ کے ضرب سے یا زہر وغیرہ سے۔

(۳) आहार (آہار) زیادہ کھانا کھانے سے یا کھانا قطعی نہ ملنے سے۔

(۴) वेदना (ویدنا) جسم کے سخت بیماری سے۔
(۵) पराघात (پراگھات) چلتے چلتے کسی گہرے خندق یا کنواں وغیرہ میں گرنے سے یا ایک دم ٹھوکر کھانے سے۔
(۶) स्पर्श (سپرش) یعنی سانپ یا بچھو گو ہرا زہریلے جانوروں کے کاٹنے سے۔
(۷) आन प्राण: (آن پران) دم رکنے سے۔

मूल :— जह मिउलेवालित्तं,
गुरुयं तुबं अहो वयइ एवं।
आसवकयकम्मगुरु,
जीवा वच्चंति अहरगइं ॥१८॥

(۱۸) اے گوتم۔ جیسے تو نبے پرس کو گیلی مٹی میں ملا کر اور لگا کر خشک کرے۔ اسی طرح ۸ مرتبہ لگا لگا کر خشک کرے تو تونبا وزنی ہو کر پانی میں ڈالنے سے ڈوب جائے گا۔
اسی طرح سے مارنا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ زنا کرنا یا کسی چیز میں محو ہو جانا وغیرہ وغیرہ گناہوں سے یہ روح بہت وزنی ہو کر نیچے درجوں میں چلی جاتی ہے۔

मूल :— तं चेव तव्विमुक्कं,
जलोवरिं ठाइ जायलहुभाव।

जह तह कम्मविमुक्का,
लोयग्गपइट्ठिया होंति ॥१९॥

(۱۹) اے گوتم - یہی بستن - انکا وزن تو بے سے چھوٹ جانے سے تونبا ہلکا ہوکر پانی کے اوپر آجاتا ہے اسی طرح سب گناہوں سے مبرّہ ہو جانے پر یہ روح ہلکی ہو جانے سے اور تمام تکلیفات سے پاک ہوکر اونچے درجہ یعنی نجات کو پاجاتی ہے -

سوال گوتم سوامی کا

मूल :— कहं चरे ? कहं चिट्ठे ?
कहं ? आसे ? कहं सए।
कहं भुंजंतो ? भासंतो,
पावं कम्मं न बंधइ ॥२०॥

(۲۰) سے ہے پربھو - براہِ مہربانی اس خادم کے سئے فرمایا جاوے کہ کس طرح چلنا - کھڑا رہنا - بیٹھنا - سونا - کھانا اور بولنا چاہیئے - جس سے اس روح پر عذابوں کا لیپ نہ چڑھنے پاوے -

جواب شری بھگوان کا

मूल :— जयं चरे जयं चिट्ठे,
जयं [illegible] जयं [illegible]।
जयं भुंजंतो भा[illegible],
पाव कम्मं न बंधइ ॥२१॥

(۲۱) اسے گوتم - کسی بھی روح باندار کو جس کے ذریعہ سے ذرا بھی تکلیف نہ ہو ایسی ہوشیاری کو यतना (یتنا) کہتے ہیں - یعنی خبرداری - چلتے - کھڑے رہتے - بیٹھتے سوتے - کھاتے اور بولنے میں عذابوں کا روح پر اثر نہیں ہوتا ہے - بدیں وجہ عذابوں کا وزن نہیں ہوتا ہے

मूल :— पच्छा वि ते पयाया,
खिप्पं गच्छंति अमर भवणाइं।
जेसिं पियो तवो संजमोय,
खंती य बम्भचेरं च ॥२२॥

(۲۲) اسے گوتم - نیک کاموں کی طرف توجہ نہیں دیتا ہو - اگر ضعیف العمر ہو گیا ہے تو بھی اُسے نا امید نہ ہونا چاہیئے - کیوں کہ ضعیفی میں اپنا نیک چال چلن کر دے -

ریاضت - اور جانداروں پر رحم - خاموشی - نفس کشی۔
وغیرہ اختیار کرلے - وہ بھی بہشت تک پہونچ سکتا ہے -
ہے گوتم اب ہم غسل کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں

मूल :— धम्मे हरए बंभे संति तित्थे,
अणाविले अत्त पसन्नलेसे।
जहिं सिणाओ विमलो विसुद्धो,
सुसीतिभूओ पजहामि दोसं ॥२३॥

(۲۳) धम्मे (دہرم) بطور چشمہ آب کے ہی سب بے ایمانی
کا میلاپن جسمیں نہیں ہے - ایسی روح کے اچھے خیالات کا
پیدا کرنے والا دہرم بطور چشمہ آب کے ہے - اور نفس کشی
بطور تیرتھ زیارت کی جگہ ہے - ایسے چشمہ میں غسل کرنے
سے اور زیارت سے عذاب کی گندگی دور ہو کر روح پاک
ہو جاتی ہے - یعنی اس کے آخر میں نجات ہو جاتی ہے -
میں بھی اسی چشمہ میں غسل کرکے اور زیارت کرکے اپنی
روح کو پاک کرتا ہوں -

اب ہم یگیہ یعنی ہون کرنے کا طریقہ بتلاتے ہیں

मूल :— तवो जोई जीवो जोइठाणं,
जोगा सुया सरीरं कारिसंगं।
कम्मेहा संजम जोगसंती,

होमं हुरसालि इसिरां पसरथं ॥२४॥

(۲۴) اے گوتم - ریاضت بطور آگ کے ہے
روح بطور کنڈ دل بطور چمچا - جسم بجائے دیگر اشیاء
عذاب بطور لکڑی کے - یہ بنا کر اس ریاضت کی
آگ سے اعمال بد کو جلا دے - اور جسم کر کے تسلی کا سبق
پڑھے ایسے یگ - کی عالموں نے تعریف کی ہے اور
میں بھی انہی ہوم کو کرتا ہوں -

باب چہارم ختم ہوا

انتم

باب پنجم

درباره ذکر علم صادق

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— तत्थ पंचविहं नाणं,
सुअं आभिणि बोहिअं।
ओहिणाणं च तइअं,
मणणाणं च केवलं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - علم صادق پانچ قسم کے ہوتے ہیں -

(۱) श्रुतिज्ञान* (شرت گیان) یعنی سننے سے جو علم حاصل ہوتا ہے -

---

* نوٹ :- نندی سوتر (नन्दी सूत्र) میں شرت گیان کا دوسرا درجہ ہے اوتر ادھین سوتر उत्तराध्ययन सूत्र میں اس کو پہلے درجہ میں لیا گیا ہے - اس کا خاص مطلب یہ ہے کہ پانچوں قسم کے علم میں شرت گیان سے - دنیا کو محض فائدہ سب سے پہلے اس سے پہونچتا ہے -

(۲) मतिज्ञान* (متی گیان) یعنی اپنے دل سے ہوتا ہے۔

(۳) अवधिज्ञान (اودہی گیان) وہ ہے کسی حد کے درمیان میں جو حدود ہیں اون کے رنگ اور شکل والی اشیائے کا علم ہونا۔

(۴) मनःपर्ययज्ञान (منہ پریوگیان) دوسرے کے دل کی بات کا علم ہونا۔

(۵) केवलज्ञान (کیول گیان) عالم الغیبی علمیت کا پیدا ہونا۔ یعنی چار درجے کے جو علم ہیں اُن میں کمی و بیشی اور قطعی دور ہونا۔ بھی ممکن ہے۔ اور پانچویں درجے کے علم ہونے کے بعد روح کو نجات ہو جاتی ہے۔

मूल :— अह सव्व दव्व परिणाम,
भावविण्णत्ति कारण मणंतं।
सासयमप्पडिवाई,

---

* نوٹ:- متی گیان کا جب پردہ بعض روح کا اس قدر کم ہونے سے اس جنم سے پچھلے جنم کا حال بچپن میں ہی کہنے لگتی ہے۔ لیکن بعض ارواح دس جنم پہلے کی باتیں کہتے ہیں۔ بعض روح منشی (انسان) جنم سے مرکر ایک ماہ دو ماہ چار ماہ چھ ماہ ایک برس دو برس چار برس کے قریب ان مدتوں کے درمیان میں ایک ایک جنم لیکر وہاں سے پھر لوٹ کر منش جنم۔

एगविहं केवलं नाणं ॥ २॥

(۲) اے گوتم - خالص علم یہ ایک ہی طرح کا ہوتا ہے اور یہ تمام اشیاء کی پیدایش فنا ہونا - قایم رہنا - تمام اوصاف کا حال - اسی کے ذریعہ معلوم ہوتا ہے - دُنیا میں بے انتہا جاننے کے لایق چیزیں ہیں - وہ سب اسی علم سے جانی جاتی ہیں جس کو لامحدود علم کہتے ہیں - اور یہ جس آتما یعنی روح کو ہو جاتا ہے اوسکو ہمیشہ رہتا ہے -

मूल :- एयं पचविहं णाणं,
दव्वाण य गुणाण य।
पज्जवाणं च सव्वेसिं,
नाणं नाणीहि देसियं ॥ ३॥

(۳) اے گوتم - اس دُنیا میں ایسی کوئی بھی شے صفت اور شکل کی نہیں ہے کہ جو مذکورہ بالا پانچ علموں میں سے

میں واپس آجاتی ہے درمیانی جنم کی اکثر لے جبری پیدا ہونے اور مرنے دونوں ہی کی ہو جاتی ہے - جس سے ابھی روح کو درمیانی جنم کی خبر نہیں رہتی ہے پہلے کے جنم ہوش وحواس کی باتیں کہہ دیتی ہے - جب بعد کو مٹی گیا نا ورن کا پردہ واپس پڑ جاتا ہے تب پہلے جنم کی باتیں بھول جاتی ہیں - -

نہ جانی جائے - جدی جدی جاسکتے ہیں پس یہ بنا ہو
اون پانچ علم میں سے کسی ایک علم کے ذریعہ سے ضرور ہی
جانی جاتی ہے - ایسا سب ہی رہنماؤں کا کلام ہے -

मूल :— पढमं नाणं तओ दया,
एवं चिट्ठइ सव्व संजए।
अन्नाणी किं काही किं वा,
नाहिइ छेय पावगं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - سب سے پہلے علم کی ضرورت ہے
کیوں کہ بلا جانے جانوروں پر رحم نہیں کر سکتا ہے - اس
واسطے پہلے علم - پھر رحم کرے - اسی طرح سے جتنے رحم
کرنے والے ہیں وہ پہلے علم کو حاصل کرتے ہیں - جو علم
سے بے خبر ہے وہ کیا کرے گا - یعنی کچھ نہیں کر سکتا -
کیوں کہ جو بے علم ہے اوسکو نیک و بد راستہ نہیں
معلوم ہو سکتا ہے -

मूल :— सोच्चा जाणइ कल्लाणं,
सोच्चा जाणइ पावगं।
उभयं पि जाणई सोच्चा,
जं सेयं तं समायरे ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم - عالموں کی زبانی سننے سے واقفیت

ہو سکتی ہے کہ یہ راستہ نیک ہے یا بد ہے یہ دونوں
سُننے سے ہی معلوم ہوتے ہیں۔ اور معلوم ہونے کے بعد
سچا راستہ پا لیتا ہے۔

मूल :— जहा सूई ससुत्ता,
पडिआ वि न विणस्सइ।
तहा जीव ससुत्ते,
संसारे न विणस्सइ ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم۔ جیسے دھاگے والی سُوئی کہیں گم ہو جانے
پر دھاگے کی وجہ سے دوبارہ آسانی سے مل جاتی ہے
اسی طرح یہ آتما یعنی روح عالم ہونے سے تناسخ۔ یعنی
آواگون میں بار بار نہیں جاتی۔

मूल :— जावंतऽ विज्जा पुरिसा,
सव्वे ते दुक्खसंभवा।
लुप्पंति बहुसो मूढा,
संसारम्मि अणंतए ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم۔ جتنے لاعلم شخص ہیں وے اپنے حق
میں تکلیفوں کو جمع کرنے والے ہیں۔ جاہل لوگ تکلیفوں
کو برداشت کرتے ہوئے تناسخ میں بار ہا "آنے جانے"
رہتے ہیں۔

समो अ सव्वभूएसु,

तसेसु थावरेसु य ॥ १२ ॥

(۱۲) اسے گوتم - دُنیا میں عالم وہی شخص ہے جو کہ
کسی دُنیوی اشیائے سے دلچسپی نہیں رکھتا ہے - اور اُسپر
غرور بھی نہیں ہے - اور کسی سے تعلق بھی نہیں رکھتا ہے -
اپنی بزرگی کو بھی چھوڑ دیا ہے - سب ہی جانداروں کو
اپنی پیاری نظر سے دیکھتا ہے -

मूल :— लाभालाभे सुहे दुक्खे,

जीविए मरणे तहा ।

समो निंदापसंसासु,

समो माणावमाणओ ॥ १३ ॥

(۱۳) اسے گوتم - اُس عالم کی کسی چیز کے ملنے یا نہ ملنے
میں آرام و تکلیف یا زندگی - موت - تعریف و بدی - تعظیم
اور بے عزتی میں یکساں نظر ہے -

मूल :— अणिस्सिओ इहं लोए,

परलोए अणिस्सिओ ।

वासीचंदणकप्पो अ,

असणे अणसणे तहा ॥ १४ ॥

(۱۴) اسے گوتم - تمام عالموں کی یہی شناخت ہے

کہ اُن میں دنیوی اشیاء سے اور عاقبت میں بہشتی اشیاء کی خواہش نہیں ہوتی ہے۔ خواہ اُنہیں کوئی شخص مار پیٹ کرے یا اُن کے جسم میں چندن لگا دے یا کھانے کو ملے یا نہ ملے۔ اِس بات کا کوئی رنج و غم نہیں ہوتا ہے۔

باب پنجم ختم ہوا

ادم

باب ششم

در بیان یقین صادق

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— अरिहंतो महदेवो,
जावज्जीवाए सुसाहुणो गुरुणो।
जिण पण्णत्तं तत्तं,
इअ सम्मत्तं मए गहियं ॥१॥

(۱) اے گوتم - جو اپنے اعمال بد کو ترک کر کے سچے رہبر ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے وہ (روشن ضمیر) अरिहंत ہو کر اور انہیں کو مہادیو کہتے ہیں -
(گرو) مرشد وہ شخص ہے جو کسی جانداروں کو ایذا نہ پہنچائے - جھوٹ نہ بولے - چوری نہ کرے - نفس کشی کرے - مال اور اولاد کو ترک کرے - اور رات کو کوئی

چیز بھی کھانے پینے کی استعمال نہ کرے۔ بلکہ کوئی سامان خورد و نوش کا اپنے پاس بھی نہ رکھے۔

روشن ضمیروں کا جو راستہ بتلایا ہوا ہے وہی نجات کا سچا راستہ ہے۔

امورات مندرجہ بالا پر جو ایمان لاوے اسی کو صادق ایمان کہتے ہیں۔

मूल :— परमत्थ संथवो वा,
सुदिट्ठ परमत्थ सेवणा यावि।
वावण्ण कुदंसण वज्जणा,
य सम्मत्त सद्दहणा ॥२॥

(۲) اے گوتم۔ جو راہ نجات پر خود چلے اور دوسروں کو چلاوے ان ہی کی صحبت قابل عمل ہے۔ جو اس ایمان سے برگشتہ ہیں ان کی صحبت سے ہمیشہ گریز کرے اور اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔

मूल :— कुप्पवयणपासंडी,
सव्वे उम्मग्गपट्ठिया।
सम्मग्गं तु जिणक्खायं,
एस मग्गे हि उत्तमे ॥ ३॥

(۳) اے گوتم۔ جو لوگ جانداروں کو تکلیف پہنچانے

اور مارنے میں راہ نجات جانتے ہیں وہ سب گم راہ ہیں
نجات پانے کا وہی راستہ سیدھا اور سچا ہے جو
رہنماؤں نے بتلایا ہے۔

मूल :— तहियाणं तु भावाणं,
सब्भावे उवएसणं ।
भावेण सद्दहंतस्स,
सम्मत्तं तं वियाहियं ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ پہلے کئے ہوئے عذاب ہٹنے سے
یا سچا راہ دکھانے والے کی زبان سے سننے سے یقین ہو
اسکو ثابت ایمان रहنماؤں نے کہا ہے۔ तीर्थंकर

मूल :— निस्सग्गुव एसरुई
आणारुई सुत्त बीजरुइमेव ।
अभिगम वित्थारुई,
किरिया संखेव धम्मरुई ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ انسان کو سچے راستہ پر آنے
کے لئے حسب ذیل یعنی دس طریقے ہیں۔

(۱) निसर्ग रुचि (نسرگ روچی) خود بخود گذشتہ
جنم کا علم ہو جانے سے۔

(۲) उपदेश रुचि (اپدیش روچی) یعنی غیر کے

ذریعہ سُننے سے۔

(۳) आज्ञा रुचि (آگیا روچی) بھگوان کے احکام کو جو آگاہ کرے اوسکو سُنکر ایمان لانے سے۔

(۴) सूत्र रुचि (سوتر روچی) یعنی شاستر کے سُننے سے

(۵) बीज रुचि (بیج روچی) یعنی شاستر کا ایک کلام سُنکر بہت سے مطلب پر پہنچ جائے۔

(۶) अभिगम रुचि (ابیہ گم روچی) زیادہ علم ہونے سے

(۷) विस्तार रुचि (وستار روچی) شاستر کو بہت زیادہ یعنی مکرر سکرر سُننے سے۔

(۸) क्रिया रुचि (کریا روچی) شاستر میں بتلائے ہوئے کاموں کو کرنے سے

(۹) संक्षेप रुचि (سنچھیپ روچی) شاستر کا تھوڑا سا ذکر سُننے سے۔

(۱۰) धर्म रुचि (دہرم روچی) دہرم کی باتیں سُننے سے یقین صادق ہوجاتا ہے۔

मूल :— नत्थि चरित्तं सम्मत्तविहूणं,
दंसणे उ भइअव्वं ।

सम्मत्त चरित्ताइं,

जुगवं पुव्वं व सम्मत्तं ॥ ६ ॥

(४) اے گوتم - دنیوی چیزوں کو فنا سمجھکر ترک کرنا وہاں تک نہیں ہوسکتا جہاں تک صادق ایمان نہ آوے۔ جب صادق ایمان آجائے تب دنیا کو فنا سمجھ کر ترک کر دیتا ہے۔ اس لئے سب سے پہلے صادق ایمان کی ضرورت ہے۔

मूल :— नादंसणिस्स नाणं,

नाणेण विणा न होंति चरण गुणा।

अगुणिस्स नत्थि मोक्खो,

नत्थि अमुक्कस्स निव्वाणं ॥ ७॥

(۵) اے گوتم - بلا صادق ایمان کے صادق علم نہیں ہوتا ہے اور بلا صادق علم کے ترک دنیا کی صفتیں نہیں آتی - اور بلا ایسے اوصاف کے عذابوں سے نہیں چھوٹتا اور بلا عذابوں کے ترک کئے نجات نہیں ہوتی ہے -

मूल :— निस्संकिय निक्कंखिय,

निव्वितिगिच्छा अमूढदिट्ठी य।

उववूह - थिरीकरणे,

वच्छल्लप भावणे अट्ठ ॥ ८॥

(۶) اے گوتم - صادق ایمان لانے والے کے آٹھ

اوصاف ہیں۔

(۱) नि: शंकित (نہ شنکت) یعنی روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلام میں کوئی شک وشبہ نہ ہو۔

(۲) नि·कांक्षित (نہ کانشت) ناستک یعنی دہریا لوگوں کی کسی باتوں پر یقین نہ کرے۔

(۳) निर्विचिकित्सा (نربرت چکتسا) اپنے کئے ہوئے اچھے اعمالوں کے نتیجے میں شک نہ رکھے۔

(۴) अमूढदृष्टि (اموڑھ درشٹی) دہریا (ناستک) لوگوں کو مالامال دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ کرے کہ یہ مذہب بہت اچھا ہے۔

(۵) उपगूहन (اُپ بہا) صادق ایمان والوں کی تعریف کرنا۔

(۶) स्थितिकरण (استہتی کرن) جو ایمان سے گرتا ہو اوسکو نیچے نہ گرنے دینا۔

(۷) वात्सल्य (باتسلیہ) یعنی صادق ایمان والونکی مدد کرنا۔

(۸) प्रभावना (پربھاونا) روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلاموں کو دُنیا میں مشتہر کرنا۔

मूल :— मिच्छादंसणरत्ता,
सनियाणा हु हिंसगा।
इय जे मरंति जीवा,
तेसिं पुण दुल्लहा बोही ॥९॥

(۹) اے گوتم - جو اشخاص ناستک یا دہریا کی صحبت میں رہتے ہیں اور وے تھوڑا بہت نیک کام بھی کرتے ہیں تو اسکا معاوضہ وے اسی جگہ چاہتے ہیں اور ہر ایک جاندار کو تکلیف پہنچا کر اپنی شکم پری کرتے ہیں - ایسے لوگ مرنے کے بعد اونکو دوبارہ صادق ایمان ملنا بہت مشکل ہوگا -

मूल :— सम्मद्दंसणरत्ता अनियाणा,
सुक्कलेसमोगाढा।
इय जे मरंति जीवा,
सुलहा तेसिं भवे बोही ॥१०॥

(۱۰) اے گوتم - جو صادق ایمان میں محو رہتا ہے اور اپنے نیک کاموں کا بدلہ دنیوی چیزوں سے نہیں چاہتا - اوسکا دل پاک خیالات سے نہایت پُر ہے - ایسے مرنے والے لوگوں کو صادق ایمان دوبارہ ملنے میں کوئی دقت نہ ہوگی -

मूल :— जिण वयणे अणुरत्ता,
जिण वयणं जे करेंति भावेणं।
अमला असंकिलिट्ठा,
ते होंति परित्त संसारी ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم - جو لوگ روشن ضمیر کے فرمائے ہوئے کلاموں میں محو رہتے ہیں اور انہیں روشن ضمیروں کے کلام پاک کے مطابق سچے دل سے جو پوری تعمیل کرتے ہیں - اون کے دل میں دہریوں کی طرح میلاپن نہیں ہے اور وہ جھگڑے لڑائی سے ہمیشہ دور رہتے ہیں - ایسے لوگ تناسخ کے مسئلہ کو بہت جلد ختم کریں گے -

मूल :— जातिं च वुड्ढिं च इहज्ज पास,
भूतेहिं जाणे पडिलेह सायं।
तम्हाऽति विज्जो परमंति णच्चा,
सम्मत्त दंसी ण करेति पावं ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم - اس دُنیا میں پیدائش موت کی تکلیفوں کی طرف نگاہ ڈالو اور اس بات کا علم پیدا کرو کہ تمام جانداروں کو آرام پیارا ہے - اور تکلیف بری معلوم ہوتی ہے - اس لئے صادق علم والے نجات

کے راستہ کو جان کر صادق ایمان والے دہریاپن کا
تذاب نہیں کرتے ۔

मूल :— इओ विद्धंसमाणस्स,
पुणो संबोहि दुल्लहा।
दुल्लहाओ तहच्चाओ,
जे धम्मट्ठं वियागरे॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم۔ جو ایمان ترک کرکے مرتا ہے۔
اوسکو دوبارہ ایمان پانا مشکل ہوگا۔ بلکہ اوسکو
جامۂ انسانیت بھی ملنا مشکل ہے۔

———※———

باب ششم ختم ہوا۔

باب ہفتم

دربارہ ادائے فرائض انسانی

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :- महव्वए पंच अणुव्वए य,
तहेव पंचासव संवरे य।
विरतिं इह स्सा मणियामि पन्ने,
लवावसक्की समणेत्ति बेमि ॥१॥

(۱) اے گوتم - سادہوؤں کے لئے پانچ اصول ہیں جس کا تذکرہ نویں باب میں کیا جائے گا - اس باب میں خانہ داروں کے لئے سخت کے ۱۲ - اصول بتلائے جاتے ہیں -

(۱) थूलाउ पाणाइवायाओ वेरमणं (ستولا او پانڑ اوا او ویرمانم) یعنی ہلتے چلتے - جانداروں کو بلاقصور دیدہ دانستہ غصہ لاکر

قصداً ادمی کی جان نہ لینا۔

(۲) थूलाओ मुसावायाओ वेरमणं (تھولا وایا اوویرمانڑ) جس جھوٹ بولنے سے راج اور پنچایت وغیرہ میں بے قدری ہوتی ہے ایسا جھوٹ نہ بولنا چاہیئے۔

(۳) थूलाओ अदिन्नादाणाओ वेरमणं (تھولاؤ اونا داناؤ ویرمانڑہ) یعنی پوشیدہ طور سے کسی کے گھر میں گھسکر قفل میں چابی لگا کر مال کی گانٹھ کھول کر لوٹیرے کی طرح دوسرے کے مقبوضہ مال و اسباب کو نہ چرا دے۔

(۴) सदारसंतोसे (سدار سنتوی) جس عورت کے ساتھ عقد شادی رسومات اہل ہنود کے قاعدے کے موافق بامواجہ پنچان اہل برادری کے روبرو قرار پایا ہو۔ اوس کے علاوہ دوسری مستورات کو بدنگاہ سے نہ دیکھنا۔ اور اسیطرح سے اوس عورت کو بھی دوسرے آدمی کی طرف خراب نظر سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ اور آدمی کو عورت کے ساتھ عورت کو مرد کے ساتھ یعنی باہمی کسی قسم کی دغا بازی نہ کریں اور مرد کو مناسب ہے اپنی عورت کے ساتھ کم از کم دوج تیجی

اسٹمی - گیارس - چودس - اماوس - پورن ماشی۔
اِن دنوں میں مباشرت سے گریز کرتا رہے ۔

(۵) इच्छा प्रमाणं (اچھا پرمانڑ) یعنی کھیت
کنواں - سونا - چاندی - غلہ - مویشی وغیرہ وغیرہ
کو محدود خیالی سے کرے اور اس میں کسی قسم کی کوئی
بیوہار میں زیادتی ہو تو اوسکو نیک کاموں میں لگانا
لازم ہے تاکہ آیندہ طمع نفسانی میں زیادتی نہ ہو جائے
اور قمار بازی کسی صورت میں نہ کرے ۔

(۶) दिसिव्वयं (دسویہ) اپنے سکونت کے مقام
سے باہر جانے کے لئے حد قایم رکھے ۔

(۷) उपभोग परिभोग परिमाणं (اُپ بھوگ
پربھوگ - پرمانڑ) ہر ایک خورد نوش اور پوشش
وغیرہ وغیرہ اشیائے کی پابندی رکھے - اور ۱۵ -
اسباب نا قابل استعمال ہیں جنکو تحت میں بتلایا
جاتا ہے

सूत्र :— इंगाली, वण, साडी,
भाडी फोडी सुवज्जए कम्मं ।
वाणिज्जं चेव य दंत,
लक्खरसकेसविसविसयं ॥२॥

۱

(۱۲) بیل وغیرہ جانوروں کو خصّی نہ کرنا۔

(۱۳) جنگل میں آگ نہیں لگانا۔

(۱۴) تالاب وغیرہ کی پال نہ توڑنا اور نہ توڑوانا۔

(۱۵) کُتّے۔ بلّی کو اس خیال سے نہ پرورش کیا جائے کہ ان سے شکار کی امداد ہوگی۔ اور لڑکیوں کو خرید کرکے بطور طوائف رکھ کر ایسا روزگار نہ کرنا۔

(۸) अरात्थादंडवेरमणं (آنرتھ ونڈویرمن) یعنی کسی بھی حالت میں رنجیدہ خاطر ہونا اور دوسروں کو نقصان پہنچانے کے خیالات پیدا نہ کرنا۔

(۹) सामाइयं (سامائین) دن بھر میں کم از کم ۴۸ منٹ ایسے نکالنا چاہئیں کہ جس میں تمام دُنیا کے کاموں کو ترک کرکے اپنے ذات پاک میں محو ہوکر خیال عاقبت کا کرے

(۱۰) देसावगासियं (دیساوگاسیُم) مہینے میں ایک دن ایسا مقرر کیا جائے کہ جس میں اپنے تمام تفکرات دینی و دنیوی سے علیحدہ ہوکر گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر نیک خیالات پیدا کرے۔

(۱۱) पोसहोवासं (پوس ہوواسم) ہر مہینے میں اشٹمی - چودس - اماوس - اور پورن ماشی کو دُنیوی کاموں کو ترک کرکے معیوب کاموں سے پرہیز کرتا ہوا مالک کی

یاد کرے -

(۱۲) अतिहि संयस्स विभागं اتی ہی سنیس بی بہاگم
اپنے دروازے سے سادھو - مہاتما وغیرہ کو محروم
نہ جانے دے -

جو خانہ دار لوگوں کے لئے مندرجہ بالا کام کرنے کے بعد
اون کو راہِ نجات کے لئے بھگوان مہابیر آئیندہ راستہ
ترقی کا بتاتے ہیں -

मूल :— दंसराा वय सामाइय ,
पोसह पडिमा य बम आचित्त।
आरंभ पेस उदिट्ठ ,
वज्जए समराा भूए य ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - ایک مہینے تک ایک روز کھانا کھاوے
اور دوسرے روز ناغہ رکھے - اور اپنے ایمان کو درست
رکھے - اسی طرح مہینہ ختم کرے - دو مہینے تک دو روز
نہیں کھانا ایک روز کھانا - اور اپنے اصولوں کی پوری
پوری پابندی رکھنا اور یہ ۶۰ یوم اس طرح ختم کرے
پھر تین مہینے تک ۳ روز نہیں کھانا - اور ایک روز کھانا
اور اپنے خیالات کو پاکیزہ رکھکر اس طرح پر ۳ ماہ ختم کرے
پھر چار مہینے تک ۴ روز نہیں کھانا اور ایک روز کھانا - اس

طرح سے مسلسل چار ماہ ختم کرے اور ہر ایک مہینے کے چھ
یوم کے حساب سے ۲۴ دن گوشہ نشینی اختیار کرے
بعدہ پانچ مہینے تک ۵ روز نہیں کھانا اور ایک روز کھانا۔ دانتوں کو کھانا پینا وغیرہ نہ کرے
پھر چھ ماہ تک ۶ روز نہیں کھانا اور ایک روز کھانا۔ عورت
سے قطعی پرہیز لازمی ہے۔ اسی طرح یہ چھ مہینے پورے
کرے۔ سات مہینے تک ۷۔ روز تک نہیں کھانا۔ اور ایک
روز کھانا۔ کھانے پینے میں کسی جاندار کو ایذا رسانی نہ ہو
اس طرح یہ ۷ ماہ ختم کرے۔
آٹھ مہینے تک ۸ روز نہیں کھانا۔ اور ایک روز کھانا۔ ان
ایام میں اپنے ہاتھ سے کھانا نہ بنا دے۔ اس طرح یہ آٹھ
ماہ ختم کرے
نو مہینے تک نو روز نہیں کھانا۔ اور ایک روز کھانا۔ جس میں
اپنے نام سے دوسرے سے بھوجن بنوا کر استعمال نہ کرے
اس طرح نو ماہ ختم کرے۔
دس مہینے تک دس روز نہیں کھانا اور ایک روز کھانا
جس میں بلا اجازت کسی دوسرے کے اپنی مرضی سے انکے
لئے کھانا بنا ہو۔ اسکو بھی استعمال نہ کرے۔ اسطرح
پر دس ماہ ختم کرے۔
۱۱ ماہ تک ۱۱ روز نہیں کھانا اور ایک روز کھانا۔ جس میں

سادہو کی بطور بھکشا خانہ داروں کے یہاں سے لاکر
استعمال کرے۔ اس طرح ۱۱ ماہ ختم کرے۔
مذکورہ بالا طریقہ سے دنیا میں دہرم پالتے ہوئے اگر
آخری وقت آجائے تو ہمیشہ کے لئے قطعاً آب ودانہ
ترک کرے۔ اور اگر کسی اصول کے عدم واستگی میں
کوئی غلطی سرزد ہو گئی ہو تو اسکو دوبارہ دوہرا کر
صاف کرے۔

मूल :— खामेमि सव्वे जीवा,
सव्वे जीवा खमंतु मे।
मित्ती मे सव्व भूएसु,
वेरं मज्झं ण केणइ ॥५॥

(۵) اے گوتم۔ اعلیٰ عالم وہی ہے جو تمام دنیا کو
اپنے خاندان کے موافق سمجھے۔ اور تمام جانداروں سے
معافی کی استدعا کرے کہ میرا قصور معاف کرو اور یہ کہے
کہ آج سے آپ سب میرے دوست ہیں کسی کے ساتھ میری
دشمنی نہیں ہے۔

मूल :— अगारिसामाइ अंगाइं,
सड्ढी काएण फासए।
पोसहं दुहओ पक्खं,

सगराइं न हावए ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم - دنیوی شخص دن رات میں ۴۸ منٹ کے لئے سب باتوں کو ترک کرکے گوشہ نشینی اختیار کرتا ہوا رہے - اور یہی -
ایک مہینے میں دو دن رات دنیوی کاموں کو ترک کرکے گوشہ نشینی رکھے -

मूल :— एवं सिक्खासमावराणो,
गिहिवासे वि सुव्वए।
मुच्चई छविपव्वाओ,
गच्छे जक्खसलोगयं ॥७॥

(۷) اے گوتم - پہلے جو ہم اصول خانہ داری کے ظاہر کر آئے ہیں - اوس کے موافق عمل صادق ہو تو اس جسم فانی کو چھوٹنے پر وہ بہشت میں چلا جاتا ہے

मूल :— दीहाउया इड्ढिमंता,
समिद्धा कामरूविणो।
अहुणोववन्नसंकासा,
भुज्जो अच्चिमालिप्पभा ॥८॥

(۸) اے گوتم - جو بہشت میں پہونچتے ہیں وہ وہاں پر اون کی عمر دراز ہوتی ہے - اور سب طرح سے اونکو

رتبہ حاصل ہوتا ہے - اور بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں -
اپنی شکل کو حسب خواہش ہر طرح کا بنا سکتے ہیں - اون کی
ہمیشہ تازہ زندگی رہتی ہے - اور جسم اونکا مثال
آفتاب کے چمکدار ہوجاتا ہے -

मूल :— तारिसा तारिसा गच्छंति,
सिक्खिता संजमं तवं।
भिक्खाए वा गिहत्थे वा,
जे संतिपरिनिव्वुडा ॥९॥

(۹) اسے گوتم - جو تمام گناہوں سے بری ہو چکے ہیں
یعنی یقین صادق - علم صادق - عمل صادق ہونے پر بلحاظ
قوم و سادہو و خانہ دار وغیرہ وغیرہ سب ہی کو نجات ملتی
ہے -

मूल :— वहिया उड्ढमादाय,
नावकंखे कयाइ वि।
पुव्वकम्मक्खयट्ठाए,
इमं देहं समुद्धरे ॥१०॥

(۱۰) اسے گوتم منتہا رخ سے جو آگے نجات ہے
اوسکی طرف نگاہ کرتا ہوا عیش و آرام کی خواہش نہ رکھے
بلکہ یہ خیال کرے کہ مجھ کو پہلے کئے ہوئے بداعمال مٹانے

کے لئے یہ جسم انسانی ملا ہے۔

मूल :— दुल्लहा उ मुहादाई,
मुहाजीवी वि दुल्लहा।
मुहादाई मुहाजीवी,
दो वि गच्छंति सोग्गइं॥११॥

(۱۱) اے گوتم۔ دُنیا میں ایسے شخص بہت کم ہیں جو بلا غرض کے خیرات کرتے ہیں۔ اسی طرح سے دینے والے کو دُنیوی فائدہ بتلائے بغیر خیرات لینے والے بھی کم ہیں ایسی حالت کے ہر دو فریق بہشت میں جانے کے مستحق ہوتے ہیں۔

मूल :— संति एगेहिं भिक्खूहिं,
गारत्था संजमुत्तरा।
गारत्थेहिं य सव्वेहिं,
साहवो संजमुत्तरा॥१२॥

(۱۲) اے گوتم دُنیا میں کوئی کوئی ایسے خراب چال چلن والے سادہو ہیں کہ اون سے تو خانہ دار ہی نیک چال چلن اچھے ہیں۔ اور تمام نیک چال چلن والے خانہ داروں سے وہ سادہو اچھے ہیں کہ جو یقین صادق۔ علم صادق۔ عمل صادق کے اصولوں پر قایم ہیں۔

मूल :— चीराजिणं नगिणिणं,
जडी संघाडि मुंडिणं।
एयाणि वि न ताइंति,
दुस्सीलं परियागयं ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم۔ جو سادہو نے اپنے چال چلن خراب
کر دئے ہیں وہ کپڑے درخور یا چھال کے پہنے۔ خواہ
جانوروں کے چمڑے سے جسم کو ڈھانکے۔ خواہ برہنہ رہے
خواہ سر پہ بال بڑھا لے۔ یا پھٹے پرانے کپڑوں کو
استعمال کرے۔ ایسے سادہو نہ اپنا نہ دوسروں کا ہی
بھلا کر سکیں گے۔

मूल :— अत्थं गयंमि आइच्चे,
पुरत्था य अणुग्गए।
आहारमाइयं सव्वं,
मणसा वि न पत्थए ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم۔ جو نجات کا خواہشمند ہے وہ
آفتاب غروب ہونے کے بعد تا واپسی یعنی جب تک پھر
آفتاب طلوع نہ ہو جائے۔ اشیائے خورد و نوش کا
اس وقت تک دل سے بھی طالب نہ ہو۔

मूल :— जायरूवं जहामट्ठं,

निद्धंत मलपावगं।
राग दोसभयातीतं,
तं वयं बूम माहणं ॥ २५॥

(१५) اے گوتم - جس طرح سونے کی کسوٹی پر گھسنے اور آگ پر تپانے سے اصلیت ظاہر ہو گئی وہی اصلی سونا ہے - اسی طرح خاموشی بطور کسوٹی کے ہے - اور جو علم صادق کی آگ سے تپا ہوا دنیوی بد افعال سے دور ہو گیا ہے - میں اوسکو برہمن کہتا ہوں -

मूल :— तवस्सियं किसं दंतं,
अवचिय मंससोणियं।
सुव्वयं पत्त निव्वाणं,
तं वयं बूम माहणं ॥ २६॥

(१६) اے گوتم - ریاضت کرنے سے جس کا جسم لاغر ہو گیا ہو - اور حواس خمسہ پر قابو کر لیا ہو - ان وجوہات سے جس کا جسم گوشت اور خون خشک ہو کر لاغر ہو گیا ہو اور وہ اس حالت میں بھی اپنے نیک اصولوں کا پابند ہے - اور نہ اوسکو طمع نفسانی کی خواہش باقی ہے ایسے شخص کو برہمن کہتا ہوں -

मूल :— जहा योमं जले जायं,

नोवलिप्पइ वारिणा।
एवं अलित्तं कामेहिं,
तं वयं बूम माहणं ॥२७॥

(۱۷) اسے گوتم - پانی کی تہ میں کنول کی جڑ پانی کے اندر تال اور وہ پانی کے اوپر پھول لگتا ہے -
لیکن وہ پھول پانی میں بھیگتا نہیں - اسی طرح پر جو ناپاک قطرہ سے انسان پیدا ہو کر دنیوی آراموں سے پرورش پاتا ہے - وہ دنیا کے بُرے کاموں کو ترک کر کے کنول کے پھول کی مانند نیک کاموں میں رہتا ہے - میں اوسکو برہمن کہتا ہوں -

मूल :- न वि मुंडिएण समणो,
न ओंकारेण बंभणो।
न मुणी रण्ण वासेणं,
कुसचीरेण न तावसो ॥१८॥

(۱۸) اسے گوتم - خالی سر منڈانے سے سادھو نہیں ہوتا اور نہ محض اونکار بولنے سے برہمن ہوتا ہے - اور نہ خالی جنگل میں بودوباش کرنے سے منی ہوتا ہے - اور نہ گھاس کے کپڑے پہننے سے تپسوی ہو سکتا ہے -

मूल :— समयाए समणो होइ,
बंभचेरेण बंभणो।
नाणेण य मुणी होइ,
तवेणं होइ तावसो ॥१९॥

(۱۹) اے گوتم - بلا امتیاز سبوں کو ایک نظر سے دیکھے - اُسکو سادہو کہتے ہیں اور جو نفس کشی کو پاتا ہوا یا اپنی ذات بابرکات میں محو ہے وہی برہمن ہے - علم صادق سے منی اور ریاضت کرنے سے تپسوی ہوتا ہے۔

मूल :— कम्मुणा बंभणो होइ,
कम्मुणा होइ खत्तिओ।
कम्मुणा वइसो होइ,
सुद्दो हवइ कम्मुणा ॥२०॥

(۲۰) اے گوتم - برہمن کے کام کرنے سے برہمن ہوتا ہے - یعنی خاموشی - راستی - نیک چال چلن - ریاضت کرنے والا - صادق ایمان والا - اور اپنے نیک اصولوں پر چلتا ہو - وہی برہمن کہلاتا ہے - صرف تلک چھاپا لگانے اور مالا ہاتھ میں لینے سے ہی برہمن نہیں ہو سکتا ہے - کھشتری کا کام کرنے سے کھشتری ہوتا ہے - یعنی قانون سے انصاف کرتا ہو - اور تکلیف والوں کا ساتھ دیتا ہو -

اور بے قصور کسی کو نہ ستاتا ہو۔ اپنی ریاست کے تمام
جانداروں کی حفاظت (رکشا) کرتا ہو وہی کھشتری ہے
شکار کرنے سے اور نشہ وغیرہ استعمال کرنے سے اور
ناانصافی کرنے سے اور غیروں کی عورتوں کو بدنگاہ دیکھنے سے کھشتری نہیں رہ سکتا
ویش کا کام کرنے سے ویش ہوتا ہے یعنی قاعدے
سے بیوپار کرتا ہو۔ اور اپنے عزیز و اقارب و ناتواں
اشخاص کا خبرگیراں ہوتا ہو۔ اور بلا قصور عورت مرد کو
اور مرد عورت کو طلاق نہ دیوے۔ اور بیوپار۔ ناپنا۔ تولنا۔
لینا۔ دینا۔ صاف رکھتا ہو۔ وہی ویش کہلاتا ہے۔
شودر وہ ہے کہ ہر سہ اقوام مندرجہ بالا کی خدمات
کو انجام دے۔ کسی کا نقصان نہ کرے۔ اوسی کو شودر
کہتے ہیں۔ جو اشخاص شکار کرتے ہیں۔ اور دوسروں
کی عورتوں کو بدنگاہ سے دیکھتے ہیں۔ وے افعال
ناجائز کرتے ہیں۔ وہ شودر سے بھی گئے گذرے ہیں
اور ایسے شخصوں کا سب سے نیچا درجہ ہے۔ اس لئے
انسان کو اعمال اپنے درست رکھنا چاہیے۔

باب ہفتم ختم ہوا

اوم

درباره اظہار حال نفس کشی (برہمچریہ)

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— आलओ थीजणाइण्णो,
थीकहा य मणोरमा।
संथवो चेव नारीणं,
तेसिं इंदियदरिसणं ॥१॥
कूइअं रुइअं गीअं,
हासभुत्तासिआणि अ।
पणीअं भत्तपाणं च,
अइमायं पाणभोअणं ॥२॥
गत्तभूसणमिट्ठं च,

काम भोगा य दुज्जया।
नरस्सत्तगवे सिस्स ०
विसं तालउडं जहा ॥ ३॥

(۱ و ۲ و ۳) اے گوتم - نفس کشی طریقوں سے ہو سکتی ہے - جس کو ذیل میں بتلاتے ہیں -

(۱) جس جگہ عورت - مخنث یا وہ جانور رہتے ہوں - وہاں پر نفس کشی والے کو نہیں ٹھہرنا چاہیے - کیوں کہ جہاں بلی رہتی ہو وہاں چوہوں کے حق میں اچھا نہیں ہے

(۲) وہ قصے کہانیاں جن میں عورتوں کے تذکرات ہوں کہ جس سے اصول نفس کشی میں نقصان پہونچے - اوسنے پرہیز کرنا چاہیے - جیسے نیبو و املی کا تصور کرنے سے منھ کا ذائقہ بدل جاتا ہے اسی طرح سے نفس کشی میں بھی نقصان پہنچتا ہے -

(۳) جہاں پر عورت بیٹھ کر اٹھ گئی ہو وہاں اوسوقت نہیں بیٹھنا چاہیے - کیوں کہ آگ کے پاس سے روغن زرد پگل جاتا ہے -

(۴) عورتوں کے جسم - ہاتھ - ناک - منھ وغیرہ خراب نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے - کیوں کہ مریض چشم کو آفتاب کے سامنے دیکھنے سے نقصان پہنچتا ہے -

(۵) پردہ - پارچہ - یا چک یا برکی کی آڑ میں عورت مرد سو رہے ہوں تو وہاں پر نفس کشی والے کو نہیں ٹھہرنا چاہیئے - کیوں کہ جبوقت بادل گرجتا ہے اوسوقت مور بول اوٹھتا ہے -

(۶) اصول نفس کشی کے پابند ہونے کے لئے پہلے کے افعال مباشرت کا دوبارہ تصور نہیں کرنا چاہیئے - کیونکہ جیسے رنجیدہ بات کا خیال کرنے سے دل میں پھر رنج پیدا ہو جاتا ہے اوسی طرح خیالِ مباشرت بھی نقصان رساں ہے -

(۷) غذائے لذیذ و تازہ ہمیشہ نہیں کھانا چاہیئے - کیوں کہ کمزور آدمی تازہ خوراک کو استعمال کرنے سے بیمار ہو جاتا ہے - اور لذیذ اشیائے کے استعمال سے نفس کی پرورش ہوتی ہے -

(۸) معمولی خوراک بھی قرینہ سے زیادہ نہیں کھانا چاہیئے کیوں کہ چھوٹے برتن کو زیادہ بھر دینے سے وہ پھوٹ جاتا ہے -

(۹) جسمانی آرایش وزیبایش نہیں کرنا چاہیئے - کیوں کہ کنگال مفلس کے پاس سے جو چاہے اوس کا ہیرا چھین لیتا ہے (عیش و آرام طالب نجات کو زہر قاتل

کا کام دیتے ہیں -

मूल :— जहा कुक्कुडपोअस्स,
निच्चं कुललओ भयं।
एवं खु बंभयारिस्स,
इत्थीविग्गहओ भयं ॥ ४॥

(۴) اے گوتم - جیسے مرغی اپنے بچوں کو بلی کے خوف سے محفوظ رکھتی ہے اسی طرح نفس کشی والے کو بھی عورتوں کے دید و شنید وغیرہ کا خوف خیال کرکے پرہیز کرنا چاہیئے -

मूल :— जहा विरालावसहस्स मूले,
न मूसगाणं वसही पसत्था।
एमेव इत्थी निलयस्स मज्झे,
न बम्भयारिस्स खमो निवासो॥ ५॥

(۵) اے گوتم - جہاں بلی رہتی ہو وہاں چوہوں کا رہنا اچھا نہیں - اسی طرح سے جہاں عورتیں رہتی ہوں - وہاں نفس کشی والے کو رہنا اچھا نہیں ہے -

मूल :— हत्थपायपडिछिन्नं,
कन्ननासविगप्पियं।
अवि वाससयं नारिं,

बंभयारी विवज्जए ॥ ६ ॥

(६) اے گوتم - جس عورت کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں - اور ناک کان منھ - دیکھنے میں نہایت بدصورت ہو عمر بھی یکصد سالہ ہو ایسی حالت میں بھی نفس کشی والے کو اوس سے گریز کرنا لازمی ہے -

मूल :— अंग पच्चंगसंठाणं,
चारुल्लविअपेहिअं ।
इत्थीणं तं न निज्झाए,
कामरागविवड्ढणं ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - نفس کشی والے کو عورتوں کے منھ ہاتھ پاؤں - جسمانی ناز و نزاکت چشم بازی شیریں کلامی کے طرف راغب ہونا یا توجہ کرنا نہیں چاہیئے - کیونکہ یہ نفس کو پرورش کرنے کے اسباب ہیں -

मूल :— णो रक्खवसीसु गिज्झिज्जा,
गंडवच्छासुऽणेगचित्तासु ।
जाओ पुरिसं पलोभित्ता,
खेल्लंति जहा वा दासेहिं ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - نفس کشی والے کو دُنبل (پھوڑہ) کے موافق پستان والی و محرک دل جو گفتگو کرے کسی اور سے

اور نظر کسی اور کی طرف - ایسی عورتیں ہوتی ہیں - اُن سے
پرہیز کرنا چاہیئے - کیونکہ وہ آدمیوں کو فعل مباشرت
کا لالچ دکھلا کر غلام بنا لیتی ہیں -

मूल :— भोगामिस दोस विसन्ने,
हियनिस्सेयस बुद्धिवोच्चत्थे।
बाले य मंदिए मूढे,
बज्झई मच्छिया व खेलम्मि॥९॥

(۹) اے گوتم - عیش و آرام دُنیا میں مثل مُردے
کے ہیں - اور اون کی محبت سے روح غلطاں و پیچاں
ہو کر گنہگار بن جاتی ہے - اور نجات چھوٹ جاتی ہے -
جو لوگ اس میں پھنستے ہیں وہ جس طرح - مکھی - ناک یا
مُنھ کے بلغم میں چپٹکر جان کھو دیتی ہے - اسی طرح سے یہ
بھی نقصان اُٹھاتے ہیں -

मूल :— सल्लं कामा विसं कामा,
कामो आसी विसोवमा।
कामे पत्थेमाणा,
अकामा जंति दुग्गइं॥१०॥

(۱۰) اے گوتم - عیاشی زہر و نوک دار خار و زہریلے
سانپ کے موافق ہے - اعمال مباشرت تو درکنار رہے

ادن کا خیال و تصور ہی انسان کو نیچے گرا دیتا ہے۔

मूल :— खणमेत्तसुक्खा बहुकालदुक्खा,
पगामदुक्खा अनिगामसुक्खा।
संसारमोक्खस्स विपक्खभूया,
खाणी अणत्थाण उ कामभोगा॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم - افعال عیاشی لمحہ بھر کے خوش کرنے والے ہیں۔ لیکن عاقبت میں بہت عرصہ تک کی تکلیف کو دینے والے ہیں۔ اس لئے عیاشی نقصان کی بُنیاد ہے اس میں خوبی خفیف اور نقصان زیادہ ہے۔ طالب نجات کے حق میں عیاشی ہونا بہت دشمن ہے اور تمام خرابیاں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

मूल :— जहा किंपागफलाणं,
परिणामो न सुन्दरो।
एवं भुत्ताण भोगाणं,
परिणामो न सुन्दरो॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم - یہ عیش و آرام کمپاک پھل۔ یعنی زہریلے پھل کی موافق جو دیکھنے میں نہایت خوبصورت و خوشبودار اور کھانے میں لذیذ ہیں۔ لیکن بعد کھانے کے دوست نما دشمن کا کام دیتے ہیں۔ اور جان لیتے ہیں۔ اور عیش و

آرام شروع میں اچھے اور بعد میں تکلیفات پیدا کرنے والے ہیں۔

मूल:— दुपरिच्चया इमे कामा,
नो सुजहा अधीरपुरिसेहिं।
अह संति म... साहू,
जे तरंति अतरं वणिया वा ॥१३॥

(۱۳) اسے گوتم - یہ عیش و آرام عالم کو بھی ترک کرنا دشوار ہے - تو پھر بزدل اور لاعلم والے کی بات ہی کیا ہے - لیکن جو بہادر اور مستقل مزاج ہوتے ہیں وہی عیاشی کے دریا کو بیوپاری کی طرح عبور کر جاتے ہیں۔

मूल :— उवलेवो होइ भोगेसु,
अभोगी नोवलिप्पई।
भोगी भमइ संसारे,
अभोगी विप्पमुच्चई ॥१४॥

(۱۴) اسے گوتم - عیش و آرام کرکے روح پر عذابوں کا ذخیرہ ہو جاتا ہے - اور جو ان کو ترک کر دیتا ہے اوسکی روح عذابوں سے مبرّہ رہتی ہے - عیاشی باعث تناسخ کا ہے - اور اس سے علیحدہ رہنے والا مثلہ تناسخ سے چھوٹ جاتا ہے۔

मूल :— मोक्खाभिकंखिस्स वि माणवस्स,
संसारभीरुस्स ठियस्स धम्मे ।
नेयारिस्सं दुत्तरमत्थि लोए,
जहित्थिओ बालमणो हराओ ॥ १५॥

(۱۵) اے گوتم - جو نجات کے خواہشمند ہیں اور وے مثل تناسخ کی تکالیف سے خوف کھاتے ہوئے دہرم میں اپنے دل کو رجوع کرتے ہیں ایسے شخصوں کو بھی جاہل لوگوں کے دل خوش کرنے والی عورت سے بچنا مشکل ہے - اس لئے نہایت ہوشیاری سے رہنا چاہئے -

मूल :— एए य संगे समइक्कमित्ता,
सुहुत्तरा चेव भवंति सेसा ।
जहा महासागर मुत्तरित्ता,
नई भवे अवि गंगा समाणा ॥ १६ ॥

(۱۶) اے گوتم - جو عورتوں کی محبت ترک کر دیتا ہے اوسکو دوسرے اسباب مثل مال وغیرہ وغیرہ کے ترک کرنے میں - کوئی دیر نہیں ہوتی ہے - جس طرح مہا ساگر (دریائے ذخّار) کو کوئی پار کر لیتا ہے - اس کے لئے گنگا کا پار کر لینا کچھ مشکل نہیں رہتا -

मूल :— कामाणुगिद्धिप्पभवं खु दुक्खं,
सव्वस्स लोगस्स सदेवगस्स।
जं काइयं माणसियं च किंचि,
तस्संतगं गच्छइ वीयरागो ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم۔ عیش سے خود محو ہونے سے جو خاص تکلیف پیدا ہوتی ہے اور اس تکلیف سے دیوتا سے لیکر ساری مخلوق تک دوکھی ہے۔ جسمانی اور روحانی تکلیفات ختم کرنے کے لئے دنیا میں صرف نفس کشی ہی آخر کرنے والی ہے۔

मूल :— देवदाणवगंधव्वा,
जक्खरक्खसकिन्नरा।
बंभयारिं नमंसंति,
दुक्करं जे करंति ते ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم۔ اس جہان پر ہم جو یہ (اونچے درجہ کی نفس کشی) کو جو اختیار کرتا ہے۔ اس کو دیو۔ دانو گندہرب۔ یکشن۔ راکشن۔ کنرور وغیرہ وغیرہ یعنی فرشتہ بھی قدمبوسی کرتے ہیں۔

باب ہشتم ختم ہوا

باب نہم

در بارہ فرائض (نیم) سادہو

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल:— सव्वे जीवा वि इच्छंति,
जीविउं न मीरिज्जिउं ।
तम्हा पाणिवहं घोरं,
निग्गंथा वज्जयंति णं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - تمام جاندار خورد و کلاں ہر وقت زندہ رہنے کی خواہش رکھتے ہیں - اور مرنے کی کسی کو بھی خواہش نہیں ہوتی - کیونکہ زندہ رہنا ہی سب کو عزیز ہوتا ہے - اس لئے سادہو یعنی اچھے لوگ کسی کی جان نہیں لیتے ہیں - بلکہ جانداروں کو تکلیف تک نہیں پہنچاتے -

मूल :— सुसावाओ य लोगम्मि,
सव्वसाहूहि गरहिओ।
अविस्सासो य भूयाणं,
तम्हा मोसं विवज्जए ॥२॥

(۲) اسے گوتم - کسی کا جان لینا اس کے علاوہ
جھوٹ بولنا بھی ایک گناہِ عظیم ہے - کیونکہ اچھے لوگ
اس جھوٹ بولنے کو بہت ہی برا بتلاتے ہیں
جھوٹ بولنے سے
آدمی کا اعتقاد قطعی نہیں رہتا ہے - اس لئے سادھو
جھوٹ بالکل ہی نہیں بولتے -

मूल :— चित्त मंतम चित्तं वा,
अप्पं वा जइ वा बहुं।
दंतसोहणमेत्तं पि,
उग्गहंसि अजाइया ॥३॥

(۳) اسے گوتم - جاندار یا غیر جاندار چیزیں وغیرہ -
یہاں تک کہ دانت کھودنی کا تنکا بھی بلا اجازت کے نہ لے -
یعنی چوری نہ کرے -

मूल :— मूलमेव महम्मस्स,
महादोससमुस्सयं।

तम्हा मेहुणसंसग्गं
निग्गंथा वज्जयंति णं ॥४॥

(۴) اے گوتم - خراب اعمال پیدا کرنے میں عیاشی مقدم شئے ہے - یعنی کسی کی جان لینا - چوری کرنا - دغابازی وغیرہ وغیرہ بُرے کاموں کو خوب ترقی دینے والی ہے - اس لئے سادہو لوگ عیاشی کو ترک کر دیتے ہیں -

मूल :— लोभस्से समणुप्फासो,
मन्ने अन्नयरामवि।
जे सिया सन्निही कामे,
गिही पव्वइए न से ॥५॥

(۵) اے گوتم - طمع (لالچ) خفیف بھی ہونا بُرا ہے اگر سادہو خوردنی اشیائے کی رات کو اپنے پاس رکھنے کے لئے خواہش کرے تو وہ سادہو نہیں ہے - بلکہ خانہ دار ہے -

मूल :— जं पि वत्थं व पायं वा,
कम्बलं पायपुंच्छणं।
तं पि संजमलज्जट्ठा,
धारेन्ति परिहिंति य ॥६॥

(۶) اے گوتم - کپڑے - لکڑی والے برتن - کمبل اور پاؤں صاف کرنے کا کپڑہ جو سادھو رکھتے ہیں - وہ اپنے اصولوں کے پابند ہونے سے یا شرم گاہ کو بچانے کے لئے رکھتے ہیں - جو اصول سے اوس سے زیادہ نہیں رکھتے -

मूल :— न सो परिग्गहो वुत्तो,
नायपुत्तेण ताइणा ।
मुच्छा परिग्गहो वुत्तो,
इइ वुत्तं महेसिणा ॥७॥

(۷) اے گوتم - سادھو اپنے اصولوں کی پابندی سے کپڑے - لکڑی کا برتن وغیرہ وغیرہ رکھتے ہیں - اون کے لئے (تیرتھنکر) رہنما نے لالچ نہیں بتلایا ہے - اور اگر جسم پر بھی محبت آجائے تو یہ لالچ میں شمار کیا گیا ہے -

मूल :— एयं च दोसं दट्ठूणं
नायपुत्तेण भासयं ।
सव्वाहारं न भुंजंति,
निग्गंथा राइभोयणं ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - رات میں خورد نوش سے جو جو

خرابیاں پیدا ہوتی ہیں سادہو لوگ اُن سب کو خیال کرکے رات کو قطعی خورد و نوش نہیں کرتے ہیں - بلکہ دوسرے روز کے لئے پاس بھی نہیں رکھتے ہیں -

मूल :— पुढविं न खरो न खराावए,
सीओदगं न पिए न पियावए।
अगणि सत्थं जहा सुनिसियं,
तं न जले न जलावए जे सभिक्खू॥
॥९॥

(۹) اے گوتم - زمین کے اندر جو پتھر - کنکر وغیرہ وغیرہ ہیں اون میں بھی جان ہے - اس لئے سادہو لوگ اونکو بھی کھودنا یا کھُدوانا نہیں چاہتے - اسی طرح پانی میں جان ہے - اس لئے کنواں و ندی نالے وغیرہ کا پانی استعمال نہیں کرتے - اسی طرح آگ میں بھی جان ہے اس واسطے اوسکو نہ خود جلاسکتے ہیں اور نہ دوسروں سے جلوانا چاہتے ہیں - یہی اصُول دُنیا میں سادہوؤں کے ہیں -

मूल :— अनिलेरा न वीए न वीयावए,
हरियाणि न छिंदे न छिंदावए।
बीयाणि सया विवज्जयंतो,

بھکشا کے واسطے جاتے ہیں تو اونکو کسی جگہ کچھ ملتا ہے
اور دوسری جگہ کچھ اور ملتا ہے اوسمیں اونکو صبر رہتا
ہے۔

मूल :— जे नवंदे न से कुप्पे,
वंदिओ न समुक्कसे।
एवमन्नेसमाणस्स,
सामण्णमणुचिट्ठइ ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم۔ جو سادہو کا ادب نہیں کرتا ہے وہ اوس
پر ناراض نہیں ہوتے اور جو اونکو نمشکار اور ادب کرتا
ہے اوسکا اونکو کوئی غرور بھی نہیں ہوتا۔ اونکی سب پر یکساں
نظر رہتی ہے۔

मूल :— पण्णसमत्ते सया जए,
समता धम्ममुदाहरे मुणी।
सुहुमे उ सया अलूसए,
णो कुज्झेणो माणि माहणे ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم۔ اگر کوئی عالم سادہو سے کسی قسم کا سوال
پیش کرے تو وہ اوس پر کبھی غصہ نہیں ہوتے۔ بلکہ نہایت
خوشی سے تسلی بخش اوسکو جواب دیتے ہیں اور اگر کسی کو
نصیحت بھی کرتے ہیں تو برابر کی نظر سے کرتے ہیں۔ ایسے

اس طرح کا غرور کرنے والا سادہو ہے وہ سادہوؤں کا
رتبہ نہیں پا سکتا - جو سادہو اپنی تعریف کا خواہشمند
ہے اور یہ کہتا ہے کہ میں تمام سادہوؤں کا منتظم ہوں دوسرا
سادہو بچارہ کیا کر سکتا ہے جو اپنی شکم پرسی ہی نہیں کر سکتا
اسی طرح کے کلمات سے دوسروں کی برائیاں کرتا ہے -
وہ سادہو ہرگز نہیں ہے -

मूल :— न पूयणं चेव सिलोयकामी,
पियमप्पियं कस्सइ णो करेज्जा ।
सव्वे अणट्ठे परिवज्जयंते,
अणाउले या अकसाइ भिक्खू ॥२६॥

(۱۶) اے گوتم - سادہو لوگ جس وقت زبان شیریں
سے دیاکھیان یعنی واعظ کرتے ہیں - اسمیں یہ نیت نہیں
رکھتے کہ میری تعریف ہو - یا مجھے عمدہ کھانا کپڑا ملے گا
اور ایسا ذکر نہیں کرتے جس میں کسی کو ناگوار خاطر ہو - اور
روح کو خراب کرنے والی جو باتیں پیدا ہوں - ان کو ترک
کرتے ہوئے واعظ دیتے ہیں -

मूल :— जाए सद्धाए निक्खंतो,
परियायट्ठाणमुत्तमं ।
तमेव अणुपालिज्जा,

باب دہم

دربارہ ترک غفلت (प्रमादपरिहार)

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— दुमपत्तए पंडुरए जहा,
निवडइ राइगणाण ऽच्चए।
एवं मणुआण जीवियं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥१॥

(۱) اے گوتم - جس طرح وقت پاکر درخت کے پتے زرد ہو جاتے ہیں ہرے سے پختہ ہو کر گر جاتے ہیں اسی طرح انسان کی زندگی فنا ہے - اس لئے اے گوتم دھرم کی پابندی کرنے میں ایک لمحہ بھی فضول ضایع مت کرو -

मूल :— कुसग्गे जह ओसबिंदुए,
थोवं चिट्ठइ लंबमाणए।
एवं मणुआण जीविअं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥२॥

(۲) اے گوتم - جس گھاس کی نوک پر شبنم کے قطرہ تھوڑی دیر کے لئے ٹھہرتے ہیں، اسی طرح سے یہ زندگی انسان کی بہت ہی کم وقت کی ہے - اس لئے اے گوتم ذرا سے وقت کے لئے غفلت مت کرو -

मूल :— इइ इत्तरिअम्मि आउए,
जीविअए बहुपच्चवायए।
विहुणाहि रयं पुरेकडं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥३॥

(۳) اے گوتم - جس سے ہتیار - زہر وغیرہ حرکت نہیں پہنچا سکتے - ایسا (نروپ کرمی) مضبوط زندگی انسان کی وہ بھی کم ہے - اور ہتیار - زہر وغیرہ سے حرکت پہونچنے والی (سوپ کرمی) یعنی کمزور عمر بھی کم ہے - جس میں بھی جسمانی اور روحانی تکالیف کئی قسم کی لبالب بھری ہیں - ایسا سمجھ کر اے گوتم پہلے کے کئے ہوئے عذابوں کو دور کرنے میں ذرا بھی غفلت نہ کرو -

मूल :— दुल्लहे खलु माणुसे भवे,
चिरकालेण वि सव्व पाणिणं।
गाढा य विवाग कम्मणो,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ४॥

(۴) اے گوتم - جانداروں میں ایک اندری والا وہ ہے جس کا محض جسم ہی ہے دو اندری والا وہ ہے - جس کے جسم اور منھ ہے - تین اندری والا وہ ہے جس کے جسم منھ اور ناک ہے - چار اندری والا وہ ہے - جس کے جسم - منھ - ناک اور آنکھیں ہیں -
پانچ اندری والا وہ ہے جس کے جسم - منھ - ناک - آنکھیں - اور کان ہوں - ایسے جانداروں میں مر کر پیدا ہوتے ہیں - ایسا بے انتہا وقت رائیگاں ہوا لیکن انسان نہیں ہوا - کیوں کہ انسان نہ ہونے دینے والے ایسے اعمال فنا ہونا بہت مشکل ہے اس لئے اے گوتم انسان کا جامہ پاکر ذرا بھی غفلت مت کرو -

---

* نوٹ :- ایک اندری میں مٹی - پانی - آگ - ہوا - اور سبزی وغیرہ ہیں
دو اندری میں کیڑے وغیرہ ہیں -
تین اندری میں چیونٹی چیلیا وغیرہ ہیں -
چار اندری میں مکھی - مچھر - وغیرہ ہیں -
پانچ اندری میں گائے بھینس - آدمی - وغیرہ ہیں -

मूल :— पुढविकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए॥५॥

मूल :— आउक्कायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए॥६॥

तेउक्कायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए॥७॥

वाउक्कायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे
कालं संखाईयं,
समयं गोयम ! मा पमायए॥८॥

वणस्सइकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालमणंतं दुरंतयं,

समयं गोयम ! मा पमायए ॥ ९ ॥

اے گوتم - مٹی کے اندر (۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹)
گیا تو وہاں پر پیدا ہو ہو کر مر کے بے انتہا وقت ضایع
کیا - پھر پانی میں جا کر اور پیدا ہو ہو کر مر کے بہت سا
وقت خراب کیا - پھر آگ میں جا کر اور وہاں بارہا پیدا
ہو ہو کر مر کے بہت زیادہ وقت کا نقصان کیا - اسی طرح
ہوا میں سب دنوں تک پیدا ہو ہو کر مر کے وقت کو ضایع
کیا - پھر اسی طرح سے سبزی وغیرہ وغیرہ میں (अनंतवार)
(بے شمار) پیدا ہو ہو کر مر کے بہت دنوں تک اپنے وقت
ضایع کرتا رہا -
اس لئے اے گوتم - اب تجھے ذرا بھی غفلت نہ کرنا
چاہئے -

सूत्र :— बेइंदिअकायमइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालं संखिज्जसरिराण्य,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ १० ॥

तेइंदियकाय मइगओ,
उक्कोसं जीवो उ संवसे।
कालं संखिज्जसंसिराण्यं,

समयं गोयम! म पमायए ॥२१॥

चउरिंदियकायमइगओ,

उक्कोसं जीवो उ संवसे।

कालं संखिज्जसंखिज्जं,

समयं गोयम। मा पमायए ॥२२॥

(۱۰ و ۱۱ و ۱۲) اے گوتم- اوسی طرح دو اندری والی ارواح میں پھر اوسی طرح ۳ اندری والی ارواح میں پھر چار اندری والی ارواح میں چند ماہ یا چند سال تک رہ کر تمام وقت کو ضایع کرتا رہا-
اس لئے اے گوتم اب ذرا بھی غفلت مت کر-

मूल :— पंचिंदियकायमइगओ,

उक्कोसं जीवो उ संवसे।

सत्तट्ठ भवग्गहणे,

समयं गोयम! मा पमायए ॥२३॥

(۱۳) اے گوتم- پانچ اندری والوں میں یہ روح جا کر پیدا ہو ہو کر زیادہ سے زیادہ وہاں رہی تو ۸ جنم ختم کئے- اس لئے اے گوتم وقت کو ضایع نہ کر کے غفلت مت کر-

---

मूल :— लद्धूण वि माणुसत्तणं,
आरिअत्तं पुणरावि दुल्लहं।
बहवे दसुआ मिलक्खुआ,
समयं गोयम ! मा पमायए॥ १६॥

(۱۶) اے گوتم - اگر اس روح کو انسانی جامہ مل بھی گیا تو آریہ دیش (نیک ملک) ملنا بہت ہی مشکل ہے کیوں کہ بہت سے برائے نام ہی ملکش دیشو نہیں انسان ہو ہو کر اور چوری دغیرہ خراب کام کرکے زندگی بسر کرتے ہیں - تو ایسے ملکشوں میں انسان کا پیدا ہونا بالکل بیکار ہے - اس لئے اے گوتم آریہ دیش پاکر ترقی کرنے میں اب ذرا بھی غفلت مت کر۔

मूल :— लद्धूणावि आरियत्तणं,
अहीणपंचिंदियया हु दुल्लहा।
विगलिंदिया हु दीसई,
समयं गोयम ! मा पमायए॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - اگر روح کو انسانی جامہ اور آریہ دیش بھی مل گیا - لیکن حواس خمسہ کی طاقت کے ساتھ انسانی جامہ ملنا مشکل ہے - کیونکہ بہت سے انسان ایسے دیکھنے میں آتے ہیں جو اندریوں کی طاقت سے محروم ہیں

جیسے کانے - بہرے - اندھے - لنگڑے - پنگل وغیرہ -
اس لئے اے گوتم تندرست اندریوں کو پاکر ترقی کرنے میں
ذرا بھی غفلت مت کرو -

मूल :— अहीरा पंचिंदियत्तं पि से लहे,
उत्तम धम्मसुई हु दुल्लहा।
कुतित्थिनिसेवए जणे,
समयं गोयम! मा पमायए ॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم - کاش طاقت والے حواس خمسہ انسان
کے جامہ میں اور آریہ دیش مل گیا - تو سچے شاستروں کے
سننے کا موقع ملنا مشکل ہے - کیونکہ بہت سے انسان دنیوی
عیش و آرام کو ہی دہرم کی شکل میں ماننے والے ہیں - جو
محض مرشد کہلاتے ہیں - انکی صحبت میں انسان رہتے
ہیں - اس لئے اے گوتم سچے شاستر سنکر ترقی کرنے میں
غفلت مت کرو -

मूल :— लद्धूणवि उत्तमं सुइं,
सद्दहणा पुणरावि दुल्लहा।
मिच्छत्तनिसेवए जणे,
समयं गोयम! मा पमायए ॥ १९॥

(۱۹) اے گوتم - اگر سچا شاستر بھی سننے میں آگیا تو

صادق یقین ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ دُنیا میں بہت سے انسان دہریئے (ناستک) کے صحبت میں رہتے ہیں۔ اس لئے اے گوتم صادق یقین پاکر ترقی کرنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو۔

मूल :— धम्मं पि हु सद्दहंतया,
दुल्लहया काएण फासया ।
इह कामगुणेहि मुच्छिया,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥२०॥

(۲۰) اے گوتم اگر دھرم شاستر کے مطابق صادق یقین ہو گیا تو صادق عمل کرنا مشکل ہے۔ کیوں کہ بہت سے انسان دُنیا کے تمام عیش و آرام میں مشغول ہیں۔ اس لئے اے گوتم ترقی کرنے میں غفلت مت کرو۔

मूल :— परिजूरइ ते सरीरयं,
केसा पंडुरया हवंति ते ।
से सोयबले य हायई,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم - تمہاری ضعیفی عنقریب آرہی ہے - بال بھی سفید ہوتے جارہے ہیں - آنکھ - کان - ناک - زبان - جسم - ہاتھ - پیر - ان تمام کی طاقت بہ نسبت پہلے کے بہت

کم ہوتی جا رہی ہے۔ اس لئے اے گوتم وقت کو بیش قیمتی جان کر دھرم کی پابندی کرنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو۔

मूल :— परई गंडं विसूइया,
आयंका विविहा फुसंति ते।
विहडइ विद्धंसइ ते सरीरयं,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ २२॥

(۲۲) اے گوتم۔ یہ انسانی جسم۔ فکر۔ پھوڑا۔ پھنسی سے قے۔ اسہال وغیرہ جان لینے والی بیماریوں کا گھر ہے اور آخیر میں کمزور ہو کر قضا کا شکار بن جاتا ہے۔ اس لئے اے گوتم اس کو خیال کرکے اب ترقی کرنے میں غفلت مت کرو۔

मूल :— वोच्छिंद सिणेहमप्पणो,
कुमुयं सारइयं वा पाणियं।
से सव्वसिणेहवज्जिए,
समयं गोयम ! मा पमायए ॥ २३॥

(۲۳) اے گوتم موسم سرا میں چاند نکلنے پر کنول پانی سے علیحدہ کھلتا ہے۔ اسی طرح سے اپنے موہ یعنی محبت دنیوی کو دور کرنے میں ذرا بھی اب غفلت مت کرو۔

मूल :— चच्चाण धणं च भारियं,
पव्वइओ हि सि अणगारियं।
मा वंतं पुणो वि आविए।
समयं गोयम! मा पमायए॥२४॥

(۲۴) اے گوتم - مال اور اولاد کو ترک کر کے سادہو ہو گیا اس لئے استعمال شدہ اشیائے کو دوبارہ استعمال کرنے کی خواہش نہ کر کے دہرم کی ترقی کرنے میں غفلت چھوڑ دو -

मूल :— न हु जिणे अज्ज दीसई,
बहुमए दिस्सई मगदेसिए।
संपइ नेया उए पहे,
समयं गोयम! मा पमायए॥२५॥

(۲۵) اے گوتم - میری غیبت میں لوگ یہ کہیں گے کہ آج رہنما نہیں ہے - لیکن اونکا راستہ دکھایا ہوا موجود ہے اور اُس راستے کے بتلانے والے (مرشد گرو) بھی موجود ہیں - اس پر یقین صادق لا کر وہ اپنی عاقبت دُرست کریں گے - تو میرے موجود ہوتے ہوئے نجات کے راستہ پانے میں ذرا بھی غفلت مت کرو -

मूल :— अवसोहिय कंटगापहं,
ओइण्णो सि पहं महालयं।
गच्छसि मग्गं विसोहिया,
समयं गोयम! मा पमायए॥ २६॥

(۲۶) اے گوتم - مختصر دروغ راستے کو ترک کرکے عمدہ اور اعلی سچے راستے کو جب تم نے پایا ہے اور اسی راستے پر چل بھی رہے ہو تو اب خاص موکش کے مقام کو پہونچنے میں ذرا بھی غفلت مت کرو۔

मूल :— अबले जह भारवाहए,
मा मग्गे विसमेऽवगाहिया।
पच्छा पच्छाणुतावए,
समयं गोयम! मा पमायए॥ २७॥

(۲۷) اے گوتم - ایک کمزور انسان زیادہ وزن اوٹھا کر سخت راستے پر چلنے سے پشیمان ہوتا ہے - اسی طرح یقین صادق سے منکر ہوئے لوگوں کی باتوں پر چلنے سے اونہیں رنج اوٹھانا پڑے گا - اس لئے پھر رنج اوٹھانے کا موقع پیش نہ آوے - اس کو خیال کرتے ہوئے - اے گوتم اب دھرم کی ترقی کرنے میں غفلت مت کرو۔

मूल :— असच्चमोसं सच्चं च,
अणवज्जमकक्कसं ।
समुप्पेहमसंदिद्धं,
गिरं भासिज्ज पन्नवं ॥२॥

(۲) اے گوتم۔ جو بات راست بھی نہیں۔ دروغ بھی نہیں۔ اور دنیا میں تمام استعمال بھی ہوتی ہو۔ اور وہ کسی کو بری معلوم نہ ہو۔ جس کے کہنے میں کوئی شک بھی نہ ہو۔ ایسی بات کو عقلمند موقع اور غور کرکے بولتے ہیں۔

मूल :— तहेव फरुसा भासा,
गुरुभूओवघाइणी ।
सच्चा वि सा न वत्तव्वा,
जओ पावस्स आगमो ॥३॥

(۳) اے گوتم۔ جس راست بات کے اظہار سے بہت سے جانداروں کی جان ضایع ہوتی ہو ایسی راست گوئی بھی منع ہے۔ اگرچہ راست ہے۔ مگر اتلاف جان کا بکھیڑا پیدا کرنے والی ہونے سے اوس کا اظہار انسان کو گناہ عظیم میں پہنچاتا ہے۔

मूल :— तहेव काणं काणे त्ति,
पंडगं पंडगे त्ति वा

वाहिअं वा वि रोगी त्ति,

तेणं चोरे त्ति नो वए ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم - جو انسان کہلانے کے مستحق ہیں - وہ
کانے کو کانا - مخنث کو مخنث - بیمار کو مریض - سارق کو
دُزد - ایسا نہیں بولتے - کیوں کہ گفتار تو صحیح ہے مگر ایسا
راست بولنے سے اون کے دلوں کو صدمہ پہنچتا ہے -
اس لئے عقلمند آدمی ایسی گفتار سے پرہیز کرتے ہیں -

मूल :— देवाणं मणुयाणं च,

तिरियाणं च वुग्गहे।

अमुगाणं जओ होउ,

मा वा होउ त्ति नो वए॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم - دیوتا - انسان - فرشتہ - وغیرہ میں
جھگڑا ہوتا ہو تو اس کے متعلق قبل از اختتام اوس جھگڑے
کے اظہار رائے کرنا - کہ فلاں کی فتح ہوگی اور فلاں کی
شکست ہوگی - جس سے ایک خوش اور دوسرا ناراض ہوتا
ہے - ایسی گفتار عقلمند انسان نہیں بولتے ہیں کہ جس سے
کسی کے دل کو ایذا پہنچے -

मूल :— तहेव सावज्जणुमोयणी गिरा,

ओहारिणी जा य परोवघाइणी।

से कोह लोह भय साव माणवो,

न हासमाणो वि गिरं वएज्जा ॥६॥

(۶) اے گوتم - عقلمند آدمی وہ ہیں جو قہقہا مار کر ہنستے ہوئے بھی نہیں بولتے ہیں - اور غصّہ - طمع - خوف سے بھی جھوٹ نہ بولے ہیں اس کے علاوہ جن الفاظ کے اظہار کرنے سے دوسروں کو نقصان پہنچتا ہو - ایسے الفاظ کو اچھا سمجھ کر بلا تحقیق بات کی تائید بھی نہ کرے - نیز دوسروں کو تکالیف پہنچانے والی گفتگو کا بھی استعمال نہیں کرتے ہیں -

मूल :— अपुच्छिओ न भासेज्जा,

भासमाणस्स अंतरा।

पिट्ठिमंसं न खाएज्जा,

माया मोसं विवज्जए ॥७॥

(۷) اے گوتم - دو آدمی باہم بات چیت کر رہے ہوں تو اون کے درمیان میں عقلمند آدمی بلا اجازت نہیں بولتے اور پشت کا گوشت مت کھاؤ - یعنی پس غیبت مت کرو - اور دغا بازی سے دروغ مت بولو -

मूल :— सक्का सहेउं आसाइ कंटया,

अओमया उच्छहया नरेणं।

अणासए जो उ सहेज्ज कंटए,

वइमए कणासरे स पुज्जो ॥८॥

(۸) اے گوتم - خوش وخرم آدمی مطلب براری کے لئے ہر طرح کی تکلیفات بخوشی برداشت کرتا ہے - مگر اوسکو خارکلام برداشت ہونا بہت ہی مشکل ہے لیکن جو بلا کسی قسم کی مطلب براری کے خارکلام کو برداشت کرلیتا ہے اوسکو جامۂ انسانیت سے ملبوس و عقلمند سمجھنا چاہیئے -

मूलः— मुहुत्त दुक्खा उ हवंति कंटया,
अओमया ते वि तओ सुउद्धरा।
वाया दुरुत्ताणि दुरुद्धराणि,
वेराणु बंधीणि महब्भयाणि ॥ ९ ॥

(۹) اے گوتم - کانٹے کی تکلیف تھوڑی دیر میں رفع ہو جاتی ہے - اور تیر آہنی لگا ہوا بھی سہولیت سے نکالا جاسکتا ہے - لیکن سخت کلامی کا اثر بہت عرصہ تک دور ہونا مشکل ہے - کیوں کہ ایسے الفاظ سے جو دشمنی پیدا ہو جاتی ہے وہ بہت بڑے نقصان پیدا کرتی ہے -

मूल :— अवणणवायं च परं मुहस्स,
पच्चक्खओ पडिणीयं च भासं।
ओहारिणिं अप्पियकारिणिं च,
भासं न भासेज्ज सया स पुज्जो ॥१०॥

(۱۰) اے گوتم ۔ جو عقب میں اور روبرو کسی کے لئے کلام ناشائستہ نہیں بولتے ہیں ۔ مثلاً تو چور ہے ۔ اور مخنثی کو کہنا کہ تو کاہل ہے ۔ ایسی تلخ گفتار جو کبھی نہیں بولتے ہیں وہ انسان قابل تعظیم ہیں ۔

मूल :— जहा सुणी पूइकणणी,
निक्कसिज्जइ सव्वसो।
एवं दुस्सील पडिणीए,
मुहरी निक्कासिज्जइ ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم ۔ جس طرح سڑے ہوئے کان والی کتیا کو ہر جگہ سے فوراً نکالا جاتا ہے اسی طرح بدچلن و بدکلام آدمی کو بھی ہر جگہ سے پھٹکار ہی ملتی ہے اور وہاں سے نکالا جاتا ہے ۔

मूल :- कणकुंडगं चइत्ताणं,
विट्ठं भुंजइ सूयरे।
एवं सीलं चइत्ताणं,
दुस्सीले रमई मिए ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم ۔ جس طرح سور غلہ کی چیز کو چھوڑ کر غلاظت کی طرف رجوع ہوتا ہے ۔ اسی طرح سے بے وقوف آدمی اچھے چال چلن و شیریں زبانی وغیرہ کو چھوڑ کر برخلاف

اس کے کلام ناشایستہ وعیوب میں ہی پرم آنند مانتا ہے۔ مگر ایسے آدمی کو آخیر میں نتیجہ خراب ہی برداشت کرنا پڑتا ہے اور اپنے کئے ہوئے پر پشیمان ہوتا ہے۔

मूल :- आहच्च चंडालियं कट्टु,
न निराहविज्ज कयाइ वि।
कडं कडेत्ति भासेज्जा,
अकडं णो कडेत्ति य ॥ १३॥

(۱۳) کبھی غصہ کی حالت میں کسی سے کوئی الفاظ ناشایستہ سرزد ہو بھی گئے ہوں تو اوسکا گناہ مٹانے کے لئے معافی کا طلبگار ہو کر قبول کر لینا چاہئے۔ کہ میرے منھ سے ایسا نکل گیا تھا۔ اور اگر نہیں کہا ہے تو ویسا کہدینا چاہئے۔

मूल :- पडिणीयं च बुद्धाणं,
वाया अदुव कम्मुणा।
आवी वा जइ वा रहस्से,
णेव कुज्जा कयाइ वि ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم۔ زبان بولتے وقت کیا عالم۔ کیا معمولی جملہ اقسام کی روحوں کے ساتھ تلخ بیانی کبھی استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ اور جسمانی اعمال سے کیا عقب میں اور کیا روبرو میں دشمنی پیدا کرنے والی گفتگو کا استعمال کرنا دانشمندی

نہیں کہی جاسکتی -

मूल :— जणवय सम्मय ठवणा,
नामे रूवे पडुच्च सच्चे य।
ववहार भाव जोगे,
दसमे ओवम्म सच्चे य ॥१५॥

(۱۵) اے گوتم - جس ملک میں جو زبان بولی جاتی ہو
اور وہ کثرت رائے سے مانی گئی ہو مثلاً لفظ पंक (پنک)
سے اور چیز کے معنی بھی پیدا ہو سکتے ہیں - مگر عام طور پر کنول
کو ہی پنکج کہا گیا ہے - اسی طرح سے ناپنے کا گز اور اشیائے
کے وزن کرنے کے باٹ وغیرہ کو جس جگہ جیسا چاہا ویسا لمبا چوڑا
یا وزن میں کم وبیش معتبر کر لیا ہو جو حکماً جائز ہو یا ناجائز ہو
مگر جس کا جیسا نام عام طور پر مستعمل ہو ویسا بولتے ہیں اور
جیسا نظر انداز ہو اوس کے مطابق بولنے میں زبان صحیح مانی
جاسکتی ہے - وغیرہ وغیرہ -
اس اقسام کی گفتار کو عقلمندوں نے راست مانا ہے - اور
ایک ہی شخص کو کوئی وجہ سے باپ اور بیٹا بھی کہہ سکتے ہیں -
جیسے ایک آدمی اپنے باپ کی جانب سے بیٹا ہے اور وہی
شخص اپنے بیٹے کی حالت میں باپ کہلانے کا مستحق ہے
اور آگ کے جلنے پر جو چولہا جل رہا ہے - یہ دنیوی مثلہ کہنے

میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ لیکن طوطے میں کئی قسم کے رنگ ہوتے ہوئے بھی اوسکو سبز رنگ سے پکارا جاتا ہے۔ جیسے کروڑپتی کے پاس خواہ اوس کے پاس کسی قدر رقم کم ہو یا زیادہ لیکن وہ کروڑپتی ہی کہلاتا ہے اور جس بات کی مثال دی جائے وہ ہی مثال دیتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہ دس اقسام کی باتیں سچی مانی جاتی ہیں۔

मूल :— कोहे माणे माया लोभे,
पेज्ज तहेव दोसे य।
हासे भए अक्खाइय,
उवघाए निस्सिया दसमा ॥१६॥

(۱۶) اے گوتم۔ غصہ[1]۔ غرور[2]۔ دغابازی۔ طمع۔ پریم۔ دشمنی۔ ہنسی۔ یا خوف سے جو بات بولی گئی ہو وہ زبان دوسروں کی جان ضایع ہونے کے لحاظ سے جو بولی گئی ہو وہ گفتار دروغ ہے۔ اور ایسی زبان استعمال کرنے سے عاقبت میں نتیجہ خراب ملتا ہے بناوٹی باتیں۔ اور دوسروں کی جان جاتی رہے۔ اوسکے متعلق زبان یہ سب جھوٹی سمجھی جاتی ہیں۔

मूल :— इणमन्नं तु अन्नाणं,
इहमेगेसि माहियं।

देवउत्ते अयं लोए,
बंभउत्ते ति आवरे ॥ १७॥
ईसरेण कडे लोए,
पहाणाइ तहावरे।
जीवाजीवसमाउत्ते,
सुहदुक्खसमन्निए ॥ १८॥
सयंभुणा कडे लोए,
इति वुत्तं महेसिणा।
मारेण संथुया माया,
तेण लोए असासए ॥ १९॥
माहणा समणा एगे,
आह अंडकडे जगे।
असो तत्तमकासी य,
अयाणंता मुसं वदे ॥ २०॥

(۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰) اے گوتم - اس دُنیا میں حیوانات۔ نباتات جو آرام اور تکلیف محسوس کرنے والے وغیرہ سے پر سنسار لبالب بھرا ہے - جس کے متعلق انواع اقسام کی رائے ظاہر کرتے ہیں

کوئی کہتا ہے اس طرح کی دُنیا دیوتاؤں نے بنائی ہے -

کوئی کہتا ہے کہ برہما نے بنائی ہے۔ کوئی کہتا ہے ایشور نے جگت پیدا کیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ست۔ رج۔ تم۔ اِن تینوں روپ پرکرتی نے رچائی ہے۔ کوئی ایسا کہتے ہیں کہ کانٹے نوک دار اور مور کے پنکھ طرح طرح کے رنگ دار اور گنے میں مٹھاس۔ لہسن میں بدبو اور گلاب میں خوشبو قدرتاً ہوتی ہے۔ ایسے ہی دُنیا بھی قدرتاً بنی ہے۔

کوئی اس طرح کہتے ہیں کہ اس دُنیا کے بنانے میں سویمبھو وشنو۔ تن تنہا تھے۔ جب اُنکو دُنیا بنانے کی فکر پیدا ہوئی تب ایک طاقت پیدا ہوئی۔ اوس کے پیچھے سارا برہمانڈ بنایا۔ تب دُنیا بہت لمبی اور چوڑی تیار ہو گئی۔ تب اون کو خیال آیا کہ دنیا کہاں رہے گی۔ اِس لئے اُنہوں نے موت بنائی۔ اوس موت نے دغا بازی کو پیدا کیا۔

کوئی ایسا کہتے ہیں کہ سب سے پہلے برہما نے ایک انڈا بنایا۔ جب وہ ٹوٹ گیا۔ تو اوپر کے حصّہ کا آسمان اور نیچے کے حصّہ کا پاتال ہوا۔ اور درمیانی حصّہ میں سمندر۔ ندی۔ پہاڑ۔ گاؤں۔ حیوان۔ انسان وغیرہ وغیرہ بنائے گئے اُسے گوتم۔ یہ سب طرح طرح کے بولنے والے سچائی سے

دُور ہیں -

मूल:- सएहिं परियाएहिं,
लोयं बूया कडे त्ति य।
तत्तं ते ण विजाणन्ति,
ण विणासी कयाइ वि ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم - جو لوگ اس سنسار کے متعلق مختلف قسم کی رائے زنی کرتے ہیں - کوئی کہتا ہے اس نے بنائی ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ اوس نے بنائی ہے - وہ سب کے سب گمراہ ہیں اور اونکا یہ محض خیال ہی خیال ہے - یعنی اصلیت سے بے بہرہ ہیں - کیونکہ یہ سنسار دایمی ہے - نہ اس کی ابتدا ہے اور نہ اس کی انتہا ہوگی ہاں بلحاظ وقت تغیر تبدل ہوتا رہتا ہے - مگر کُلّیتہً بیخ کنی اس کی کبھی نہیں ہوگی -

---

باب یازدہم ختم ہوا

اوم

باب دوازدہم

درباره اوصاف خیالات

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

सूल :— किरहा नीला य काऊ य,
तेऊ पम्हा तहेव य।
सुक्क लेसा य छुट्टा य,
नामाइं तु जहक्कमं ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - دُنیوی ارواح کے خیالات ہر وقت تبدیل ہوتے رہتے ہیں - اور وہ خیالات چھ* حصے میں منقسم ہیں -

---

* نوٹ :- (۱) کرشن لیشیہ والے کی خواہشات یوں ہوتی ہیں کہ فلاں کو مار ڈالوں - نیست و نابود کر دوں - وغیرہ وغیرہ -
(۲) نیل لیشیہ والوں کی دلی خواہشات یوں ہوتی ہیں کہ وہ دوسروں کے ہاتھ پیر توڑنا چاہتا ہے -
(۳) کاپوت لیشیہ والوں کی خواہشات یوں ہیں کہ ناک، کان، انگلیوں وغیرہ کو تکلیف پہنچانے میں مستعد رہے -

कृष्णलेश्या[1] (کرشن لیشیہ)
नील लेश्या[2] (نیل لیشیہ)
कापोत लेश्या[3] (کاپوت لیشیہ)
तेजो लेश्या[4] (تیجو لیشیہ)
पद्म लेश्या[5] (پدم لیشیہ)
शुक्ल लेश्या[6] (شکل لیشیہ)

اے گوتم جن کے خواص یہ ہیں -

मूल :— पंचासवप्पवत्तो,
नीहिं अगुत्तो छसुं अविरओ य।
तिव्वारम्भ परिणओ,
खुद्दो साहस्सिओ नरो ॥२॥
निद्धंधस परिणामो,
निस्संसो अजिइंदिओ।
एअजोग समाउत्तो,
किण्हलेसं तु परिणमे ॥३॥

---

(۴) تیجو لیشیہ وہ ہے کہ دوسروں کو لات گھونسے مکے وغیرہ سے تکلیف پہنچائے اور خود کو عقلمند سمجھے -
(۵) پدم لیشیہ وہ ہے جو گنہگاروں کو صرف لعنت ملامت کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہے -
(۶) شکل لیشیہ والا وہ ہے جو گنہگار سے بھی شیریں کلامی سے پیش آتا ہے -

(۲ و ۳) اے گوتم۔ جس کی عادت اتلاف جان۔ دروغ گوئی۔ چوری۔ عیاشی۔ اور خود پسندی میں مخلوط ہو۔ اور باطن میں ہر ایک کے لئے بُرے خیالات رکھتا ہو۔ اور دوسروں کے ساتھ سخت کلامی سے جو سُننے میں بُری معلوم ہو پیش آتا ہو۔ اور اوس کا صاف برتاؤ نہو۔ بلا واسطہ زمین۔ پانی۔ آگ۔ ہوا۔ نباتات وغیرہ کے اتلاف میں مستعد ہو ہمیشہ اس قسم کے کاموں میں رغبت رکھتا ہو اور اندرونی خیالات سے ہر وقت گناہ کرنے میں و مباشرت و پسندیدگی حواس خمسہ وغیرہ وغیرہ امورہائے ناجائز میں مشغول ہو۔ ایسی عادات والی روح کرشن لیشیہ والی جاننا چاہیئے۔ اور وہ عورت یا مرد فوت ہو کر دوزخ میں جاوے گا۔ اوپر جانے کے لئے اوسکو گنجایش نہیں ہے۔

मूल :- इस्सा अमरिस अतवो,
अविज्ज माया अहीरिया।
गेही पओसे य सढे,
पमत्ते रसलोलुए ॥ ४॥
सायगवेसए य आरंभा अविरओ,
खुद्दो साहस्सिओ नरो।
एअजोग समाउत्तो,

नीललेसं तु परिणमे ॥ ५॥

(۴ و ۵) اے گوتم - جو دوسروں کے علم و ہنر برداشت نہ کرکے شب و روز اس سے کدورت رکھتا ہو - ہر وقت غصہ کرتا ہو - خورد نوش کرکے خوب مُشٹنڈا بنا رہتا ہو - کبھی ریاضت نہ کرتا ہو - راست بازوں کے ساتھ دشمنی رکھنے والا ہو کار ثواب میں کاہلی دکھاتا ہو - جان داروں کو ضایع کرنے میں کسی قدر بھی اپنے دل میں نہ ہچکچاتا ہو - دوسروں کے علم و ہنر کو دیکھ کر کے اوس میں عیب جوئی کرنے والا ہو - اور ناجائز کاموں میں بہادری دکھلانے والا ہو - جو روح اس قسم کے خیالات سے مخلوط ہو اوسکو نیل لیشیہ (نیلا رنگ کا دل والا) کہتے ہیں - اور ایسی عادت والا مرد ہو خواہ عورت ہو دوزخ میں جائے گا -

मूल :— वंके वंकसमायरे,
नियडिल्ले अणुज्जुए ।
पलिउंचगओवहिए,
मिच्छदिट्ठी अणारिए ॥ ६॥
उप्फालग दुट्ठवाई य,
तेणे आवि य मच्छरी ।
एअजोग समाउत्तो,

काऊलेसं तु परिणामे ॥ ७ ॥

(۶ و ۷) اے گوتم - جو گفتگو اچھی نہ کرتا ہو - برتاؤ بھی
جس کا ٹیڑھا بانکا ہو - دوسروں کو معلوم ہو۔ ایسا برتاؤ اندرونی
دغابازی سے کرتا ہو - یعنی صاف دلی نہ ہو - اپنے عیبوں کو
پوشیدہ رکھنے میں مستعد رہتا ہو - جس کے تمام دن بھر کے
کاروبار فریب اور دغابازی سے بھرے ہوئے ہوں -
اور غلط باتوں میں دلچسپی بنی رہتی ہو - کبھی ناواجب کام
بھی کر بیٹھتا ہو - اور ایسا کلام کہتا ہو - جس سے غیروں کو
تکلیف پہونچتی ہو - دوسروں کی چیز چورا کر کھانے میں
زندگی جائز مانتا ہو - اور دوسروں کے آرام کو دیکھ کر ناراض
رہتا ہو - وغیرہ وغیرہ اس قسم کی عادت والا مرد ہو یا
عورت ہو وہ کاپوت لیشیہ یعنی آسمانی رنگ کے دل
والا ہوتا ہے اور دوزخ میں جاتا ہے -

मूल :— नीयावित्ती अचवले,
अमाई अकुऊहले ।
विणीय विणए दंते,
जोगवं उवहाणवं ॥ ८ ॥
पियधम्मे दढधम्मे,
वज्जभीरू हिएसए ।

सय जोगसमाउत्तो,

तेउलेसं तु परिणमे ॥९॥

(۹و۸) اے گوتم - جس کی عادت ملایم ہے اور مستقل مزاج ہے - ظاہر اور باطن یکساں ہے - ہنسی مذاق نہیں کرتا ہے - بڑوں کا ادب کرے جس نے اپنی عزت پیدا کی ہے - اور حواس خمسہ پر قابو پایا ہوا ہے - جسمانی - روحانی زبانی - ہر طریق سے کبھی کسی کا برا نہ چاہتا ہو - شاستروں کے احکام کی جس نے تعمیل کی ہے اور ریاضت کرنے میں دریغ نہ کرنے والا ہو - کارِ ثواب میں دلچسپی رکھتا ہو - چاہے اوس کی جان جوکھوں میں پڑ جائے مگر کارِ ثواب سے کبھی گریز کرنے والا نہ ہو - گفتار ملایم ہو - دوسروں کا خیر خواہ ہو وغیرہ وغیرہ - ایسے نجات کا راستہ تلاش کرنے والے خیالات رکھنے والا آدمی ہو خواہ عورت فوت ہو کر عالم بالا میں اچھی جگہ جاتے ہیں -

मूल:— पयणुकोहमाणे य,

माया लोभे य पयणुए।

पसंतचित्ते दंतप्पा,

जोगवं उवहाणवं ॥ १० ॥

तहा पयणुवाई य,

मूल :— पुढवी साली जवा चेव,
हिरएणं पसुभिस्सह।
पडिपुएणं नालमेगस्स,
इइ विज्जा तवं चरे ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - وہاں جو سونا چاندی گائے بھینس وغیرہ سے بھری ہوئی زمین بھی کسی ایک آدمی کی تمناؤں کو پورا کرنے میں ناکامیاب ہے تو ایسا سمجھ کر ریاضت کے ذریعہ راہ راست میں گھومتے ہوئے طمع کو ختم کرنا چاہیئے - جس سے اوس کے حق میں فائدہ ہو -

मूल :— अह वयइ कोहेणं,
माणेणं अहमा गई।
माया गइपडिग्घाओ,
लोहाओ दुहओ भयं ॥ ८ ॥

(۸) اے گوتم - جب روح غصہ آور ہوتی ہے تو اوس غصہ کے باعث اوسکو دوزخ وغیرہ میں جگہ ملتی ہے - اور غرور کرنے سے وہ نیچی جگہ پاتی ہے - دغا بازی کرنے سے بہشت وغیرہ عمدہ جگہ ملنے میں رکاوٹ ہوتی ہے - اور طمع کرنے سے دنیا اور عاقبت میں خوف پیدا کرتا ہے -

---

मूल :— कोहो पीइं पणासेइ,
माणो विणयनासणो ।
माया मित्ताणि नासेइ,
लोभो सव्वविणासणो ॥ ९॥

(9) اے گوتم- غصہ ایسی بُری شے ہے کہ وہ باہمی تعلقات کو فوراً توڑ دیتا ہے۔ اور تکبّر سادگی و عاجزی کو اپنی طرف دیکھنے بھی نہیں دیتا ہے۔ اور دغا بازی سے رفاقت دور ہو جاتی ہے۔ اور طمع تمام اوصافِ حمیدہ پر پانی پھیر دیتا ہے۔ اس واسطے غصّہ۔ تکبّر۔ دغا۔ اور طمع اِن چاروں سے ہمیشہ کنارہ کرنا چاہیئے۔

मूल :— उवसमेण हणे कोहं,
माणं मद्दवया जिणे ।
मायं मज्जवभावेण,
लोभं संतोसओ जिणे ॥ १०॥

(10) اے گوتم- اِس بار غصّہ کو استقلال سے اور تکبّر کو عاجزی سے۔ دغا و فریب کو صاف دِلی سے اور طمع کو صبر سے فتح کرو۔ اِن چاروں عیبوں پر قابو پائے بغیر نجات ملنا دشوار ہے کہ جہاں پہونچ جانے کے بعد واپس آ کر تکلیفات پانے کا کام نہیں رہتا۔

मूल :— असंखयं जीविय मा पमायए,
जरोवणीयस्स हु नत्थि ताणं ।
एअं वियाणाहि जणे पमत्ते,
कं नु विहिंसा अजया गहिंति ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم۔ انسانی زندگی کا سلسلہ منقطع ہو جانے پر اس کا دوبارہ پیوند نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ یہ طوالت پا سکتا ہے۔ اس واسطے کارِ ثواب میں تساہل مت کرو اگر کوئی بحالت ضعیفی کسی سے پناہ لینا چاہے تو اوس میں بھی وہ کامیاب نہیں ہوتا ہے تو خیال کرو پھر کاہل جانداروں کی جان لینے والا جنھوں نے حواس خمسہ پر بھی قابو نہیں پایا ہے۔ وہ عالم بالا میں کس کی پناہ لیویں گے۔ اور وہاں کی تکلیفات سے اون کو کون نجات دلا سکتا ہے یعنی کوئی بچانے والا نہیں ہے۔

मूल :— वित्तेण ताणं न लभे पमत्ते,
इमम्मि लोए अदुवा परत्था ।
दीवप्पणट्ठेव अणंत मोहे,
नेयाउअं दट्ठुमदट्ठुमेव ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم۔ کارِ ثواب میں تساہل کرنے والے اشخاص کو اس دنیا اور عاقبت دونوں جگہ مال و زر کے

ذریعہ سے نجات نہیں ملسکتی ہے - اس لئے وہ غرق آب
محبت دنیوی مثل شمع نابود ہونے پر بھی راہ طریقت کے
نمایاں ہوتے ہوئے بھی نابینا اختیار کرتے ہیں -

मूल:— सुत्तेसु यावी पडिबुद्ध जीवी,
न वीससे पंडिए आसुपरागो।
घोरा मुहुत्ता अबलं सरीरं,
भारंड पक्खी व चरऽप्पमत्तो ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم - جو آدمی مال و متاع کے تاثیر سے خواب غفلت میں پڑے رہتے ہیں اون کی عادات اور اوصاف کو عقلمند آدمی اپنے اوپر حاوی نہیں ہونے دیتے۔ اور نہ خود اون میں محو ہوتے ہیں - کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ وقت عمر کو ختم کرنے میں ہر لمحہ مستعد ہے اور یہ بھی نہیں ہوسکتا ہے کہ اس جنم میں کسی موت کا مقابلہ ہوسکے اس واسطے جیسے भारंडपक्षी پرند جانور یعنی غذا حاصل

٭ نوٹ - جس طرح جواہرات کا متلاشی چراغ کے ذریعہ پہاڑوں کی گپھاؤں میں جاتا ہے اور اوس چراغ کے ذریعہ گپھا دیکھ بھی لیتا ہے - مگر وہاں داخل ہونے پر انہوں نے چراغ کی کوئی پرواہ نہیں کی اور اوسکی لاپرواہی سے چراغ نابود ہو گیا تو اوس حالت میں بلا چراغ تکلیفات کا مقابلہ کرکے اپنی مصیبت میں جان کھو دیتے ہیں - اسطرح

کرنے میں دریغ نہیں کرتا ہے۔
اسی طرح تم بھی کاہلی کو چھوڑ کر نیک کام تازیست (
زندگی بسر کرنے میں عمدگی خیال کرو۔ (संयमी जीवन)

मूल :— जे गिद्धे कामभोएसु,
एगे कूडाय गच्छइ।
न मे दिट्ठे परे लोए,
चक्खुदिट्ठा इमा रई ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم۔ جو افعال مباشرت میں ہر وقت غرق رہتا ہے۔ وہ جانداروں کو ضایع کرنے دروغ گوئی سے پرہیز نہیں کرسکتا ہے۔ اور اگر اوس سے کہا بھی جاوے کہ ان افعال کی بدولت تم دوزخی ہوگے اور افعال نیک کروگے تو بہشت میں آرام پاؤگے تو وہ کاہل وجود افعال بد کا مرتکب فوراً جواب دیتا ہے کہ عاقبت کی خبر کون جانے اب تو آرام سے گزرتی ہے۔ بہشت اور دوزخ کس نے دیکھے ہیں۔

کاہل وجود نیک اعمال کے ذریعہ راہ نجات کو دیکھ بھی لیتا ہے مگر طمع نفسانی کی طرف راغب ہوکر یافتہ شدہ راہ طریقت کو کھو بیٹھتا ہے۔ اور وہ تناسخ کی مصیبتوں کو برداشت کرتا رہتا ہے۔

دونوں جگہ تکلیفات عظیم کو بھوگتے ہیں۔

मूल :— तओ से दंडं समारभइ,
तसेसु थावरेसु य।
अट्ठाए य अणट्ठाए,
भूयग्गामं विहिंसइ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم۔ عاقبت کا ناامید شخص کہتا ہے کہ ہمارے روبرو عیش و آرام ملے ہیں۔ جن کو چھوڑ کر آئندہ کی خواہش کون کرے۔ اِسی طرح کہہ کر اپنے دل کو سخت بنا لیتا ہے۔ پھر وہ جانداروں کی مطلب بلا مطلب جانیں لے لیتا ہے۔

मूल :— हिंसे बाले मुसावाई,
माइल्ले पिसुणे सढे।
भुंजमाणे सुरं मंसं,
सेयमेअं त्ति मन्नई॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم۔ بہشت دوزخ کا خیال کر کے وہ جاہل جانداروں کو تکلیف پہنچانے کے ساتھ جھوٹ ہی بولتا ہے ہر ایک بات میں کپٹ کرتا ہے دوسروں کی نندا کرنے میں اپنی زندگی ختم کر دیتا ہے۔ اور دوسروں کو ٹھگنے میں اپنی تمام عقل خرچ کر دیتا ہے۔ اور شراب

گوشت خورد و نوش کرنے میں ہی زندگی خود کی نیک
مانتا ہے۔

मूल :— कायसा वयसा मत्ते,
विते गिद्धे य इत्थिसु।
दुहओ मलं संचिणइ,
सिसुणागु व्व मट्टियं ॥ १९ ॥

(١٩) اے گوتم۔ روحانی وجسمانی ونفسانی تکبرانہ خیال والے نا اُمید آدمی مال و آرام وعورتوں میں مبتلا ہو کر دُنیوی معاملات سے وہ بڑے بڑے گناہوں کا اپنی روح پر بوجھ لادرہے ہیں۔ مگر اون افعال کے زمانہ طلوع میں جس طرح ایک کیڑہ مٹی میں پیدا ہو کر پھر مٹی ہی سے لپٹ جاتا ہے۔ اور آفتاب کی گرمی سے وہ مٹی خشک ہونے پر وہ کیڑہ بڑی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ نا اُمید آدمی بھی تکلیفات تناسخ کو اُٹھاتے رہیں گے۔

मूल:— तओ पुट्ठो आयंकेणं,
गिलाणो परितप्पइ।
पभीओ परलोगस्स,
कम्माणुप्पेहि अप्पणो ॥ २० ॥

उवसंते जिइंदिए।

सयजोग समाउत्ते॰

पम्हलेसं तु परिणामे ॥११॥

(۱۰ و ۱۱) اسے گوتم - جس میں غصہ - تکبر - دُنیوی کاروبار میں دغابازی و طمع نفسانی کم ہیں اور وہ ہمیشہ ہر وقت خوش و خرّم رہتا ہے - اپنی روح پر قابو پاکر روحانی - جسمانی - زبانی - اعمال میں قواعد یعنی شاستر کے مطابق ریاضت کرتا ہو - ہر ایک کار دُنیوی میں دُور اندیشی سے عمل کرتا ہو - شیریں کلام و ہر عضو جسمانی کو بحفاظت رکھتا ہو - حواس خمسہ پر قابو پایا ہے ایسے خیالات کو پدم لیشیہ یعنی (زرد رنگ کے دل والا) کہتے ہیں جو خواہ مرد ہو یا عورت ایسے خیال والا مر کر عالم بالا میں اچھی جگہ پاتا ہے

मूल :— अट्टरुद्दाणि वज्जित्ता,

धम्मसुक्काणि झायए।

पसंत चित्ते दंतप्पा,

सुमिए गुत्ते य गुत्तिसु ॥१२॥

सरागो वीयरागो वा,

उवसंते जिइंदिए।

सयजोगसमाउत्ते॰

सुक्कलेसं तु परिणामे ॥ १३॥

(۱۲ و ۱۳) اے گوتم - جو آدمی خیالات خراب کو چھوڑ کر ہر وقت کار ثواب میں دلی توجہ رکھتا ہو - غصہ - تکبر - دغا بازی - طمع وغیرہ چھوڑ کر صابر و مطمئن رہتا ہے اور جس نے ایمان صادق - عمل صادق - علم صادق - سے اپنی روح پر قابو پایا ہے - اور چلنا - نشست برخاست خورد و نوش وغیرہ تمام کاموں میں جو صبر و استقلال سے کام لیتا ہے - اور جس نے افعال جسمانی و روحانی - زبانی کو خراب رغبتوں سے روک لیا ہے - محبت والا ہو یا ترک محبت والا ہو - چہرہ جس کا صاف ہے جو حواس خمسہ کے آرام کو خراب سمجھ کر نفرت کرتا ہے - وہی روح تشکل لیشیہ ہے یعنی (سفید رنگ کے دل والا) ہے مرد ہو یا عورت یہ فوت ہو کر عالم بالا میں اچھی جگہ جاتا ہے۔

मूल :— किराहा नीला काऊ,
तिरिण वि एयाओ अहमलेसाओ।
एयाहिं तिहिं वि जीवो,
दुग्गइं उववज्जइ ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم - کرشن - نیل - اور کاپوت یہ ہر سہ لیشیہ انسان کو عذابوں میں مبتلا کر (دوزخ) نیچے

سے جانے والی ہیں۔ اسی طرح پر جواری اور غیر منسوب
خیالات میں مستغرق رہنا باعث دوزخ اور نہایت تکلیف
کی دینے والی ہیں اِن ہر سہ لیشیہ کا اپنے اوپر کبھی
اثر نہ ہونے دے۔

मूल :— तेउ पम्हा सुक्का,
तिन्नि वि एयाओ धम्मलेसाओ।
एयाहिं तिहिं वि जीवो,
सुग्गइं उववज्जइ ॥१५॥

(۱۵) اے گوتم - تیجو - پدم - شکل - یہ تینوں لیشیہ
انسان کو اعمال نیک میں لگانے والی ہیں۔ اِسی طرح نیک
کام نیک خیالات میں رہنے سے انسان کی اس جگہ بھی
تعریف ہوتی ہے۔ اور اس دار فانی سے رحلت اختیار
کرنے پر وہاں بھی اچھی جگہ دستیاب ہوتی ہے۔ اس
لئے انسان کو چاہیئے کہ اپنی طبیعت کو ظاہر و باطن ہمیشہ
صاف و شفاف رکھے

मूल :- अन्तोमुहुत्तम्मि गए,
अंतमुहुत्तम्मि सेसए चेव।
लेसाहिं परिणयाहिं,
जीवा गच्छंति परलोयं ॥१६॥

(۱۶) اسے گوتم - اس روح کو جب دوسرے وجود میں جانے کا آخری وقت آتا ہے - اوس وقت اسکی دلی خواہش اپنے کئے ہوئے نیک و بد اعمال کے مطابق ہی بن جاتی ہے - اور وہ اوسی خیال کے مطابق یعنی اپنے کئے ہوئے کرموں کے موافق ہی اوسکو دوسرا وجود ملتا ہے -

मूल :— तम्हा एयासि लेसाणं,
अणुभावं वियाणिया ।
अप्पसत्थाओ वज्जित्ता,
पसत्थाओऽहिट्ठिए मुणी ॥ १७

(۱۷) اسے گوتم - نیک و بد کو جاننے والے با علم سادھو اسی طرح پر ہر چھ لیشیاؤں کا مطلب سمجھکر برے خیالات کو کبھی اپنے اندر جاگزین نہ ہونے دیتے - اور نیک خیالات کو دل میں جگہ دیتے ہیں -
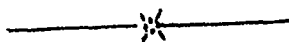
---

باب دوازدھم ختم ہوا

باب سیزدھم

درباره بیان غصّہ وغیرہ کے

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— कोहो अ माणो अ अणिग्गहीआ,
माया अ लोभो अ पवड्ढमाणा।
चत्तारि एए कसिणा कसाया,
सिंचंति मूलाइं पुणब्भवस्स ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم - جس روح نے غصّہ اور غرور کو اپنے قبضہ میں نہیں کیا ہے اور دغابازی طمع کو بے حد ترقی دے رکھا ہے وہ روح مثل تناسخ میں پڑجاتی ہے - یہاں پر تناسخ کا مسئلہ مانند درخت جڑ کے ہے - غصّہ غرور - دغابازی - طمع - یہ چاروں مثل پانی کے ہیں -

یعنی پانی دینے سے درخت سرسبز ہوتا ہے - اِسی طرح
غصہ وغیرہ سے روح تناسخ کو بڑھاتی ہے -

मूल :— जो कोहरो होइ जगय भासी,
विओसियं जे उ उदीरएज्जा।
अंधे व से दंडपहं गहाय,
अविओसिए धासति पावकम्मी ॥२॥

(۲) اے گوتم - جو عادتاً غصہ آور ہو وہ اپنی اِس
عادت سے جو دُنیا میں جانداروں نے پہلے کئے ہوئے
اعمال سے لنگڑے - اندھے - بہرہ وغیرہ صفات پائی
ہیں - اون ہلکی باتوں کو اپنی زبان کے ذریعہ سامنے رکھ
دیتا ہے - اور پہلے کسی نے ساتھ لڑائی ہوئی تھی وہ رفع
ہو چکی ہے - جس کو دوبارہ سرسبز کر دیتا ہے - جیسے -
اندھا آدمی لکڑی لے کر راستہ چلتے وقت مویشی سے ٹھوکر
کھا کر تکلیف اوٹھاتا ہے - اِسی طرح وہ غصہ باز بھی مثلہ
تناسخ میں ہر قسم کی تکلیف کو اوٹھاتا رہتا ہے -

मूल :— जे आवि अप्पं वसुमंति मत्ता,
संखाय वायं अपरिक्ख कुज्जा।
तवेण वाहं सहिउ त्ति मत्ता,
अण्णं जणं पस्सति बिंबभूयं ॥३॥

(۳) اے گوتم۔ جو خفیف عقل والا آدمی ہے اور وہ اپنے ہی کو تیاگی اور عالم سمجھتا ہے اور سب کو اپنی نگاہ میں دوسروں کو ہیچ سمجھتا ہے۔ یہ خیال کرتا ہے کہ میرے سوائے نیک (سخی) زندگی بسر کرنے والا دوسرا کوئی نہیں ہے۔ جس طرح میں فہم و فراست والا ہوں دوسرا کوئی نہیں ہے۔ اسی طرح کی وہ شہرت کرتا پھرتا ہے۔ بلکہ اپنی نظر میں دوسروں کو لاعلم محض انسان خیال کرتا ہے ایسا متعیصی انسان یافت شدہ اشیائے کو بھی کھو کر نیچی حالت میں گر جاتا ہے۔

मूल:— पूयणट्ठा जसोकामी,
माणसम्माणकामए।
बहुं पसवइ पावं,
मायासल्लं च कुव्वइ॥ ४॥

(۴) اے گوتم۔ جو شخص خدمت مراتب شہرت اور تعظیم کا خواہاں ہے اور اوس میں کامیاب ہونے کے لئے طرح طرح کے افعال بد کا استعمال کرکے خود کے لئے عذاب سب سے پیدا کر لیتا ہے اور وہ دغا کرنے میں بھی کمی نہیں کرتا ہے۔

मूल :- कसिणं पि जो इमं लोगं,
पडिपुण्णं दलेज्ज इक्कस्स।
तेणावि से न संतुस्से,
इइ दुप्पूरए इमे आया ॥ ५॥

(۵) اے گوتم - کسی آدمی کو جواہرات ہر قسم کے
یعنی ہیرا - پنا - موتی - وغیرہ وزر نقد و غلہ ہر قسم سے پوری
زمین کوئی دیدیوے تاہم بھی اسکو صبر نہیں ہوتا ہے -
ایسی روح کی تمناؤں کا پورا کرنا بہت مشکل ہے -

मूल :- सुवण्णरूप्पस्स उ पव्वया भवे,
सिया हु केलाससमा असंखया।
नरस्स लुद्धस्स न तेहिं किंचि,
इच्छा हु आगाससमा अणंतिआ ॥ ६॥

(۶) اے گوتم - کیلاش پہاڑ جیسے عرض و طول والے
بے شمار پہاڑوں کے برابر سونا چاندی کے انبار کے طمع
نفسانی والے کو دستیاب ہو جاویں تاہم اوسکی طمع ختم
نہیں ہوتی ہے کیوں کہ جس طرح فلک لا محدود ہے اسی
طرح اوس طمع والے شخص کی تمناؤں کی بھی کوئی حد
نہیں ہے -

(۲۰) اے گوتم - اوّل تو وہ نا اُمید اشخاص عیش و آرام دُنیوی میں غلطاں و پیچاں ہو کر افعال بد کے مرتکب ہوتے ہیں - پھر جب اون افعال بد کے پاداشن کا وقت قریب آتا ہے تو اوس وقت وہ امراض سخت میں مبتلا ہو جاتے ہیں - اوس وقت اون کو بڑی پشیمانی ہوتی ہے اور تکلیفات دوزخ کو خیال و محسوس کرتے ہوئے پریشان ہوتے ہیں - اور اپنے کئے ہوئے افعال بد کی نتائج کو خیال کر کے بہت بھاری تکلیفات پاتے ہیں -

मूल :— सुआ मे नरए ठाणा,
असीलाणं च जा गई।
बालाणं कूरकम्माणं,
पगाढा जत्थ वेयणा ॥ २१ ॥

(۲۱) اے گوتم - دہریا لوگ بہشت و دوزخ کو نہ مانکر خوب گناہ کرتے ہیں - اور جب اون گناہوں کا وقت نمود قریب آتا ہے تو اوس وقت اونکو کچھ غیر مفید معلوم ہونے لگتا ہے - تب وہ کہتے ہیں کہ سچ ہے ہم نے عالموں سے سُنا ہے کہ دوزخ میں گنہگاروں کے لئے کُنبھاں کुमभिया ویترنی ندی وغیرہ جگہ ہیں

اور اون گنہگاروں کو دوزخ ہوتی ہے جہاں پر اُن کو
بہت بھاری تکلیف ہوتی ہے -

मूल :— सव्वं विलविअं गीअं,
सव्वं नट्टं विडंबिअं।
सव्वे आहरणा भारा,
सव्वे कामा दुहावहा ॥२२॥

(۲۲) اے گوتم - گیت وغیرہ جتنے ہیں وہ رونے کے
برابر ہیں - جس قدر ناچ ہیں وہ فضول یعنی بیکار کے
برابر ہیں - تمام جواہرات لگے ہوئے زیورات وزن
کے برابر ہیں اور تمام عیش و آرام مثلہ تناسخ میں مبتلا
رکھنے والے ہیں -

मूल :— जहेह सीहो व मिअं गहाय,
मच्चू नरं नेइ हु अन्तकाले।
न तस्स माया व पिआ व भाया,
कालम्मि तम्मं सहरा भवंति ॥२३॥

(۲۳) اے گوتم - جس طرح شیر دوڑتے ہوئے آہو
(मृग) کو پکڑ کر مار ڈالتا ہے - اسی طرح موت بھی
انسان کو ختم کر ڈالتی ہے - اوس وقت اوس کے
والدین برادر وغیرہ کوئی بھی مددگار یا حصہ دار نہیں بنتے

ہیں - اور وہ اپنی عمر میں سے کسی قدر حصہ عمر کا بعوض
اُس ختم شدہ عمر والے کے لئے موت کو دے کر اُسے
بچا نہیں سکتے ہیں۔

मूल:— इमं च मे अत्थि इमं च नत्थि,
इमं च मे किच्चमिमं अकिच्चं।
तं एवमेवं लालप्पमाणं,
हरा हरंति त्ति कहं पमाए ॥२४॥

(۲۴) اے گوتم۔ یہ میرا ہے۔ یہ میرا نہیں ہے۔ یہ
کام کرنا ہے۔ یہ غیر مفید بیوپار وغیرہ کا کام کرنے کا
نہیں ہے۔ اسی طرح بولنے والوں کی عمر تو شب و روز
کم ہوتی جاتی ہے۔ پھر کاہلی کیوں کرتے ہو۔
یعنی ایک طرف میرے اور تیرے کا خیال اور کرنے نہ
کرنے واجب یا ناواجب کی فکر رہتی ہے۔ اور دوسری
طرف وقت بطور چور کے عمر کو ختم کر رہا ہے۔ اسواسطے
جلدی سے جلدی خبردار ہو کر دوسروں کو فائدہ پہنچانے
میں کوشاں عمدہ کاموں کے کرنے میں مستعد ہو جانا
چاہیے۔ فقط۔

باب سیزدہم ختم ہوا

ادم

باب چہاردہم

دربارہ اظہار ترک دُنیا

شری بھگوان رشبھ دیو اپنے فرزندوں کو نصیحت فرماتے ہیں

मूल:— संबुज्झइ किं न बुज्झह,
संबोही खलु पेच्च दुल्लहा।
णो हूवणमंति राइओ,
नो सुलभं पुणरावि जीवियं॥१॥

× نوٹ :- اس باب میں بھگوان رشبھ دیوجی کا اُپدیش ہے جو کہ اس دُنیا میں سب سے پہلے راجا ہو کر قاعدہ راج کا انہیں نے بتلایا ہے اور پھر انہوں نے دُنیا کو ہیچ سمجھ کر تخت شاہانہ

(۱) اے فرزند - یقین صادق - عمل صادق کو حاصل کرو
سب طرح کے اسباب میسّر ہوتے ہوئے بھی کارِ خیر کو
کیوں حاصل نہیں کرتے ہو - اگر انسانیت میں فہم و
فراست دہرم کو نہ کیا تو پھر دہرم فہم حاصل ہونا بہت
مشکل ہے - گیا ہوا وقت تمہارے لئے پھر واپس لوٹ
کر نہیں آنے کا - اور نہ جامۂ انسانیت ہر بار مل سکتا
ہے -

मूल :— डहरा वुड्ढाय पासह,
गब्भत्था वि चयंति माणवा।
सेणे जह वट्टयं हरे,
एवं आउ खयम्मि तुट्टई ॥२॥

(۲) اے فرزند! دیکھو کئی ایک زمانے طفولیت
میں ہی - اور کئی ایک ضعیفی میں جامۂ انسانیت کو چھوڑ
کر یہاں سے چلے جاتے ہیں - اور کئی ایک حالت حمل
میں ختم ہو جاتے ہیں - جیسے باز اچانک بٹیر کو آدبوچتا
ہے - اسی طرح قضا بھی آدبوچتی ہے -

کو ترک کر کے سب سے پہلے سادہو ہی ہوئے اور ترتنکر بھی پہلے ہی ہوئے -
اور عالم الغیب بھی پہلے ہی ہوئے ہیں - انہیں نے اپنے بیٹوں کو عاقبت یعنی نجات کی راہ
دکھلائی ہے وہ اس باب میں ہے - انکے بعد آخری چوبیسویں ترتنکر یعنی دہرم اوتار بھگوان مہاویر ہوئے ہیں

मूल :— मायाहिं पियाहिं लुप्पइ,
नो सुलहा सुगई य पेच्चओ।
सयाइं भयाइं पेहिया,
आरंभा विरमेज्ज सुव्वए ॥ ३॥

(۳) اے فرزندو- والدوالدہ وغیرہ رشتہ داران کی محبت میں پھنکر جس آدمی نے دہرم نہیں کیا وہ اوسکی وجہ سے تکالیفات دنیا ہر قسم کی برداشت کرتا ہوا ہر طرف پھرتا رہتا ہے اور اوسکو عاقبت میں بھی اچھی جگہ دستیاب نہیں ہوتی ہے- ایسی باتوں کا خیال کرکے جور و ظلم عیش و آرام دنیوی جھوٹ- چوری- بدکاری وغیرہ افعال بد سے نفرت کرے وہی انسانی ہستی کو نیک بنانے والا ہے

मूल :— जमिणं जगती पुढो जगा,
कम्मेहिं लुप्पंति पाणिणो।
सयमेव कडेहिं गाहइ,
णो तस्स मुच्चेज्जऽपुट्ठयं ॥४॥

(۴) اے فرزندو- جو دوسروں کو تکلیف دینے میں- کوتاہی نہیں کرتے ہیں- وہ ہر اجسام میں و ہر جگہ پیدا ہوکر تکلیفات اٹھاتے رہتے ہیں- کیونکہ اونکو اون لوگوں نے

خود ہی ایسے کام کئے ہیں کہ اونکا بدلہ پائے بغیر رہائی نہیں پا سکتے ہیں -

मूल :— विरया वीरा समुट्ठिया,
कोहकायरियाइपीसणा ।
पाणा ण हणंति सव्वसो,
पावाओ विरयाभिनिव्वुडा ॥२॥

(۵) اے فرزندو - کوئی آدمی جنگ وجدل و قتل وغیرہ وغیرہ سے بہادر نہیں ہو سکتا ہے - بہادر تو وہی آدمی ہے جو عیش و آرام دُنیوی سے نفرت کر لیتا ہے و نیک چال چلن میں ہوشیاری سے کام لیتا ہے - غصہ - غرور - دغا بازی - طمع - اِن کو اپنا جانی دُشمن سمجھکر اون پر فتح حاصل کر لیتا ہے - جسمانی روحانی اور زبانی افعال سے دوسروں کے حق میں نقصان نہ ہو - ایسا خیال رکھتا ہے اور جانداروں کی جان ضایع کرنے وغیرہ میں متنفر ہو کر خوش حال رہتا ہے -

मूल:— जे परिभवई परं जणं,
संसारे परिवत्तई महं ।
अदु इंखिणिया उ पाविया,

इति संखाय सुणी राजइ॥६॥

(۶) اسے فرزندو۔ جو شخص اپنے سے ذات خاندان طاقت اور خوبصورتی وغیرہ میں کم ہو۔ اوسکی برائی کرنے سے وہ انسان بہت عرصہ تک تناسخ میں چکر لگاتا رہے گا۔ جو اعلیٰ مراتب کو پاکر دوسروں کی برائی کی ہیں وہ برائی جس آدمی کی کیگئی ہیں اوسکی حالت سے بھی اوسکو نیچا گرا دیتی ہے۔ ایسا خیال کرکے نیک آدمی بھی دوسروں کی برائی نہیں کرتے ہیں۔ اور نہ اعلیٰ مرتبہ پاکر کبھی غرور کرتے ہیں۔

मूल:- जे इह सायाणुगनरा,
अज्झोववन्ना कामेहिं मुच्छिया।
किवणेण समं पगब्भिया,
न वि जाणंति समाहिमाहितं॥७॥

(۷) اسے فرزندو۔ اس دنیا میں طرح طرح کے لوازمات سے پُر جو انسان ہیں۔ وہ دنیوی عیش و حسرت میں مشغول ہوکر بزدل کی طرح بولتے ہوئے نیک کام نہیں کرتے ہیں۔ انہیں ایسا سمجھو وہ वीतराग بیت راگ کے کہتے ہوئے راستہ کو نہیں جانتے ہیں۔

मूलः— अद्दक्खुव दक्खुवाहियं,
सद्दहसु अद्दक्खुदंसणा।
हंदि हु सुनिरुद्धदंसणे,
मोहणिज्जेण कडेण कम्मुणा॥८॥

(۸) اے فرزندو - اعمال کے نیک و بد نتائج ہوتے ہوئے بھی جو اون کو نہیں مانتا ہے - چشم بینا کے ہوتے ہوئے بھی نابینا ہے - ایسے کو کہنا پڑتا ہے کہ جینوں نے ظاہری صورت میں اپنے علمِ غیب کی طاقت سے بہشت و دوزخ معلوم کئے ہیں - اون کی زبان کو وہ صحیح مانیں - اور اون کے بتلائے ہوئے احکام کو مان کر اون کے مطابق عمل کرے -

اے لاعلم انسانوں تم کہتے ہو کہ موجودہ زمانہ میں جو ہوتا ہے وہ ہی ہے - اور اس کے سوا کچھ نہیں ہے - ایسا کہنے سے تمہارے باپ اور دادا بھی عدم وجود ہی مقصور ہوئے (تو سوال پیدا ہوتا ہے) کہ تمہاری پیدائش کیسی ہوئی - باپ کے بغیر بیٹے کی پیدائش کبھی نہیں ہو سکتی - یعنی زمانے گذشتہ میں بھی باپ تھا - ایسا ضرور ماننا ہوگا - اسی طرح گذشتہ اور موجودہ زمانے میں دوزخ بہشت

وغیرہ ہونے والے تکلیف و آرام بھی ضرور ہیں -
اعمال کے نیک و بد نتائج کے مطابق دوزخ و بہشت
نہیں ہیں - ایسا جو کہتے ہیں اون کا علم صادق دنیوی
محبت میں پھنسے ہونے سے اور برے اعمال سے
چھپا ہوا ہے -

मूल :— गारं पि अ आवसे नरे,
अणुपुव्वं पाणेहिं संजए।
समता सव्वत्थ सुव्वते,
देवाणं गच्छे सलोगयं ॥ ९॥

(۹) اے فرزندو - جو آدمی دنیا میں رہ کر بھی
نیک کلام (دھرم) سننے کے سلسلہ وار جانداروں
پر رحم رکھتا ہو وہ دنیا دار بھی اس قسم کے اعمال کرتا
ہوا بہشت کو جاتا ہے - اور اس کے لئے نجات بھی
نزدیک ہے -

سری سودھرما سوامی فرماتے ہیں

मूल :— अभविंसु पुरा वि भिक्खुवो,
आएसा विभवंति सुव्वता।
एयाइं गुणाइं आहुते,
कासवस्स अणुधम्म चारिणो ॥ १०॥

(۱۰) اے سادہوؤ - جو گذشتہ زمانے میں تہنکر (بھگوان) ہوئے ہیں اون کے اور آئندہ میں جو ہوں گے اون سبون کے فرمان میں اختلاف نہیں ہوتا ہے سبوں کا کلام یکسان ہی ہے - کیوں کہ وہ نیک اعمال کرنے سے راگ کے درجہ کو یعنی عالم الغیب کا درجہ حاصل کر لیتے ہیں - اور روشن ضمیر ہو جاتے ہیں اس سے (رشبہ دیو) ऋषभ देव سے لے کر بھگوان مہابیر تک سبھی یقین صادق - علم صادق - عمل صادق سے نجات پاتے ہیں - اسی سے یکساں فرمان کرتے ہیں -

شری رشبہ دیو فرماتے ہیں

मूल :— तिविहेरा वि पारा मा हरा,
ऋायहित ऋरीायारा संवुडे।
स्वं सिद्धा ऋरांतसो,
संयइ जे ऋरागायावरे ॥ ११॥

(۱۱) اے فرزندو - جو شخص اپنی بھلائی کے لئے جملہ اقسام جانوروں کی روحانی جسمانی - زبانی افعال سے ضایع نہیں کرتے ہیں اور حواس خمسہ پر قابو پا لیتے ہیں

پس اس اصول پر رہنے سے گذشتہ زمانے میں
بے شمار روحوں نے نجات پائی ہے۔ اور موجودہ
زمانے میں پا رہے ہیں اور آئندہ بھی پاتے رہیں گے۔

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— संबुज्झहा जंतवो माणुसत्तं,
दट्ठुं [illegible] य बालिसेण अलंभो।
एगंतदुक्खे जरिए व लोए,
सकम्मुणा विप्परियासुवेइ ॥ १२ ॥

(۱۲) اے انسانو! اس بیش بہا جامۂ انسانیت کو
پا کر پھر بھی جو علم صادق وغیرہ کو حاصل نہیں کرتا ہے۔
اور دوزخ کی طرح طرح کی تکالیف کے ہوتے ہوئے
بھی بیوقوفی سے علم حاصل نہیں کرتا ہے۔ وہ اپنے
افعال کے ذریعہ جیسے بخار کے مریض کی طرح یہ دنیا
کی تکالیف میں مبتلا ہے۔ اس سے بار بار جنم و مرن
کرتا رہتا ہے۔

मूल :— जहा कुम्मे सअंगाइं,
सए देहे समाहरे।
एवं पावाइं मेधावी,

अज्झप्पेण समाहरे ॥ १३ ॥

(۱۳) اے فرزندو - کچھوا اپنی مصیبت کو دیکھ کر تمام اعضاؤں کو جسم میں چھپا لیتا ہے اوسی طرح دانشمند انسان بھی دُنیوی عیش و عشرت کی طرف جاتی ہوئی خواہشات کو علم صادق سے روک رکھتے ہیں -

मूल :— साहरे हत्थपाए य,
मणं पंचेंदियाणि य।
पावकं च परीणामं,
भासा दोसं च तारिसं ॥ १४ ॥

(۱۴) اے گوتم - جو عقلمند آدمی ہیں وہ کچھوے کی طرح اپنے اعضاؤں کو سکوڑ رکھتے ہیں - یعنی افعال بد نہیں کرتے ہیں اور افعال بد کی طرف جاتے ہوئے اس دل کو بھی روکتے ہیں - اور دُنیوی عشرت کی طرف خواہشات کو متوجہ نہیں ہونے دیتے - اور جس کلام سے دوسروں کا دل دُکھی ہوتا ہو - ایسا کلام بھی نہیں بولتے ہیں -

मूल :— एयं खु णाणिणो सारं,
जं न हिंसति कंचणं।
अहिंसा समयं चेव,

एतावंतं वियाणिया ॥१५॥

(۱۵) اے گوتم - علم صادق حاصل کرنے کے بعد اون عالموں کا عمل یہ ہے کہ وہ کسی جان دار کی جان ضایع نہیں کرتے ہیں - اور نہ کسی کو ایذا پہونچاتے ہیں اور اسی کو ذریعہ علم کہتے ہیں - اصل میں اتنا جس کو علم صادق ہے وہ ہی در اصل عالم ہے - بہت زیادہ علم حاصل کرکے بھی اگر ہنسا کو نہ چھوڑے تو اون کا علم صادق بھی بے علم ہے -

मूल:— संवुज्झमाणे उ णरे मतीमं,
पावाउ अप्पाणं निवट्टएज्जा।
हिंसप्पसूयाइं दुहाइं मत्ता,
वेराणुबंधीणि महब्भयाणि ॥१६॥

(۱۶) اے گوتم - باعمل انسان وہ ہی ہے جو علم صادق کو حاصل کرتا ہوا ہنسا سے ہونے والی تکالیف کو عذابوں میں مبتلا اور نہایت خوف زدہ مان کر افعال بد سے اپنے آپ کو دور رکھتا ہے

मूल:— आयगुत्ते सया दंते,
छिन्न सोए अणासवे।
जे धम्मं सुद्धमक्खाति,

पाइ पुन्न मरोलिसं ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - جو اپنے نفس کو مارتا ہے - اور خواہشات پر قابو پا لیتا ہے - اور دُنیا میں مثلہ تناسخ کو دور کر دیتا ہے - اور جدید اعمال روک دیتا ہے - وہ تکلیف و راحت کے ہونے پر بھی یکساں خیال رکھتا ہے وہ ہی عالم ہے -

मूल :– न कुम्मुणा कम्म खवेंति बाला,
अकम्मुणा कम्म खवेंति धीरा।
मेधाविणो लोभमयावतीता,
संतोसिणो नो पकरेंति पावं ॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم - سابقہ اعمال کو جو ہنسا وغیرہ سے ہی دور کرنا چاہتے ہیں - یہ اون کی بھول ہے بلکہ اعمال کے دور ہونے کے بجائے اون کے اور بھی بُرے اعمال پڑ جاتے ہیں - کیوں کہ خون آلودہ کپڑا کبھی خون سے صاف نہیں ہوتا ہے - عقلمند وہی ہے جو اعمال بد کو رحم دلی - راست گوئی - نفس کشی وغیرہ سے دور کرتے ہیں - اور وہ طمع و غرور سے دور ہو کر صابر ہو جاتے ہیں - وہ پھر آئندہ میں جدید اعمال کرتے ہیں -

باب پانزدہم

دربارہ قابو پانے دل پر

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :- एगे जिए जिया पंच,
पंच जिए जिया दस।
दसहा उ जिणित्ताणं,
सव्वसत्तू जिणामहं ॥१॥

(۱) اے گوتم - ایک دل کو جیت لینے سے حواس خمسہ (یا پانچوں اندریاں) قابو میں ہو جاتی ہیں - اور حواس خمسہ جیت لینے پر ایک دل و حواس خمسہ - غصّہ - غرور - دغا بازی - اور لالچ - یہ دسوں ہی جیت لئے جاتے ہیں اِن دسوں کے جیت لینے سے تمام دشمنوں کو جیتا جا سکتا ہے

کبھی سچّائی میں۔ کبھی جھوٹ میں۔ کبھی جھوٹ آمیز ستیہ میں۔ اور سچ بھی نہیں جھوٹ بھی نہیں، ایسی غلط محاورہ کو بھی استعمال میں لاتا ہے۔ جب یہ دل جھوٹ اور جھوٹ آمیز ستیہ کی طرف جاتا ہے تو بڑا نقصان پیدا کرتا ہے اس لئے اپنے دل پر قبضہ رکھنا چاہئے۔ یعنی اون عذابوں کے بارسے روح نیچے درجہ میں تنزل پاجاتی ہے۔

मूल :— संरंभ समारंभे,
आरंभम्मिय तहेव य।
मणं पवत्तमाणं तु,
निअत्तिज्ज जयं जई ॥ ४ ॥

(۴) اسے گوتم۔ سادہو ہو یا۔ خانہ دار ہو۔ چاہے جو ہو۔ لیکن دل کے اندر کبھی بھی ایسا خیال نہ آنے دے کہ فلاں شخص کو مار ڈالوں یا اوسکو کسی طرح تکلیف پہونچاؤں۔ یا تمام اثاث البیت خانہ داری سے نیست و نابود کر دوں۔ اسی قسم کے خیالات کرنے سے روح معیوب بن جاتی ہے۔ اِسی طرح بد خیالات سے اس دل کو ہٹانا چاہئے تاکہ عذاب پیدا نہ ہوں۔

मूल :— वत्थगंध मलंकारं,
इत्थीओ सयणाणि य ।
अच्छंदा जे न भुंजंति,
न से चाइ त्ति वुच्चइ ॥२॥

(۵) اسے گوتم - یہ دل بڑا ظالم ہے - جو دُنیا کے عیش و آرام کو ترک کرکے سادھو بن جاتا ہے اونکا ہی یا کوئی خانہ دار عیش و آرام دُنیوی سب کاموں کو ترک کرکے ایک دن ایک رات کے لئے پربھو کے خیال میں رہے یا ایک لمحہ کے لئے خانہ دار ایشور کی یاد میں سب باتوں کا ترک کرکے رہے - یا کوئی آدمی کسی خراب بات سے توبہ کرلے - انکا دل - کپڑے یا خوشبو یا اچھے زیور یا حسین عورت یا پلنگ وغیرہ اور ترک شدہ اشیائے کو دل کے ذریعہ خواہش کرتا ہے - لیکن اون اشیائی کو جو کہ دوسروں کے قبضہ میں ہونے سے استعمال نہیں کرسکتا ہے - اوس وقت کے لئے یا ہمیشہ کے لئے تارک الدنیا نہیں ہوسکتا ہے -

मूल :— जे य कंते पिए भोए,
लद्धे वि पिट्ठिकुव्वइ ।
साहीणे चयइ भोए,

से हु चाइ त्ति वुच्चइ ॥ ६॥

(۶) اے گوتم - جو شخص دنیاداری میں رہا ہوا ہے اوسکو پسندیدہ خاطر سامان عیش و آرام ملا ہے۔ لیکن اوس سے متنفر رہتا ہے - یعنی اوس میں محو نہیں ہوتا اور اون سے پرہیز کرتا ہے - بلکہ ان سب اشیائے پر قابض ہوتے ہوئے بھی ترک کرنے کی خواہش کرتا ہے - پس افعال تیاگی وہ ہی ہے -

मूल :— समाए पेहाए परिव्वयंतो,

सिया मणो निस्सरई बहिद्धा।

"न सा महं नो वि अहं पि तीसे,"

इच्चेव ताओ विणएज्ज राग ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم - تمام جانداروں پر یکساں نگاہ رکھکر علم صادق میں مشغول رہتے ہوئے بھی غفلت سے یہ دل کبھی کبھی نیک چال چلن سے باہر ہو جاتا ہے - کیوں کہ اسے گوتم یہ دل بڑا متحرک ہے - ہوا سے بھی تیز رفتار ہوتا ہے - اس لئے جب دنیوی عیش و آرام کی طرف دل چلا جائے - اوس وقت ایسا خیال کرنا چاہئے کہ دل کی یہ غلطی ہے کہ جو دنیوی کاموں کی طرف گھومتا ہے - اور عورت - لڑکا - مال - اسباب وغیرہ کی طرف

متوجہ ہوتا ہے۔ مگر خیال کرنا چاہیئے کہ جب یہ میرے نہیں ہیں اونکا مالک نہیں ہوں تو بلا وجہ ان میں وابستہ رہنے سے کیا فائدہ ہے۔ اس لئے دل کو اون اطراف سے روکنا چاہیئے۔

मूल :— पाणिवह मुसावाया,
अदत्तमेहुण परिग्गहा विरओ।
राई भोयण विरओ,
जीवो होइ अणासवो ॥८॥

(۸) اے گوتم۔ کوئی بھی شخص بلا قید ذات و ملت ہو اگر وہ جانداروں کو ایذا رسانی سے چوری سے زنا کاری سے دُنیوی محبت سے اور رات میں کھانے پینے سے علیحدہ رہتا ہو وہ ہی روح آیندہ گناہ پیدا نہیں کرتی ہے یعنی ایسا کرنے سے جدید گناہ رُک جاتے ہیں اور سابقہ عذاب ریاضت وغیرہ سے مٹ جاتے ہیں۔

मूल :— जहा महातलागस्स,
सन्निरुद्धे जलागमे।
उस्सिंचणाए तवणाए,
कमेण सोसणा भवे ॥९॥

(۹) اے گوتم۔ جس طرح ایک بڑے بھاری تالاب کے

جل آنے کے راستے کو بند کر دینے پر جدید پانی تالاب میں نہیں آسکتا ہے۔ اور جمع شدہ پانی کو باہر نکال دینے سے یا آفتاب کی گرمی سے تالاب خشک ہو جاتا ہے۔

मूल :— एवं तु संजयस्सावि,
पावकम्मनिरासवे ।
भवकोडिसंचियं कम्मं,
तवसा निज्जरिज्जइ ॥ १० ॥

(۱۰) اے گوتم - اسی طرح تالاب کے مانند یہ روح جان داروں کو ایذا رسانی اور لغو گوئی - چوری - زناکاری دنیوی محبت کو ترک کرے تو گناہ جدید رک جاتے ہیں اور پہلے کے کروڑوں پیدائشوں کے جمع شدہ گناہ ریاضت و عبادت سے کافور ہو جاتے ہیں۔

मूल :— सो तवो दुविहो वुत्तो,
बाहिरब्भिंतरो तहा ।
बाहिरो छव्विहो वुत्तो,
एवमब्भिंतरो तवो ॥ ११ ॥

(۱۱) اے گوتم - ریاضت دو قسم کی ہے - ایک روحانی و دیگر جسمانی اور ہر دو کی چھ قسم ہیں۔

मूल :— अणसणमूणोयरिया,
भिक्खयरिया य रसपरिच्चाओ।
कायकिलेसो संलीणया,
य वज्झो तवो होइ ॥ १२ ॥

(۱۲) اے گوتم - ریاضت جسمانی کے اقسام اس طرح پر ہیں -
اوّل فاقہ کشی - دوئم کم کھانا - سوئم حسب معمول - بنائے ہوئے کھانے کو مانگ [illegible] نا - چہارم اشیاء خوردنی میں سے اشیاء لذیذ کو کم کرنا - پنجم سردی گرمی تکالیف جسمانی کو برداشت کرنا - ششم حواس خمسہ میں قابو پانا اور غصہ - غرور - دغابازی - طمع کو ترک کرنا -

मूल :— पायच्छित्तं विणओ,
वेयावच्चं तहेव सज्झाओ।
झाणं च विउस्सग्गो,
एसो अभिंतरो तवो ॥ १३ ॥

(۱۳) اے گوتم - ریاضت روحانی کے اقسام اس طرح پر ہیں -
اوّل خود کردہ گناہوں کی سزا کو اٹھانا - دوئم عاجزی

اختیار کرنا - سویم خدمت گذاری کرنا - چہارم دہرم شاستر کا روزانہ وظیفہ کرے اور نصیحت پانا و نصیحت کرنا - پنجم نیک خیالات میں محو ہونا - ششم جسم سے محبت دور کرنا مندرجہ بالا ریاضتوں کی ادائگی سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں - اور روح پاک وصاف ہوجاتی ہے - اور نجات پا جاتی ہے -

मूल :- रूवेसु जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं,
अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे से जह वा पयंगे,
आलोअलोले समुवेइ मच्चुं ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم - جس طرح پروانہ جلتے ہوئے چراغ پر فریفتہ ہوکر اوس میں گر کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے - ویسے ہی یہ روح آنکھوں کے زیر اثر لذات نفسانی میں محو ہو جاتا ہے - وہ شخص جلدی سے جلدی بلا تایم زندگی خود سے ہاتھ دہو بیٹھتا ہے -

मूल :- सद्देसु जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं,
अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे हरिणमिए व्व मुद्धे,
सद्दे अतित्ते समुवेइ मच्चुं ॥ १५॥

(۱۵) اسے گوتم - راگ پریمی اوس راگ کے مفید
و غیر مفید مطلب کو نہ جان کر صرف خوش الحان شیریں
راگ جو کانوں کو اچھی معلوم ہوتی ہے - ایسا ہرن اون
کانوں کے ذریعہ حاصل شدہ راگ میں محو ہو کر اپنی
زندگی کھو بیٹھتا ہے - اسی طرح سے جو روح لذات
گوش میں محو ہو کر اپنی زندگی جلدی ہی ختم کر دیتی ہے -

मूल :- गंधेसु जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं,
अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे ओसहिगंधगिद्धे,
सप्पे बिलाओ विव निक्खमंते ॥१६॥

(۱۶) اسے گوتم - زیادہ خوشبو میں محو ہونے والا
سرپ اپنے سوراخ سے باہر آ کر زندگی کھو بیٹھتا ہے -
اسی طرح جو روح خوشبویات لذات میں محو ہو جاتا ہے
وہ فوراً ہی اپنی زندگی بلا تامل ختم کر بیٹھتا ہے -

मूल :- रसेसु जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं,
अकालिअं पावइ से विणासं।
रागाउरे बडिसविभिन्नकाए,
मच्छे जहा आमिस भोगगिद्धे ॥ १७॥

(۱۷) اسے گوتم - جیسے گوشت خوار مچھلی لذت زبان

چٹوری زبان کے زیر اثر لذات زبان میں غرق ہو جاتا ہے وہ جلدی ہی بے مال و متاع ہو کر زندہ در گور ہو جاتا ہے۔

मूल:- फासस्स जो गिद्धिमुवेइ तिव्वं,
अकालियं पावइ से विणासं।
रागाउरे सीयजलावसन्ने,
गाहग्गहीए महिसे वरण्णे ॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم۔ بڑی گہری ندی کے آب رواں میں گاؤمیش بے خوف اپنے جسم کو خوش ہو کر بیٹھ جاتا ہے اور اوس وقت وہ مگر وغیرہ کے پنجے میں پھنسکر اپنی جان کھو بیٹھتا ہے۔ ایسے ہی جو آدمی اپنی چرم جسمانی کے لذات میں محو ہو جاتا ہے وہ جلدی ہی بلا ٹائم زندگی کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ تو اے گوتم۔ جب یہ روح ایک ایک حواس کی نفس پروری میں زندگی کھو بیٹھتی ہے تو پھر اون انسانوں کی کیا حالت ہو گی جو حواس خمسہ یعنی پانچوں ہی اندریوں کے لذات نفسانی میں غرقاب ہو رہے ہیں اِس لیے اِن پانچوں اندریوں یعنی حواس خمسہ پر قابو پانا اُن کو فتح کرنا ہی انسان کا خاص فرض ہے۔ فقط

باب پانزدہم ختم ہوا

باب شانزدہم

دربارہ اظہار فرائض ضروری

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— समरेसु अगारेसु,
संधीसु य महापहे।
एगो एगित्थिए सद्धिं,
णेव चिट्ठे ण संलवे ॥ १ ॥

(۱) اے گوتم- لوہار کے خالی مکان میں یا غیر آباد شکستہ مکانوں میں یا کھنڈروں میں یا دو مکان کے درمیان میں اور چند راستے آ کر ملے ہوں وہاں پر تنہا آدمی تنہا عورت کے پاس کبھی کھڑا نہ رہے اور نہ ایسے مقامات پر تنہا عورت سے گفتگو کرے-

मूल:— साणं सूइअं गाविं,
दित्तं गोणं हयं गयं।
संडिब्भं कलहं जुद्धं,
दूरओ परिवज्जए ॥२॥

(۲) اے گوتم - جہاں کتا - جنی ہوئی گائے - متوالا
نرگاؤ - ہاتھی - گھوڑے - کھڑے ہوں یا باہم لڑ رہے
ہوں - وہاں دانشمند آدمیوں کو اُس کے نزدیک ہو کر
نہیں گذرنا چاہیئے - اِسی طرح اطفال جہاں کھیل رہے
ہوں - یا آدمیوں میں جہاں باہمی بحث مباحثہ ہو رہا ہو
یا ہتھیاروں سے جنگ وجدل ہو رہا ہو - ایسے مقامات پر
بھی عقلمند آدمیوں کو جانا نامناسب ہے -

मूल:— एगया अचेलए होइ,
सचेले आवि एगया।
एअं धम्महियं णच्चा,
णाणी णो परिदेवए ॥३॥

(۳) اے گوتم - پارچہ پوشیدنی ہو یا نہو ہر دو
حالت میں مطمئن رہنا - پس اسی فرض کو مُفید جان کر
اپنے کپڑے ہونے - یا دریدہ کپڑے ہونے پر یا قطعی
پارچہ پوشیدنی نایاب ہونے پر عقلمند آدمی کبھی

حراساں نہیں ہوتے ہیں۔

मूल :— अक्कोसेज्जा परे भिक्खुं,
न तेसिं पडिसंजले।
सरिसो होइ बालाणं,
तम्हा भिक्खू न संजले ॥ ४ ॥

(۴) اے گوتم۔ سادھو یا عالم وہی شخص ہے جو دوسروں کی طرف سے بے ادبی ہونے پر کبھی اون پر غصّہ آور نہیں ہوتے۔ کیونکہ غصّہ کرنے سے عقلمند آدمی بھی جاہل کہلاتے یعنی اُس کے برابر ہو جاتے ہیں۔ اِس لئے دانشمند کو مناسب ہے کہ وہ غصّہ کبھی نہ کرے۔

मूल :— समणं संजयं दंतं,
हणेज्जा को वि कत्थइ।
नत्थि जीवस्स नासो त्ति,
एवं पेहिज्ज संजए ॥ ५ ॥

(۵) اے گوتم۔ تمام جان داروں کی امداد کرنے والے حواس جسمانی و دل پر قابو پانے والے ایسے ریاضی داں عالم اشخاص کو کوئی جاہل مطلق ضرر جسمانی وغیرہ پہونچاوے تو اوس وقت وہ عالم یوں خیال کرے کہ روح کو فنا نہیں ہے تو پھر کسی کے ضرر پہنچانے پر فضول غصّہ کیوں کرنا چاہیئے۔

मूल :— बालाणं अकामं तु,
मरणं असइं भवे।
पंडिआणं सकामं तु,
उक्कोसेणं सइं भवे ॥ ६ ॥

(۶) اے گوتم- افعال بد کرنے والوں کو تو بار بار مثلہ تناسخ برداشت کرنا پڑتا ہے- اور جو عالم لوگ ہیں اپنی علمیت کے ذریعہ سے درستی اعمال کرکے زندگی ختم کرتے ہیں- وہ ایک ہی مرتبہ میں مقام نجات کو پہنچ جاتے ہیں- یا سات آٹھ مرتبہ سے زیادہ مثلہ تناسخ کو نہیں پاتے ہیں-

मूल :— सत्थग्गहणं विसभक्खणं च,
जलणं च जलपवेसो य।
अणायारभंडसेवी,
जम्मणमरणाणि बंधंति ॥ ७ ॥

(۷) اے گوتم- جو خودکشی کرنے کے لئے- تلوار- برچھی- کٹاری- وغیرہ ہتیاروں کا استعمال کرے یا افیون- سنکھیا- مورا- بچناک- ہیرا کی کنی وغیرہ کا استعمال کرے یا آگ میں پڑکر یا کنواں- باوڑی ندی- تالاب میں گر کر زندگی ختم کرے تو اوس کا

یہ فوت ہونا جہالت ہے۔ اِس طرح سے فوت ہونے
سے انیک جنموں کے لئے مثلاً تناسخ میں پڑنے کے
سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا ہے اور جو آدمی نیک
چلنی کے خلاف اپنی زندگی کو معیوب بنانے کے لئے
ہی شب و روز مستعد رہتا ہے۔ ایسے آدمی کی عمر پوری
ہونے پر بھی فوت ہونا خودکشی کے ہی برابر ہے۔

मूल :— अह पचहिं ठाणेहिं,
जेहिं सिक्खा न लब्भई।
थंभा कोहा पमाएणं,
रोगेणालस्सएण य॥ ८॥

(۸) اے گوتم۔ جن پانچ وجوہات سے اس روح
کو مادّہ فہم حاصل نہیں ہوتا ہے وہ اِسی طرح پر ہیں
غصّہ کرنے سے۔ تعصّب کرنے سے۔ حفظ شدہ
علم کا خیال نہ کرکے جدید علم حاصل کرنے سے بیماری
کی حالت سے۔ اور تساہل سے۔

मूल :— अह अट्ठहिं ठाणेहिं,
सिक्खासीले त्ति वुच्चइ।
अहस्सिरे सया दंते,
न य मम्ममुदाहरे ॥ ९॥

नासीले न विसीले अ,
न सिआ अइलोलुए।
अक्कोहणो सच्चरए,
सिक्खासीले त्ति वुच्चइ ॥१०॥

(۹ و ۱۰) اے گوتم - اگر کسی کو علم حاصل کرنے کی آرزو یعنی خواہش ہے تو وہ زیادہ نہ ہنسے - ہمیشہ کھیل ناٹک وغیرہ دیکھنے کی عادت سے حواس خمسہ کو قابو میں رکھے کسی کے خفیہ راز کو ظاہر نہ کرے - سلیم الطبعی سے رہے - اپنے خیالات کو پاک رکھے - کثرت رغبت سے ہمیشہ دور رہے - غصہ نہ کرے - راست بازی کو پسند کرتا رہے - اِس طرح پر رہنے سے علم زیادہ ملتا ہے -

मूल :— जे लक्खणं सुविणं पउंजमाणे,
निमित्तकोऊहलसंपगाढे।
कुहेडविज्जासवदारजीवी,
न गच्छइ सरणं तम्मि काले ॥ ११॥

(۱۱) اے گوتم - جو آدمی جملہ دُنیوی کاروبار کو ترک کرکے سادھو تو بن گیا - لیکن پھر بھی وہ عورتوں مردوں کے ہاتھ پاؤں کو دیکھنا یعنی لکیروں کو - تل - مسہ وغیرہ سے نیک و بد حالات بتلاتا ہے - یا خواب کی نیک و بد تعبیر کہتا ہے

اور اولاد نرینہ ہونے کی تدابیر بتلاتا ہے - اسی طرح جادو - ٹونہ وغیرہ کے ذریعہ سے زندگی اپنی بسر کرتا ہے تو اوس کے آخری وقت میں جب یہ اعمال شرانہ شکل میں آکھڑے ہوں گے - اوس وقت میں کوئی پناہ نہیں ملے گی یعنی اوسوقت اون تکلیفات سے اوسکو کوئی بھی نہ بچا سکے گا -

मूल :— पंडांते नरए घोरे,
जे नरा पावकारिणो ।
दिव्वं च गइं गच्छंति,
चरित्ता धम्ममारियं ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم - جو روح جامۂ انسانی کو پاکر - ہنسا جھوٹ - چوری وغیرہ عذاب کرتے ہیں - وہ ارواح عذابی - جہاں بہت بڑا دریائی مصیبت ہے - ایسی دوزخ میں جائیں گی - اور جن ارواح نے - ہنسا - راست بازی - فیاضی - برہمچریہ وغیرہ افعال نیک کا اپنی اس زندگی میں خوب ذخیرہ کر لیا ہے - وہ ارواح یہاں سے فوت ہونے کے بعد جہاں بہشت یعنی آرام بسیار ہوتے ہیں - ایسے عمدہ جنت میں جاتے ہیں -

मूलः- बहुआगम विरागारा,
समाहि उप्पायगाय गुरागाही।
स्सरा कारसोरां,
अरिहा आलोयरां सोउं ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم - پوشیدہ غلطی کو اوس شخص کے روبرو ظاہر کیا جائے جس نے بہت شاستروں کو جان لیا ہو جو مصنف کی داد دینے والا ہو - نیکی پسند طبع ہو - ایسے شخص کے مواجہہ میں حالات باطنی کا اظہار بکشادہ پیشانی کرنے میں کوئی ہرج نہیں ہے - کیونکہ اِن باتوں سے بہرہ ور آدمی ہے وہ اپنے دلی بات سُننے کے لایق ہے -

मूल :— भावरा जोग सुद्धप्पा,
जले रावा व आहिया।
नावा व तीरसम्पन्ना,
सव्व दुक्खा तिउट्टइ ॥ १४॥

(۱۴) اے گوتم - جو ارواح صاف باطن نیک خیال ہیں مُلایم ہیں - ایسی پاک وصاف ارواح دُنیوی سمندر میں کشتی کی مانند پاک وصاف ارواح خودبخود نجات پاجاتی ہیں - اور اون کی نصیحتوں سے دوسری ارواح

بھی اون جیسے افعال دیکھا دیکھی کرنے سے دار فانی سمندر
کو عبور کرکے آخری حصہ پر جا پہنچی ہیں۔

मूल :- सवणे नाणे विणाणे,
पच्चक्खाणे य संजमे।
अणाहस तवे चेव,
वोदाणे अकिरिया सिद्धी ॥ २५॥

(۱۵) اے گوتم۔ تیاگی سادھو۔ مہاتماؤں کی صحبت کرنے
سے صحبت کرنے والے انسان کو دس قسم کی باتوں کا فائدہ
ہوتا ہے۔ وہ اس طرح سے ہیں۔

(۱) سب سے پہلے دھرم سننے کو ملتا ہے (۲) اور سننے
سے پھر اوسے گیان پراپت ہوتا ہے۔ (۳) گیان سے
پھر اوسکو زیادہ گیان یعنی نیک و بد کی شناخت ہو جاتی
ہے (۴) جس کے ذریعہ وہ ہنسا۔ جھوٹ۔ چوری۔ زنا
کاری۔ وغیرہ تمام خراب باتوں کو ترک کر دیتا ہے۔
(۵) جب تمام خراب باتوں کو ترک کر دیتا ہے تو اوسکا
(سینمی) یعنی وہ شخص عامل صادق بن جاتا ہے۔ संयमी
(۶) عامل صادق بننے کے بعد جدید گناہوں کی روک
ہو جاتی ہے۔ (۷) گناہ رک جانے کے بعد وہ ریاضت
کرنے لگتا ہے۔ (۸) اور ریاضت کرنے سے پہلے

کے تمام گناہ نیست و نابود ہو جاتے ہیں۔ (۹) سب گناہوں کے نیست نابود ہونے پر تناسخ کا مسئلہ ختم ہو جاتا ہے۔ (۱۰) تناسخ کے تبدیل ہو جانے پر ست چت آنند مل جاتا ہے۔

मूल:— अवि से हासमासज्ज,
हंता णंदीति मन्नति।
अलं बालस्स संगेणं,
वेरं वड्ढति अप्पणो ॥ १६॥

(۱۶) اے گوتم۔ اون آدمیوں کی صحبت مت کرو جو سخت دلی سے جانداروں کی جانیں ضایع کرتے ہیں۔ نشانہ مارتے ہیں۔ اور ایسے بد کام کر کے خوشی مناتے ہیں۔ کیونکہ ایسے گناہگار اشخاص کی صحبت سے شراب نوشی۔ لحم خوری۔ ہنسا۔ جھوٹ بولنا۔ چوری کرنا۔ عیاشی کرنا وغیرہ افعال معیوب ترقی پا جاتے ہیں اور اون بد اعمال سے روح کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اسواسطے طالب نجات اشخاص کو لاعلم اور بے رحم آدمیوں کی صحبت کبھی نہیں کرنا چاہیئے۔

मूल :— आवस्सयं अवस्सं करणिज्जं,
धुवनिग्गहो विसोही य।
अज्झयण छक्कवग्गो,
नाओ आराहणा मग्गो ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - ہمیشہ تابل حواس خمسہ کو روکنے والا اور ناپاک روح کو پاک بنانے والا ... زندگی خود کو عمدہ بنانے والا - راہِ طریقت کو دکھانے والا - ایسے حصص ہیں یعنی آوشک انکو لازمی سادہو یا خانہ دار ان کو ہمیشہ صبح و شام دونوں وقت ضرور کرنا چاہئے جس کے کرنے سے اپنے اصولوں کے خلاف دن - رات میں غلطی سے کئے ہوئے کاموں کے جو عذاب ہوئے ہیں وہ دور ہو جاتے ہیں -

मूल :— सावज्ज जोगविरई,
उक्कित्तण गुणवओ य पडिवत्ती।
खलिअस्स निंदणा,
वणतिगिच्छ गुण धारणा चेव ॥१८॥

(۱۸) اے گوتم - (۱) सामायिक پختہ یعنی دیر کے لئے تمام عذابوں کو ترک کرے -

(۲) चौडसत्थ یعنی پربھو کی تعریف کرنا -

(۳) वंदना یعنی بھگوان کو سجدا کرنا۔
(۴) प्रतिक्रमण اپنی کی ہوئی غلطیوں کو دوہرانا۔
(۵) कायोत्सर्ग یعنی سرزدشدہ غلطیوں کا خیال برداشت کرکے بریت حاصل کرنا پہلے غلطی مانند ڈبل کے ہے اور بریت مانند برہم بٹی کے ہے۔
(۶) प्रत्याख्यान یعنی آئندہ کے لیئے ریاضت کم و بیش قبول کرنا۔

मूल :— जो समो सव्वभूएसु,
तसेसु थावरेसु य।
तस्स सामाइयं होइ,
इइ केवलिभासियं ॥ १६ ॥

(۱۹) اے گوتم۔ جملہ اقسام جانداروں کو کھاتے چلتے پھرتے اور کیا غیر متحرک جاندار سبھوں پہ متحمل مزاج رکھنے والا۔ یعنی جیسے اپنے جسم میں ایک سوئی چبھے اوس وقت جو تکلیف ہوئی۔ اس طرح دوسروں کے لئے محسوس کرتا ہے۔ اسی کو سلیم الطبع (عابد) کہتے ہیں۔ ایسا عالم الغیب نے ظاہر کیا ہے۔ اس طرح کا اصول دن رات میں کوئی وقت بھی انسان عمل کرے تو یہی نجات کا راستہ ہے۔

मूल :— तिरिणाय सहस्सासत्त सयाइं:
तेहुत्तरिं च ऊसासा।
एस मुहुत्तो दिट्ठो,
सव्वेहिं अणंतनाणीहिं ॥ २०॥

(۲۰) اے گوتم - ۳۷۷۳ سانس کے ٹائم کو ایک مہورت کہا گیا ہے یعنی ۴۸ منٹ کا یہ مہورت ہوتا ہے تو دن رات میں خانہ داروں کو ایک مہورت تو ضرور اوپر بتلائے رہ۔ طریقت پر ضرور عمل کرنا چاہیے۔ تاکہ ۲۴ گھنٹہ میں جو غفلتاً پیدا شدہ غلطیوں سے عذاب کئے ہوئے ہیں۔ اون کو دور کرنے کا یہ طریقہ بتلایا گیا ہے۔ فقط

باب شانزدہم ختم ہوا

باب ہفت دہم

دربارہ اظہار حال بہشت و دوزخ

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल:— नेरइया सत्तविहा,
पुढवीसु सत्तसू भवे ।
रयणाभासक्कराभा,
वालुयाभा य आहिया ॥१॥
पंकाभा धूमाभा,
तमा तमतमा तहा ।
इह नेरइआ एए,
सत्तहा परिकित्तिया ॥२॥

(۱و۲) اے گوتم - ایک سے ایک جداگانہ سات قسم کے

دوزخ حسب ذیل ہیں کہ۔

(۱) रत्न प्रभा (رتن پربھا) یعنی جہاں سیاہ رتن کی سایہ ہے۔

(۲) शर्करा प्रभा (شرکرا پربھا) یعنی نوک دار کنکر۔ خاک و جہاں اندہیرا ہے۔

(۳) बालु प्रभा (بالو پربھا) یعنی جہاں تیز نوکیلا ریت ہے

(۴) पंक प्रभा (پنک پربھا) یہ کیچڑ کے موافق ہے۔

(۵) धूम प्रभा (دہوم پربھا) جہاں دہوئیں کا اندہیرا ہے

(۶) तम प्रभा (تم پربھا) یہ جہاں اندہکار ہی اندہکار چھایا ہوا ہے۔

(۷) तमतमा प्रभा (تم تما پربھا) یہ جہاں سخت اندہیرا ہے۔

اِن ساتوں دوزخ میں آفتاب ماہتاب۔ گرہ۔ نکشتر۔ تارہ وغیرہ کی کوئی روشنی نہیں ہے۔ جہاں پر پیدا ہونے والے بدنصیب والے۔ فقط ترتہنکروں کا جنم ہونے کے وقت کسی قدر ٹایم کے لئے تو روشنی کچھ ہوتی ہے۔ اور کچھ دیر کے لئے تکلیف بھی دور ہوتی ہے۔

———※※※———

मूल :— जेकेइ बाला इह जीवियट्टी,
पावाइं कम्माइं करंति रुद्दा।
ते घोररूवे तमिसंधयारे,
तिव्वाभितावे नरए पडंति ॥ ३॥

(۳) اے گوتم - اس دُنیا میں کسی قدر ایسے جاندار ہیں کہ وہ اپنے عذابی زندگی کے لئے بڑے بڑے قتل وغیرہ عذاب کرتے ہیں - اس لئے وہ عذابی بڑے خطرناک وسخت گہرے اندھیرے والے تیز تکلیف دینے والے دوزخ عظیم میں داخل ہوتے ہیں اور عرصہ دراز تک مختلف اقسام کی تکلیفات برداشت کرتے رہتے ہیں-

मूल :— तिव्वं तसे पाणिणो थावरे या,
जे हिंसती आयसुहं पडुच्च।
जे लूसए होइ अदत्तहारी,
ण सिक्खती सेयवियस्स किंचि ॥ ४॥

(۴) جو انسان متحرک اور ایک جگہ رہنے والے جانداروں کو بے رحمی سے اون کی جانیں ضایع کرتے ہیں - اور جسمانی و دُنیوی آرام کے لئے جانداروں کو تکلیف دیتے ہیں دوسروں کی چیزیں چوری کرتے ہیں وہی اپنی

زندگی کو بہتر سمجھتے ہیں۔ اور کوئی بھی اصول طریقت کو عمل میں نہیں لاتے ہیں وہی یہاں سے فوت ہو کر سیدھے دوزخ میں جاتے ہیں۔ اور وہاں پر اپنے کئے ہوئے عذابوں کے موافق انواع اقسام کی تکلیفات اوٹھاتے ہیں۔

मूल :— छिंदंति बालस्स खुरेण नक्कं,
उट्ठे वि छिंदंति दुवेवि कण्णे।
जिब्भं विणिक्कस्स विहत्थिमित्तं,
तिक्खाहिसूलाभितावयंति ॥ ५॥

(۵) اے گوتم۔ جو بے علم انسان جانداروں کو تکلیف پہونچاتا ہے۔ جھوٹ بولتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ اور زناکاری وغیرہ کرکے دوزخ میں جا داخل ہوتے ہیں۔ وہاں پر دوزخی فرشتے اون ظالموں کے کان۔ ناک۔لب کو چھریوں سے مجروح کرتے ہیں۔ اور اوس کے منہ سے زبان کو باہر نکال کر ایک بالشت کے برابر کھینچتے ہیں اور دھاردار آلہ سے چھیدتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم نے جھوٹا شہادت دی تھی۔ اور عالم الغیب کے کلاموں کو تم نے جھوٹا بتلایا تھا۔ جس کے پاداش میں تم کو یہ سزائیں ملی ہیں

मूल :— ते तिप्पमाणा तलसंपुडं व,
राइंदियं तत्थ थणंति बाला।
गलंति ते सोणिअपूयमंसं,
पज्जोइया खारपइद्धियंगा ॥ ६॥

(۶) اے گوتم - دوزخ میں گئے ہوئے عذابی ارواح دوزخ مبتلاؤں کے ناک کان وغیرہ کاٹ لینے سے خون جاری رہتا ہے - اور شب و روز باواز بلند چیخ مار مار کر چلاتے رہتے ہیں - اور اون کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہیں - جس سے اون کے خون آلودہ جسم سے گوشت لٹکتا رہتا ہے - اوس میں اون کا کوئی قابو نہیں چلتا ہے -

मूल :- रुहिरे पुणो वच्चसमुस्सिअंगे,
भिन्नुत्तमंगे परिवत्तयंता।
पयंति णं णेरइए फुरंते,
सजीवमच्छे व अयोकवल्ले ॥ ७॥

(۷) اے گوتم - جن ارواح نے اپنے جسم کو آرام پہونچانے کے لئے ہر قسم کے جانداروں کی جانیں ضایع کی ہیں وہ ارواح دوزخ میں جاکر جب پیدا ہوتی ہیں - تب دوزخی فرشتے اون دوزخیوں کو جو بدبوؤں سے اونکا

جسم پُر ہے ۔ اون کے سر کو کاٹ کر اوس کے جسم سے
خون نکال کر گرما گرم کڑاہیوں میں ڈال کر اوبالتے ہیں
اور پھر اون دوزخیوں کو کڑاہیوں میں ڈال کر جلاتے ہیں
اوسوقت وہ مثل ماہی بے آب کے تڑپتے ہیں ۔ اور کہتے
ہیں کہ ہم نے جانداروں کو اس طرح آگ میں جلایا تھا ۔
بس جس کا نتیجہ ہم کو یہ ملا ہے ۔

मूल :— नो चेव ते तत्थ मसीभवंति,
या मिज्जन्ती तिव्वाभिवेयणाए।
तमाणुभागं अणुवेदयंता,
दुक्खंति दुक्खी इह दुक्कडेणं ॥८॥

(۸) اے گوتم ۔ دوزخیوں کو فرشتوں کے ذریعہ
پکائے جانے پر نہ تو وہ جل کر نیست نابود ہی ہوتے
ہیں ۔ اور نہ اون تکالیف سے مرتے ہیں ۔ لیکن خود کردہ
عذابوں کے نتیجہ کو پاتے ہیں ۔ بڑی تکلیف سے وقت
گذاری کرتے ہیں ۔ کیوں کہ جب یہ انسانی ہستی میں
تھے تو اوس وقت دوسروں کی جان کو جان ہی نہیں
سمجھتے تھے ۔ اور انھوں نے بے انصافی سے کام لیا تھا
اور بے گناہوں پر ظلم کئے تھے ۔ اوس کا نتیجہ ملا ہے
کیوں کہ اون کا جسم پارے کے مانند ہے ۔ جیسے پارہ

ہزار ٹکرہ ہو کر اوسکو اکٹھا کیا جاوے تو ایک بن جاتا ہے - اسی طرح سے اِن دوزخیوں کا جسم بھی جدا جدا ہو کر واپس مِل جاتا ہے -

मूल :— अच्छी निमिलियमेत्तं,
नत्थि सुहं दुक्खमेव अणुबद्धं।
नरए नेरइयाणं,
अहोनिसं पच्चमाणाणं ॥९॥

(۹) اے گوتم - ہمیشہ تکلیف اوٹھاتے ہوئے دوزخیوں کو ایک لمحہ بھی آرام نہیں ہے - ایک تکلیف کے بعد دوسری تکلیف اون کے لئے تیار رہتی ہے - کیوں کہ جب یہ انسان تھے اوس وقت ہتیار باندھ کر جنگل میں جاتے تھے - وہاں جو جاندار ملتے تھے اونکو گولی کا نشانہ بناتے تھے - اون بیچارے غریبوں کو لمحہ بھر بھی دم نہیں لینے دیتے تھے - پس اوس کا یہ نتیجہ اونکو ملتا ہے - کیوں کہ جن جانداروں کو مارتے تھے - اوسی شکل میں دوزخی فرشتہ بن کر - شیر مارنے والے کو شیر کی شکل بن کر اور پرندے مارنے والے کو پرندوں کی شکل بن کر اور سانپ بچھو وغیرہ وغیرہ کو مارنے والے کو انہیں کی شکل میں بن کر فرشتے اون کو

تکلیف دیتے ہیں۔

मूल:- अइसीयं अइउराहं,
अइतराहा अइक्खुहा।
अइभयं च नरए नेरयाणं,
दुक्खसयाइं अविस्सामं ॥ १०॥

(۱۰) اے گوتم۔ دوزخ میں رہتے ہوئے دوزخیوں کو سخت سردی محسوس ہونے سے کانپتے ہیں۔ سخت گرمی سے نہایت بے تاب رہتے ہیں۔ سخت بھوک سے اس قدر بے زار ہوتے ہیں اور کھانے کے لئے ایک ایک دانہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔ اون کو اس قدر پیاس معلوم ہوتی ہے کہ حلق اس قدر خشک ہو کر نہایت پریشان حال ہوتے ہیں۔ لیکن پانی کا ایک قطرہ بھی اون کو میسر نہیں ہوتا ہے۔ اور وے ہر وقت خوف زدہ رہتے ہیں۔ اور صدہا تکالیف اون کے لئے تیار رہتی ہیں۔ جس کے برداشت کرنے میں اون کو آرام کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ جب یہ انسانی ہستی میں تھے۔ اوس وقت اپنے مقبوضہ انسان و حیوان کو انھوں نے سردی میں بہت تکلیف پہنچائی تھی۔ دہوپ میں روک رکھے تھے۔ اور کھانے پینے کو بھی نہیں

دیتے تھے - جس کا یہ نتیجہ ملا ہے -

मूल:— जं जारिसं पुव्वमकासि कम्मं।
तमेव आगच्छति संपराए।
एगंतदुक्खं भवमज्जणित्ता,
वेदंति दुक्खी तमणंत दुक्खं॥११॥

(۱۱) اے گوتم - اسی طرح اس روح نے جیسے ثواب و عذاب کے کام کئے ہیں اوس کے موافق ہر جگہ پیدا ہو کر نتیجے آرام و تکلیف کے ملتے رہتے ہیں - اگر اوس نے زیادہ عذاب کئے ہیں تو جہاں پر سخت تکلیف ہوتی ہے - ایسے دوزخوں میں پیدا ہوتے ہیں اور بہت تکالیف اوٹھاتے ہیں -

मूल:— जे पाव कम्मेहि धणं मणूसा,
समाययंती अमइं गहाय।
पहाय ते पासपयट्टिए नरे,
वेराणु बद्धा नरयं उवेंति ॥ १२॥

(۱۲) اے گوتم - جو انسان اپنے خاندان والوں کی محبت میں پھنسکر اون کے انتظام کے لئے غریبوں کو ٹھگ کر بے انصافی کے ساتھ دھن پیدا کرتا ہے - وہ انسان مال اور خاندان کو یہاں چھوڑ کر اور جو

عذاب سے کئے ہیں اون کو اپنا دوست بناکر دوزخ میں پیدا ہوتا ہے۔

मूल :— एयाणि सोच्चा णरगाणि धीरे,
न हिंसए किंचण सव्वलोए।
एगंतदिट्ठी अपरिग्गहे उ,
बुज्झिज्ज लोयस्स वसं न गच्छे॥१३॥

(۱۳) اے گوتم - جو ایمان صادق لائے ہوئے ہیں اون عالموں کو اس طرح دوزخ کی تکلیفوں کا ذکر سُننے پر کسی بھی طرح کی کوئی جاندار وں کی جان کو تکلیف نہیں پہونچائیں گے - یہ ہی نہیں بلکہ غصہ - غرور - دغا بازی - لالچ میں بھی مبتلا نہیں ہوں گے - جس سے کہ پھر دوزخ کا منھ نہ دیکھنا پڑے - اور جو اچھے اعمال کرتے ہیں اون کو ہر وقت آرام ملے گا جو دوزخ میں پیدا ہوتے ہیں وہ کم سے کم دس ہزار برس سے کم نہیں رہتے - اور زیادہ سے زیادہ تیتیس ۳۳ ساگردپم سے زیادہ نہیں رہتے ہیں (ساگردپم کا ذکر ہم باب دوئم میں کرچکے ہیں)۔

मूल :— देवा चउव्विहा वुत्ता,
ते मे कित्तयओ सुण।

भो मेज्ज वाण मन्तर,
जोइस वेमाणिया तहा ॥१४॥

(۱۴) اے گوتم- اب ہم بہشت اور بہشت والوںکا ذکر کرتے ہیں - وہ اس طرح سے ہے کہ دیوتا یعنی فرشتے چار قسم کے ہوتے ہیں - وہ میرے سے سنو-

(۱) भवनपति (بھون پتی) یعنی پاتال میں رہنے والے فرشتے -

(۲) वाणव्यन्तर (وان دینتر) یعنی درمیانی فرشتے-

(۳) ज्योतिषी (جیوتشی) یعنی آفتاب ماہتاب وغیرہ -

(۴) वैमानिक (ویمانک) یعنی آسمانی فرشتے-

بھون پتی فرشتے زمین سے تو یوجن نیچے کی طرف پاتال میں رہتے ہیں وان منتر والے فرشتے دس یوجن زمین سے نیچے رہتے ہیں - جوتشی اس زمین سے سات سَو نوے یوجن اونچے رہتے ہیں - ویمانک فرشتے بے شمار یوجن جوتشیوں سے اونچے رہتے ہیں

मूल,— दसहा उ भवण वासी,
अट्ठहा वणचारिणो।
पंचविहा जोइसिया,

दुविहा वेमाणीया तहा ॥ १५॥

(۱۵) اے گوتم! بھون پتی فرشتے भवनपति دس قسم کے ہوتے ہیں वाणव्यन्तर دان ویتر آٹھ قسم کے ہوتے ہیں ज्योतिषी جوتشی فرشتے پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح वैमानिक ویمانک فرشتے بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

मूल :— असुरा नागसुवराणा,
विज्जू अग्गी वियाहिया।
दीवोदहि दिसा वाया,
थणिया भवणवासिणो ॥ १६॥

(۱۶) اے گوتم۔ بھون پتی فرشتے دس قسم کے یوں ہیں۔

(۱) असुरकुमार (اسور کمار)
(۲) नागकुमार (ناگ کمار)
(۳) सुवर्ण कुमार (سوورن کمار)
(۴) विद्युत कुमार (ودیت کمار)
(۵) अग्निकुमार (اگن کمار)
(۶) द्वीप कुमार (دویپ کمار)
(۷) उदधिकुमार (اددھی کمار)

(۸) दिक्कुमार (دِک کمار)
(۹) पवनकुमार (پون کمار)
(۱۰) स्तानित कुमार (استنت کمار)

मूल :— पिसाय भूय जक्खा य,
रक्खसा किन्नर किंपुरिसा।
महोरगा य गंधव्वा,
अट्ठविहा वाणमन्तरा ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - دان دینتر فرشتوں کی آٹھ اقسام
اس طرح پر ہیں -
(۱) पिशाच (پشاچ) (۲) भूत (بھوت)
(۳) यक्ष (یکش) (۴) राक्षस (راکشس)
(۵) किन्नर (کنر) (۶) किंपुरुष (کن پرش)
(۷) महोरग (مہورگ) (۸) اور गंधर्व
(گندھرب)

मूल:— चन्दा सूरा य नक्खत्ता,
गहा तारागरा तहा।
ठिया विचारिणो चेव,
पंचहा जोइसालया ॥ १८ ॥

(۱۸) اے گوتم - جوتش فرشتوں کی پانچ قسمیں

اس طرح پر ہیں کہ :-
(۱) चन्द्र (چاند) (۲) सूर्य (سورج) (۳) ग्रह
(گرہ) (۴) नक्षत्र (نکشتر) اور (۵) तारागण
(تاراگن) یعنی ستارے -

मूल:— वेमाणिया उ जे देवा,
दुविहा ते वियाहिया।
कप्पोवगा य बोद्धव्वा,
कप्पाईया तहेव य ॥१९॥

(۱۹) اے گوتم - ویمانک فرشتے دو قسم کے ہوتے
ہیں - یعنی (۱) कल्पोत्पन्न (کلپوتپن) یعنی
خورد و کلاں سب طرح کے ہیں - (۲) कल्पातीत
(کلپاتیت) آزاد یعنی سب برابر ہیں -

मूल:— कप्पोवगा बारसहा,
सोहम्मीसाणगा तहा।
सणंकुमारमाहिन्दा,
बम्भलोगा य लंतगा ॥२०॥
महासुक्का सहस्सारा,
आणया पाणया तहा।
आरणा अच्चुया चेव,

سمجھنے میں قابل ہو، وہ

न कुप्पिज्जा,
खंतिं सेविज्ज पंडिए।
खड्डेहिं सह संसग्गं,
हासं कीडं च वज्जए ॥२॥

(۲) اے گوتم۔ عالم وہی ہے جو نصیحت دینے پر غصہ آور نہ ہو۔ خاموش طبع ہو۔ بچگان و لاعلم و بداعمال والوں کے ساتھ کبھی بھی ہنسی مذاق نہ کرے۔

मूलः— आसणगओ ण पुच्छेज्जा,
णेव सेज्जागओ कयाइवि।
आगम्मुक्कुडुओ संतो,
पुच्छेज्जा पंजलीउडो ॥३॥

(۳) اے گوتم۔ اپنے بزرگ یا مرشد سے کوئی حال دریافت کرنا ہو تو فرش پر بیٹھے بیٹھے یا سوتے ہوئے یا خواب گاہ میں بیٹھے ہوئے کبھی بھی نہیں پوچھنا چاہیئے۔ کیوں کہ اس طرح پوچھنے پر ان کی بے ادبی ہوتی ہے۔ اور علم بھی حاصل نہیں ہوتا ہے اس لئے ان کے پاس حاضر ہوکر دوزانو ہوکر دست بستہ بڑی عاجزی سے دریافت کرنا چاہیئے۔

(بھدرے) (२) सुभद्दे (سوبھدّرے) सुजाए(३)
(سوجائے) (४) सुमारासे (سوماسنے) (५)
सुदर्शने (سودرشنے) (६) प्रियदर्शने (پریدرشنے)
(७) अमोहे (اموہے) (८) सुपडिभद्दे
(سپرتی بھدرے) اور نویں (९) यशोधरे (یشودہر)
اور پانچ अनुत्तरविमान انوتر دیان بہشت اس طرح سے ہیں۔ کہ

(१) विजय (بجے) (२) वैजयंत (بیجینت)
(३) जयंत (بجے ینت) (४) अपराजित
(اپراجت) (५) सर्वार्थ सिद्ध (سوارتھ سدھ)
یہ سب دیمانک بہشتوں کے نام ہیں۔

मूल:— जेसि तु विउला सिक्खा,
मूलियं ते अइत्थिया।
सीलवंता सवीसेसा,
अदीणा जंति देवयं ॥२७॥

(۲۷) اے گوتم۔ اس قسم کی بہشتوں میں وہی انسان جاتے ہیں جو سدآچار نیک اعمال نیک نصیحتوں کا اکثر عملدرآمد کرتے ہیں اور دنیوی عیش و آرام کو ترک کرکے دھرم میں رغبت کی ترقی ہوتی جاتی ہے۔

وہ انسان[×] جامئہ انسانیت کو ترک کر کے بہشت میں جاتے ہیں۔

मूल :— विसालिसेहिं सीलेहिं,
जक्खा उत्तरउत्तरा ।
महासुक्का वदिप्पंता,
मराांता अपुणच्चवं ॥ २८ ॥
अप्पिया देवकामाणं,
कामरूवविउव्विणो ।
उड्ढं कप्पेसु चिट्ठंति,
पुव्वा वाससया बहू ॥ २९ ॥

(۲۸ و ۲۹) اے گوتم جب ارواح ایک قسم کے نیک اعمال کر کے بہشت میں جاتی ہے۔ تب وہ وہاں ایک سے ایک عمدہ اجسام پاتے ہیں۔ اور

× نوٹ :- کسی ایک امیر نے اپنے تین لڑکوں کو ایک ایک ہزار روپیہ دیکر تجارت کرنے کے لئے کسی ملک میں بھیجا۔ اُنہیں سے ایک نے تو یہ خیال کیا کہ اپنے گھر میں خوب مال و دولت ہے۔ فضول ہے تجارت کی تکالیف کون اوٹھاوے۔ آخرکار عیش و آرام کر کے اُس نے مال و دولت کو ضایع کر دیا۔ دوسرے نے خیال کیا کہ تجارت کر کے مال و دولت کو گھر سے لایا ہیں اوسی قدر قایم رکھنی چاہیئے۔ تیسرے نے خیال کیا کہ مال و دولت کو تجارت سے خوب

دہاں دس ہزار برس سے لیکر کئی ساگروپم تک رہتی ہیں - دہاں کے آرام و راحتوں میں ایسی مشغول ہو جاتی ہیں کہ جیسے دہاں سے وہ کبھی فوت نہ ہوں گی۔ ایسے وہ اپنے دل میں سمجھتی ہیں -

मूल:— जहा कुसग्गे उदगं,
समुद्देण समं मिणे।
एवं माणुस्सगा कामा,
देवकामाण अंतिए ॥ ३०॥

(۳۰) اے گوتم جس طرح گھاس پر شبنم کے قطروں میں اور سمندر کے پانی میں بہت فرق ہے یعنی کہاں تو پانی کی ایک بوند اور کہاں سمندر کا پانی - اِسی طرح دُنیوی عیش و آرام بمقابلہ آرام بہشت کے نہیں ہو سکتا - یعنی کہ عیش و آرام بہشت کے بے نظیر ہیں -

---

بڑھا کر گھر چلنا چاہئے - پھر وہ تینوں ٹھیک وقت پر گھر آئے ایک مال و دولت کو کھو کر - دوسرا مال و دولت کو لیکر - اور تیسرا مال و دولت کو خوب پیدا کر کے لایا - اِسی طرح ارواح انسان ہو کر نہ زیادہ عذاب میں ہے اور نہ زیادہ ثواب کا کام بناتے ہیں - وہ جیسے آئے تھے اسی طرح دوبارہ جامۂ انسانیت پا لیتی ہیں - جو ارواح انسان زیادہ عذاب کرتے ہیں وہ لائے ہوئے انسانیت پن کی دولت کو کھو کر دوزخ میں یا جانوروں میں جا کر

اور اون کے اجسام کافور کی مانند ہیں (کہ فوت ہونے
پر کافور کی طرح غایب ہو جاتے ہیں۔

मूल:- तत्थ ठिच्चा जहाठाणं,
जक्खा आउक्खए चुया।
उवेंति माणुसं जोणिं,
से दसंगेऽभिजायई ॥३१॥

(۳۱) اے گوتم۔ جو ارواح نیک اعمال کرکے
بہشت میں داخل ہوتی ہیں وہ اپنی عمر پوری کرکے باقیماندہ
ذخیرہ ثواب کے ذریعہ سے پھر جامۂ انسانیت پاتی ہیں۔
اور وہاں پر اعلیٰ و بالنصیب خاندان میں پیدا ہوتی ہیں
اس ذکر کا مطلب یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ فرشتے کے عمر
ختم کرنے کے بعد انسان ہی ہوتے ہیں بلکہ جانور بھی
ہوسکتے ہیں۔ یہاں پھر اون اعلیٰ ارواح کا ذکر ہے کہ

پیدا ہوتی ہیں اور جو ارواح عذابوں سے دور بھاگتی ہیں وہ اپنی انسانیت کی دولت
کو بڑھا کر بہشت میں داخل ہو جاتی ہیں یعنی جو ارواح جہاں تک ہو سکے جانداروں کو تکلیف نہیں
پہنچاتی ہیں۔ جھوٹ۔ چوری۔ زناکاری۔ دنیوی محبت وغیرہ کو ترک کرکے ایسے نیک اعمال کو پیدا
کرنے میں محو رہتی ہیں۔ وہ انسانیت کے عیش و آرام سے کہیں کے حصہ زیادہ
بڑھ کر بہشت کا آرام پاتی ہیں۔

جو بہشت سے آکر انسان ہی ہوتا ہے۔

मूल:— खित्तं वत्थुं हिरण्णं च,
यसवो दासपोरुसं।
चत्तारि कामखंधाणि,
तत्थ से उववज्जई ॥३२॥

मूल:— मित्तवं नाइवं होइ,
उच्चगोए य वण्णवं।
अप्पायंके महापण्णे,
अभिजाए जसोबले ॥३३॥

(۳۲ و ۳۳) اے گوتم - جو ارواح عمدہ سے عمدہ نیک اعمال کرکے داخلِ بہشت ہوتی ہیں اور وہ وہاں سے واپس جب انسان میں ہوتی ہیں تب اون کو دس باتیں عمدہ ملتی ہیں - جو اِس طرح رہیں - اوّل میں

(۱) کھلی ہوئی زمین جیسے کھیت باغ وغیرہ -

(۲) ڈھکی ہوئی زمین جیسے مکانات - کوٹھی - دوکان وغیرہ بہت ہیں -

(۳) ہاتھی - گھوڑا - گائے - بھینس وغیرہ -

(۴) نوکر چاکر وغیرہ بہت ہوں گے -

مندرجۂ بالا چار قسم کے سامان راحت کے اوسکو ملتے ہیں -

دوئم ۔ اُن ارواح کے دوست و احباب بہت ہونگے ۔

سوئم ۔ اسی طرح خاندان کے آدمی بہت ہوں گے ۔

چہارم ۔ اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوگا ۔

پنجم ۔ تندرست رہے گا ۔

ششم ۔ خوبصورت ہوگا ۔

ہفتم ۔ عاجزی والا ہوگا ۔

ہشتم ۔ نامور ہوگا ۔

نہم ۔ عقلمند ہوگا ۔

دہم ۔ طاقتور ہوگا ۔

باب ہفت دہم ختم ہوا

باب ہشت دہم

دربارہ اظہار نجات

شری بھگوان فرماتے ہیں

मूल :- आणाणिद्देसकरे,
गुरूण मुववायकारए।
इंगियागार संपन्ने,
से विणीए त्ति वुच्चई ॥ १॥

(۱) اے گوتم - جو طالب نجات ہوتا ہے اُس میں سب سے اوّل عاجزی ہونا ضروری ہے - اور اپنے بزرگوار و مُرشدوں اور عالِم الغیب کے احکام کو عمدہ طور سے عمل میں لانے والا ہو - بزرگ کی خدمت گزاری میں خوش قسمتی سمجھتا ہو اور اون کے اشارہ

سمجھنے میں قابل ہو وہی عاجزی والا ہے -

मूल:— अणुसासिओ न कुप्पिज्जा,
स्रांतिं सेविज्ज पंडिए।
खड्डेहिं सह संसग्गं,
हासं कीडं च वज्जए ॥ २॥

(۲) اے گوتم - عالم وہی ہے جو نصیحت دینے پر غصہ آور نہ ہو - خاموش طبع ہو - بچگان و نادم و بد اعمال والوں کے ساتھ کبھی بھی ہنسی مذاق نہ کرے -

मूल:— आसणगओ ण पुच्छेज्जा,
णेव सेज्जागओ कयाइवि।
आगम्मुक्कुडुओ संतो,
पुच्छेज्जा पंजलीउडो ॥ ३॥

(۳) اے گوتم - اپنے بزرگ یا مرشد سے کوئی حال دریافت کرنا ہو تو فرش پر بیٹھے بیٹھے یا سوتے ہوئے یا خواب گاہ میں بیٹھے ہوئے کبھی بھی نہیں پوچھنا چاہئے - کیوں کہ اس طرح پوچھنے پر اون کی بے ادبی ہوتی ہے - اور علم بھی حاصل نہیں ہوتا ہے اس لئے اون کے پاس حاضر ہو کر دوزانو ہو کر دست بستہ بڑی عاجزی سے دریافت کرنا چاہئے -

ہوتے ہوئے اون پر عمل پیرا نہیں ہوتے ہیں -

मूल :— अभिक्खणं कोही हवइ,
पबंधं च पकुव्वई ।
मेत्तिज्जमाणो वमइ,
सुयं लद्धूण मज्जई ॥ ६ ॥
अवि पाव परिक्खेवी,
अवि मित्तेसु कुप्पई ।
सुप्पियस्सावि मित्तस्स,
रहे भासइ पावगं ॥ ७ ॥
पइण्णवाई दुहिले,
थद्धे लुद्धे अणिग्गहे ।
असंविभागी अवियत्ते,
अविणीए त्ति वुच्चई ॥ ८ ॥

(۶ و ۷ و ۸) اے گوتم - جو نیک نصیحتوں کو نہیں مانتے ہیں اون کی شناخت ذیل میں بتلائی جاتی ہے (۱) ہر وقت غصہ آور ہو (۲) جھگڑا پیدا ہونے والی باتوں کو کرتا ہو (۳) دوستانہ تعلقات کو چھوڑ دینے والا ہو (۴) علم پا کر تکبر کرنے والا ہو (۵) بزرگوار و مرشدوں کی خفیف غلطیوں کی انگشت نمائی کرتا ہو -

(۶) دوستوں پر بھی غصہ آور ہوتا ہو (۷) اچھے دوستوں
کی پس غیبت کرتا ہو (۸) اپنی زبان کا پابند نہ ہو۔
(۹) دوشمنی کرنے والا ہو۔ (۱۰) غرور کرنے
والا ہو (۱۱) سامان خورد و نوش میں فرق رکھتا ہو
(۱۲) حواس خمسہ پر قبضہ نہ رکھنے والا ہو (۱۳)
دریافت کرنے پر صحیح نہ بتلاتا ہو۔ ایسا عالم وعذابی
ہوتا ہے۔

मूल:— अह पराणरसहिं ठाणेहिं,
सुविणीए त्ति वुच्चई।
नीयावित्ती अचवले,
अमाई अकुऊहले ॥ ९॥
अप्पं चाहिक्खिवई,
पबंधं च न कुव्वई।
मेत्तिज्जमाणो भयई,
सुयं लद्धुं न मज्जई ॥ १०॥
न य पावपरिक्खेवी,
न य मित्तेसु कुप्पई।
अप्पियस्सावि मित्तस्स,
रहे कल्लाण भासई ॥ ११॥

कलहडमरवज्जए,
बुद्धे अभिजाइए।
हिरिमं पडिसंलीणे,
सुविणीए त्ति वुच्चइ ॥१२॥

(۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲) اے گوتم - انسان حسب ذیل
پندرہ وجوہات سے بہرہ ور ہو وہ عاجز و نیک اعمال
والا کہلاتا ہے -
(۱) اپنے بزرگوار مرشدوں کے ساتھ عاجزی
سے پیش آتا ہو - (۲) اون سے نیچے جگہ پر بیٹھتا ہو
دریافت کرنے پر قابلیت سے بولتا ہو - نشست و
برخاست میں عجلت نہ دکھلاتا ہو (۳) ہمیشہ صاف
دلی سے پیش آتا ہو (۴) کھیل تماشہ وغیرہ میں
دلچسپی نہ رکھتا ہو (۵) اپنے بزرگوار و مرشدوں
کی بے ادبی نہ کرتا ہو (۶) لڑائی جھگڑے کی باتیں
نہ کرتا ہو - (۷) اپنے اوپر احسان کرنے والے
پر احسان کرتا ہو - (۸) علم پاکر غرور نہ کرتا ہو (۹)
اپنے بزرگوار مرشدوں کی خفیف غلطیوں کو نہ
بڑھانے والا ہو (۱۰) اپنے احباب پر کبھی غصہ آور نہ ہو
(۱۱) غیر احباب کے ساتھ نیکی سلوک کرتا ہو (۱۲) زبانی

یا جسمانی تکرار سے دور رہتا ہو (۱۳) شریفانہ
خاندان کے اوصاف سے بہرہ ور ہو (۱۴) اپنے
بزرگ و مرشدوں کے ساتھ ادب اور آداب سے پیش آتا
ہو - (۱۵) جو اس جسم پر قابو پا لیا ہو اس موافق
چلنے والوں کی دُنیا میں تعریف ہوتی ہے - اور عاقبت
میں نجات ملتی ہے -

मूल :— जहा हिअग्गी जलणं नमंसे,
नाणाहुई मंतपयाभिसत्तं।
एवायरियं उवचिट्ठइज्जा,
अणंत नाणोवगओ वि संतो ॥ १३॥

(۱۳) اے گوتم جس طرح برہمن آتش یعنی ہون کرکے
آتشی کو نمسکار کرتے ہیں - اور اوسمیں ہر ایک طرح سے
گھی وغیرہ اخباس و میوہ ڈالتے ہیں اور منتر پڑھتے
ہیں - اسی طرح فرزند اور شاگردوں کا فرض ہے کہ
چاہے وہ کتنے ہی عالم و فاضل ہو جاویں - اون کو
اپنے بزرگوار و مرشدوں کی خدمت کرنا چاہیئے -
جو ایسا کرتے ہیں وہ درحقیقت عاجزی والے ہیں -

——— ※ ———

मूल :— आयरियं कुवियं णच्चा,
पत्तिएण पसायए।
विज्झवेज्ज पंजलीउडो,
वइज्ज ण पुणत्ति य ॥१४॥

(۱۴) اسے گوتم - بزرگوار و مرشد اپنے فرزند و شاگردوں کی بے ادبی سے خفا اور ہو جائیں - تو اون کو خدا ات و شیریں کلامی و محبت کے ساتھ خوش کریں اور یوں کہکر کہ ایسی حرکات ناشائستہ کبھی نہ کروں گا - اور اپنے قصور کی معافی کا طلب گار ہو - تاکہ وہ خوش ہوں -

मूल :— णच्चा णमइ मेहावी,
लोए कित्ती से जायइ।
हवइ किच्चाण सरणं,
भूयाणं जगई जहा ॥१५॥

(۱۵) اسے گوتم - اس قسم کی عاجزی کے اوصاف کو سمجھکر عالم انسان کو چاہیئے کہ اس عاجزی کو اپنا دوست بنا لے - جس سے وہ اس دنیا میں قابل تعریف ہو جائے - جس طرح زمین جملہ جانداروں کو امداد دیتی ہے - اسی طرح عاجزی والا انسان بھی نیک

اعمال کا مددگار ہے یعنی نیک اعمال کے لئے کان (کھان) کے مانند ہے۔

मूल :— स देवगंधव्वमणुस्सपूइए,
चइत्तु देहं मलपंकपुव्वयं ।
सिद्धे वा हवइ सासए,
देवे वा अप्परए महिड्ढिए ॥१६॥

(۱۶) اے گوتم - دیوگندھرو یعنی فرشتہ اور انسانوں کے ذریعہ عزت کی گئی ہے - ایسا وہ عاجزی والا انسان خون اور نطفہ انسان سے ملے ہوئے اس جسم کو چھوڑ کر ہمیشہ کے آرام کو پیدا کر لیتا ہے یعنی اگر وہ بہشت میں داخل ہو تو اونچے درجہ کا فرشتہ ہوتا ہے۔

मूल :— अत्थि एगं धुवं ठाणं,
लोगग्गम्मि दुरारुहं ।
जत्थ नत्थि जरा मच्चू,
वाहिणो वेयणा तहा ॥ १७॥

(۱۷) اے گوتم - بہ مشکل جا سکے ایسا ایک قیام دنیا کے اوپر کے آخری حصہ پر ایک جگہ ہے جہاں پر نہ تو ضعیفانہ تکالیف اور نہ بیماریوں سے تکلیف اور نہ موت

ہونے کا صدمہ ہے اور نہ جسمانی و روحانی تکالیفوں کا
نام ونشان ہے -

मूलः— निव्वाणं ति अवाहं ति,
सिद्धी लोगग्गमेव य ।
खेमं सिवमणा बाहं,
जं चरंति महेसिणो ॥ १८॥

(۱۸) اے گوتم - اوس جگہ کو نربان (निर्वाण)
بھی کہتے ہیں کیوں کہ وہاں روحوں کو قضا کا خطرہ نہیں
رہتا ہے - अबाधा (ابادھا) اوسی جگہ کا نام ہے
کیوں کہ وہاں ارواح کو کسی قسم کی تکلیفات نہیں
ہوتی ہیں - اوسکو سدہی بھی کہتے ہیں - کیونکہ روحوں
نے اپنا دل پسند کام کر لیا ہے جسکو دنیا کے اوپر
کے آخری یعنی (لوکاگر) लोकाग्र حصہ کی جگہ کہتے
ہیں اور اوس کا نام (کھیم) खेम بھی ہے کیونکہ
وہاں روحوں کو آرام ملتا ہے اوسی کو (شو) शिव بھی کہتے
ہیں - کیونکہ روح بلا کسی قسم کے بکھیڑے کے آرام پاتی رہتی
ہیں - اس طرح اوسکو अनाबाध* بھی کہتے ہیں - کیوں کہ

Natural happiness *

واں گئی ہوئی ارواح پرم آنند کو پاتی ہیں - اس مقام موکش کو وہ ہی ارواح پاتی ہیں - جو تمام عذابوں کو نیست نابود کر دیتی ہیں -

मूल:— नाणं च दंसणं चेव,
चरित्तं च तवो तहा।
एयं मग्गमणुप्पत्ता,
जीवा गच्छंति सोग्गइं॥१६॥

(۱۹) اے گوتم - اس قسم کے موکش کی جگہ میں وہ ہی روح پہونچ سکتی ہے - جس کو علم صادق - یقین صادق - عمل صادق ہے - اور ریاضت میں جس کی رغبت ہے اس طرح ان چاروں راستوں کو بموجب قاعدہ استعمال کرتا رہتا ہے پھر اوس کے لئے موکش کچھ بھی دور نہیں ہے -

मूल:— नाणेण जाणई भावे,
दंसणेण य सद्दहे।
चरित्तेण निगिराहइ,
तवेण परिसुज्झई॥२०॥

(۲۰) اے گوتم - علم صادق کے ذریعہ یہ روح دیگر ارواح کو و غیر متحرک اشیاء کو بہت جلد بخوبی

جان لیتی ہے۔ یقین صادق کے ذریعہ اون کو دیکھ لیتی ہے اور عمل صادق کے ذریعہ گناہوں سے محفوظ رہتی ہے اور ریاضت کے ذریعہ کروڑوں پشتوں کے کئے ہوئے عذابوں کو نیست نابود کر ڈالتی ہے۔

मूल :— नाणस्स सव्वस्स पगासणाए,
अण्णाण मोहस्स विवज्जणाए।
रागस्स दोसस्स य संखएणं,
एगंतसोक्खं समुवेइ मोक्खं ॥२१॥

(۲۱) اے گوتم - علم صادق ہونے کے بعد لاعلمی کا پردہ ہٹ جاتا ہے - دنیوی محبت اور ناراضی پن نیست و نابود ہو جاتی ہیں جس کے مقابلے کا دوسرا نہیں - ایسا جو آرام ہے یعنی موکش حاصل ہو جاتی ہے -

मूल :— सव्वं तओ जाणइ पासए य,
अमोहणो होइ निरंतराए।
अणासवे झाणसमाहिजुत्ते,
आउक्खए मोक्खमुवेइ सुद्धे ॥२२॥

(۲۲) اے گوتم - پاک خیالات و حواس خمسہ پر قابو پا کر دل کی یگانگت میں محو ہو جانے سے

وہ روح دُنیوی محبّت و گناہوں سے چھوٹ جاتی ہے اور وہ تمام مخلوقات کو جان لیتی ہے - اور دیکھ لیتی ہیں یعنی پاک خیالات کے ذریعہ روح تمام اعمال پاکر موکشں پالیتی ہے -

मूल :— सुक्कमूले जहा रुक्खे,
सिच्चमाणे ण रोहति।
एवं कम्मा ण रोहंति,
मोहणिज्जे खयं गए ॥२३॥

(۲۳) اے گوتم - جس درخت کی جڑ خشک ہو گئی ہو اسکو پانی سے سیراب کرنے پر بھی وہ سرسبز نہیں ہوتا - اسی طرح موہنی یعنی گناہوں کو نیست نابود ہو جانے پر پھر عذاب پیدا نہیں ہوتے ہیں - کیوں کہ جب سبب ہی ختم ہو گیا تو کام کیسے ہو سکتا ہے -

मूल :— जहा दड्ढाणं बीयाणं,
ण जायंति पुणंकुरा।
कम्म बीएसु दड्ढेसु,
न जायंति भवंकुरा ॥२४॥

(۲۴) اے گوتم - جس طرح جلے ہوئے تخم کو بونے

سے کلیاں نمودار نہیں ہوتی ہیں۔ اوسی طرح سے
جس کے اعمال نیست و نابود ہو گئے ہوں اوسی حالت
میں اوس کے تناسخ کی کلیاں پھر نمودار نہیں ہوتی ہیں۔
یہی وجہ ہے کہ نجات یافتہ روح پھر کبھی
موکش سے لوٹ کر تناسخ میں نہیں آتی ہیں ۔

سوال گوتم سوامی کا
بھگوان مہابیر سوامی سے کہ

मूल :— कहिं पडिहया सिद्धा,
कहिं सिद्धा पइट्ठिया।
कहिं बोंदिं चइत्ता णं,
कत्थ गंतूण सिज्झई॥२५॥

(۲۵) اے پربھو! جو ارواح نجات پا چکی ہیں
وہ کہاں جا کر رکی ہوئی ہیں اور کہاں قیام کئے ہوئی
ہیں اور جامئہ انسانی کہاں پر چھوڑا ہے۔ اور
کہاں جا کر وہ ارواح سدھ ہوتی ہیں۔

"شری بھگوان فرماتے ہیں"

मूल :— अलोए पडिहया सिद्धा,
लोयग्गे अ पइट्ठिया।
इहं बोंदिं चइत्ता णं,
तत्थ गंतूण सिज्झई ॥२६॥

(۲۶) اے گوتم۔ جو ارواح نجات پا جاتی ہیں وہ وزن عذاب سے سُبک ہو کر عالم بالا میں پرواز کر کے وہاں رُک جاتی ہیں اور آگے کیوں نہیں جاتی ہیں۔ جس کا سبب یہ ہے کہ وہاں آگے धर्मास्तिकाय (دہرم استکائے) نہ ہونے سے رُک جاتی ہیں اور دُنیا کی آخری بالائے حصہ میں ٹھہر جاتی ہیں وہ ارواح جامۂ انسانی کو دُنیا میں یہیں ہی چھوڑ جاتی ہیں وہاں جا کر سِدہ ہو جاتی ہیں۔

मूल:— अरूविणो जीवघणा,
नाणदंसणसन्निया।
अउलं सुहसंपन्ना,
उवमा जस्स नत्थि उ ॥२७॥

(۲۷) اے گوتم۔ جو روح سِدہ آتما کی شکل میں

ہوتی ہیں وہ سب بے رنگ وروپ ہوتی ہیں - اور
وہ کھوسن ہوتی ہیں - سبکو جانتی ہیں - سبکو
دیکھتی ہیں یہی اس کی شناخت ہوتی ہے اور وہ بیدہ
ارواح بے نظیر پرم آنند میں رہتی ہیں - جن کے آراموں
کی دنیا میں کوئی مثال نہیں ہے -

فرمان سودہرما سوامی کا

اپنے شاگرد جمبو سنی راج سے

मूल :- एवं से उदाहु अणुत्तरनाणी,
अणुत्तर दंसी अणुत्तरनाणदंसणधरे।
अरहा णायपुत्ते भयवं,
वेसालिए विआहिए त्ति बेमि॥ २८॥

(۲۸) اے جمبو - عالم الغیب روشن ضمیر نیک نصیحتوں
کے کرنے والے مشہور کشتری خاندان کے سدھارتھ
راجہ کے فرزند اور ترشلا رانی کے شکم سے پیدا
ہوئے وہ بزرگ ارہنت بھگوان مہابیر نے اس طرح
اپنی زبان مبارک سے فرمایا ہے -

نوٹ

فرمان سودہرما سوامی جی کا جو بھگوان مہابیر جی کے پانچویں
ممبر کے شاگرد بڑے عالم و فاضل تھے - اور علم صادق
تھے - اور ریاضت کے کرنے میں بڑے مضبوط تھے
اون کے شاگرد جمبو مُنی راج بھگوان مہابیر کے ناموجودگی
میں تھے اونکو پیر گرنتھ پردچن سری بھگوان مہابیر کا فرمایا
ہوا سُنایا ہے - فقط -

باب ہشت دہم ختم ہوا

रिफ़ाहेआम प्रेस आगरेमें छपी

سری جے نودے پُستک پرکاشک سمیتی رتلام

کے

جنم داتا

شریمان جین دواکر پرسدھ وکتا پنڈت مُنی شری

چوتھ مل جی مہاراج

سدسیہ گن

شریمان دان بیر رائے بہادر سیٹھ کُندن مل جی لال چند جی صاحب بیاور

" سیٹھ نیمی چند جی سردار مل جی صاحب ناگپور

" سیٹھ سروپ چند جی بھاگ چند جی صاحب کلکتہ

" سیٹھ پونم چند جی چنی لال جی صاحب نیائے ڈونگری

" سیٹھ بہادر مل جی سورج مل جی صاحب یادگری

" سیٹھ تخت مل جی سوبھاگ مل جی صاحب جاورہ

شریمان سیٹھ مصری لال جی نانھو لال جی صاحب باپنا کوٹہ
" سیٹھ لکھمی چند جی سنتوک چند جی صاحب سوردار
" سیٹھ چمپالال جی صاحب الی جار بیاور
" سیٹھ نیمی چند جی شنکر چند جی صاحب سشیوپوری
" سیٹھ لچھمن داس جی پونم چند جی صاحب جین کان پور

سبھاپتی

شریمان سیٹھ ماگرمل جی گردھاری لال جی صاحب سکندرآباد۔

ممبر

شریمان سیٹھ۔ متالال جی چاندمل جی صاحب تال
" سیٹھ سجن راج جی صاحب بیاور
" سیٹھ چندن مل جی مصری مل جی صاحب گریچھا بیاور
" سیٹھ مصری مل جی صاحب بابیل بیاور
" سیٹھ رکھب داس جی صاحب کھمیرا بیاور
" سیٹھ ہردیو مل جی سوالال جی صاحب بیاور
" سیٹھ دولت رام جی صاحب بوگاوت بھوپال
" سیٹھ چھگن لال جی صاحب سوجتیا اودےپور
" سیٹھ چھگن مل جی نستی مل جی صاحب بیاور
" سیٹھ رتن چند جی ہیرا چند جی صاحب باندرا بمبئی
شری سوئتا مبر استھانک باسی جین سری سنگھ سیہور

سری سوتا مبر ستہانک باسی جین سری اسنگ - بولیا
شری سوتا مبر استہانک باسی جین سری اسنگ جھالرا پاٹن کیمپ
سری جین مہابیر منڈل گروبٹھ (دھولکیہ اسٹیٹ)
شریمان ڈہولا جی سوہن لال جی صاحب - بھوانی گنج
" ہرک چند جی نتھمل جی صاحب - پنچ پہاڑ
" بھورلال جی جیت مل جی صاحب - سربوئی
" گلاب چند جی پونم چند جی صاحب رائے پور
" رودڑمل جی صاحب - بابیل - بیاور
" گلاب چند جی اندرمل جی صاحب مارو - ملہار گڈھ
" کشن لال جی ہزاری مل جی صاحب - پیپل گاؤں
" اوگم چند جی دان مل جی صاحب بودوڑ
" راج مل جی نند لال جی صاحب - برن گاؤں
" بنڈہ لال جی ہرکھ چند جی صاحب - نصیر آباد -
" جمنالال جی رام لال جی صاحب کیمتی - حیدر آباد
" دہن راج جی ہیرا چند جی صاحب - بنگلور
" ہزاری مل جی ملتان مل جی صاحب - بنگلور
شریمان سیٹھ ہیرالال جی صاحب دہوکا - یادگری
" سیٹھ کنہیا لال جی موتی لال جی صاحب - شولاپور -
" سیٹھ گنیش لال جی صاحب جیترا - سیٹھ لی مالوہ

شریمان سیٹھ سورج مل جی صاحب جین وید - مانگرول -

" سیٹھ گھاسی لال جی سری نارائن جی صاحب - بنیٹر

" سیٹھ رام چندجی صاحب پلی وال جین - گنگاپور سٹی -

" سیٹھ رکھب داس جی بال چندجی صاحب بمبئی -

" سیٹھ چُنی لال بھائی چندجی صاحب - بمبئی

" سیٹھ رشک لال جی ہیرالال جی صاحب بمبئی -

" سیٹھ سیس مل جی جیوراج جی صاحب دیوڑا - اورنگ آباد

" سیٹھ پنجی دولت رام جی صاحب بھنڈاری - احمدنگر

" سیٹھ پکھراج جی صاحب نہار - بمبئی -

" سیٹھ امید مل جی بھنور لال جی صاحب جین وید مانگرول -

بھگوان مہابیر کا آدرش جیون

مصنف جین دیواکر پرسدہ بکتا پنڈت منی سری چوتھ مل جی مہاراج

اس پستک میں بھگوان مہابیر کا ابتدا سے آخر تک جیون چرتر ہے۔ یہ پستک سچی تواریخی حالات کا بھنڈار ہے۔ بیراگ کا جیتا جاگتا آدرش ہے۔ دیش نیتی اور دھرم نیتی کا میلان اس پستک میں ہے۔ ایک بار منگوا کر ضرور پڑھیں۔ بڑی سائز کے قریب ۷۰۰ صفحہ کی سنہری عمدہ مجلد گرنتھ کی قیمت صرف ۴/۸ روپیہ ہے۔

نرگرنتھ پروچن

سنگراہک اور انوادک

جین دیواکر پرسدہ بکتا پنڈت منی سری چوتھ مل جی مہاراج

بتیس سوتروں میں سے کھوج کھوج کر گرہست دھرم۔ منی دھرم۔ آتم سدھی۔ برہمچریہ۔ لیسیہ۔ کھٹ۔ درو۔ دھرم۔ ادھرم۔ نرک سورگ۔ وغیرہ۔ اٹھارہ وشیوں پر گاتھائیں سنگرہ کی گئی ہیں ہر ایک

دیش کے لئے ایک ایک ادھیائی ہے - ہر ایک ادھیائی میں مول
گاتھا جس کا انوادھ اور بھاوارتھ دیا گیا ہے - اس پستک کے الگ
الگ زبان میں ترجمہ ہو چکے ہیں - قیمت مجلد سنسکرت چھایا سمیت ۱۲/
پد انوادہ (ہری گیت چھندوں میں) قیمت ۶/ آنہ - مول بھاوارتھ
۶/ آنہ - انگریزی انواد قیمت ۸/

منگوانے کا پتہ

سری جین دائے پستک پرکاشک سمیتی

رتلام -

قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب
۱۲/	سنیک سار	۴/	جیناگم تیوگ سنگرہ حصہ چہارم
۱۲/	جین سوبودہ مول	۵/	ایضاً . . . حصہ پنجم
۸/	اُدہ گھوس	۳/	ایضاً . . حصہ ششم
-/	میری بھاؤنا	۵/	موہن مالا
۱۲/	نرگرنتھ چھاپا الواد مجلد	۲/	مت پودہ پردیپ
۶/	نرگرنتھ پردچن بدما الواد	۴/	تہانک باسی کی پرا جینا سدہی
۶/	نرگرنتھ بھاوارتھ	۴/	درکھان موکتک مالا گجراتی
۲/	مول نرگرنتھ پردچن	[illegible]	آدرش منی ہندی
۸/	نرگرنتھ پردچن انگریزی	[illegible]	آدرش منی گجراتی
۸/	نرگرنتھ پردچن اردو	۱/	لاڈلی بلاس
۵/	مہابیرستوترارتھ سہیت	[illegible]	گیان گیت سنگرہ
۶/	مہابل ملیا چرتر	۰/	پوچھی سوتا
۴/	ٹیکو کارا ادہین	[illegible]	نکندن
۴/	نکمہ وستر کر ترینہ معہ تصاویر	۱/	سمائک ستر
۴/	اردو پیر میں ایورواد پکار	۱/	دہرم موادپیش سندہی بتر
[illegible]	جیناگم تیوگ سنگرہ مجلد	۱/	جین سادہو مراٹھی
۲/	جیناگم تیوگ سنگرہ حصہ اول	۱/	گردگون مہیمہ انگریزی
۴/	جیناگم تیوگ سنگرہ حصہ دوم	۱/	سہ بدہی برنی کرمن
۵/	جیناگم تیوگ سنگرہ حصہ سوم	۱/	بھگتا میرادی ستوتر

جین من موہن مالا

من موہن پشپ لتا ۱ر

آدرش راماین ریشمی جلد عہ۸ر

آدرش راماین مجلد عہ۴ر

آدرش راماین بلا جلد عہ ر

پتہ :-

۱ سری جینودیہ پستک پرکاشک سمتی ۔ رتلام ۔ (مالوہ)

۲ سری بیر باچنالیہ ۔ لوہا منڈی ۔ آگرہ

۳ سری جین مہابیر منڈل جگدیش چوک اودے پور (میواڑ)

۴ سری جین دہرم پرچار سامگری بھنڈار صدر بازار دہلی